بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ﴿۴۳﴾﴾

شیعہ امامیہ نماز

ناشر: مرکز افکارِ اسلامی

شیعہ امامیہ نماز

ترتیب وتدوین : مولانا سیّد ریاض حسین صفوی
پیش کش : سیّد اسرار حسین شاہ، جبری سیّداں
سہنسہ، آزاد کشمیر
فون:00447900150896

اشاعت اول : اپریل، 2021ء
ناشر : مرکز افکار اسلامی

کتاب ملنے کا پتا

جامعہ جعفریہ
جنڈ، ضلع اٹک
فون:03351625579 03222249862

فہرست مطالب

پیش گفتار _____ 7

اصول دین _____ 11

اسمائے چہاردہ معصومین اور بارہ امام علیہم السلام _____ 32

فروعِ دین _____ 33

احکامِ خمسہ _____ 34

تقلید _____ 35

پانی کے احکام _____ 42

مطہرات اور نجاسات _____ 46

وضو _____ 52

غسل _____ 65

تیمم _____ 75

نماز _____ 82

مقدماتِ نماز _____ 83

واجباتِ نماز _____ 88

اذان واقامت _____ 89

نماز پڑھنے کا مکمل طریقہ اور ترتیب _____ 91

مبطلاتِ نماز _____ 107

شکیاتِ نماز _____ 112

نمازِ احتیاط _____ 120

سجدۂ سہو _____ 121

نماز باجماعت _____ 124

قصر نماز کا بیان _____ 132

نمازِ آیات _____ 143

نمازِ جمعہ _____ 147

نمازِ عیدین _____ 157

نمازِ ہدیۂ والدین _____ 164

نمازِ شب _____ 165

احکامِ روزہ _____ 171

زکوٰۃ کے احکام _____ 182

فطرہ کا بیان _____ 186

خُمس کا مختصر بیان _____ 188
احکام میت _____ 193
نمازِ جنازہ _____ 202
تلقین میت _____ 210
نمازِ وحشت قبر _____ 223
سُوْرَۃُ الْکَافِرُوْنَ _____ 224
سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ _____ 225
سُوْرَۃُ الْفَلَقِ _____ 226
سُوْرَۃُ النَّاسِ _____ 227
آیت الکرسی _____ 228
سُوْرَۃُ یٰس _____ 230
تعقیبِ نماز فجر _____ 244
تعقیبِ نماز ظہر _____ 246
تعقیبِ نماز عصر _____ 247
تعقیبِ نماز مغرب _____ 249
تعقیبِ نماز عشاء _____ 250

زیارت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم _____ 252

زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام _____ 253

زیارت حضرت امام علی رضا علیہ السلام _____ 254

زیارت حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف _____ 255

دُعا برائے سلامتی امامِ زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف _____ 256

زیارت وارث _____ 257

دُعائے رجب _____ 266

صلوات شعبانیہ _____ 268

دُعائے رمضان المبارک _____ 273

روزہ رکھنے کی نیت _____ 275

روزہ افطار کرنے کی دُعا _____ 275

دُعائے قربانی _____ 276

دُعائے عقیقہ _____ 278

دُعائے کُمیل _____ 279

حدیثِ کساء _____ 308

☆☆☆☆☆

پیش گفتار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ، وَالصَّلَاۃُ عَلٰی سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَ اٰلِہِ الطَّاھِرِیۡنَ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ.

دین اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ عقائد اس کی بنیاد اور احکام اس کی فرع ہیں۔ ہر بالغ مرد و عورت پر لازم ہے کہ وہ دین کے ان مسائل کو سیکھے جن کے نہ جاننے کی وجہ سے وہ واجب کو ترک کر سکتا ہے یا کسی حرام میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید نے ان اصول و فروع کی اہمیت کو واضح کیا اور اہل بیت اطہار علیہم السلام نے انہیں عملاً کر کے دکھایا۔

کربلا کے انسان ساز مدرسہ کے عظیم معلم جناب سیّد الشہداء علیہ السلام نے خاک و خون میں غلطاں ہو کر توحید کا اعلان ان الفاظ میں فرمایا:

رِضًا بِقَضَآئِكَ وَ تَسۡلِيۡمًا لِّاَمۡرِكَ.

پروردگار! میں تیرے فیصلوں پر راضی اور تیرے حکم کے سامنے سر تسلیم خم ہوں۔ (مجموعہ آثار شہید مطہری، ج ۱۷، ص ۵۰)

کربلا کے لق ودق صحرا میں آپ کی باجماعت نمازِ ظہر اور پھر اپنی مظلومانہ شہادت سے قبل آخری سجدہ قیامت تک نماز کی اہمیت وفضیلت کو واضح کرتا رہے گا۔

نماز دین کا وہ اہم رکن ہے جس کے بارے میں سرور کائنات جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَآ اَبَا ذَرٍّ! اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ قُرَّةَ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ، وَ حَبَّبَهَا اِلَيَّ كَمَا حَبَّبَ اِلَى الْجَآئِعِ الطَّعَامَ، وَ اِلَى الظَّمْاٰنِ الْمَآءَ، فَاِنَّ الْجَآئِعَ اِذَا اَكَلَ الطَّعَامَ شَبِعَ، وَاِذَا شَرِبَ الْمَآءَ رَوِيَ، وَ اَنَا لَآ اَشْبَعُ مِنَ الصَّلٰوةِ.

اے ابوذر! اللہ عزوجل نے میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی اور نماز میرے لئے یوں محبوب بنائی جیسے بھوکے کیلئے کھانا یا پیاسے کیلئے پانی۔ بھوکا کھانا کھا کر سیر ہو جاتا ہے اور پیاسا پانی پی کر سیراب ہو جاتا ہے مگر میں نماز سے سیر نہیں ہوتا۔ (امالی شیخ طوسیؒ، ص ۵۲۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ معرفت کے بعد سب سے افضل کونسا عمل ہے تو آپؑ نے فرمایا:

مَا مِنْ شَیْءٍ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ یَعْدِلُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ.

معرفت کے بعد نماز کی برابری کوئی شے نہیں کرسکتی۔

(وسائل الشیعہ، ج ا، ص ۲۷)

یہ بات اپنی جگہ پر واضح ہے کہ جہاں ضروری دینی مسائل کو خود جاننا اور ان پر عمل کرنا واجب ہے، وہیں دوسروں کو ان مسائل سے آگاہ کرنا بھی ایک فریضہ ہے۔ اسی حقیقت کے پیش نظر ضروری دینی مسائل بالخصوص نماز سے متعلقہ احکام پر مشتمل یہ مختصر اور جامع کتاب جناب سیّد اسرار حسین شاہ نے تبلیغ کے جذبۂ خیر کے تحت نوجوانوں کی تعلیم اور راہنمائی کیلئے شائع کرائی ہے۔ یقیناً یہ کتاب موصوف کیلئے بہترین صدقہ جاریہ اور دوسرے مومنین کیلئے اس طرح کے نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کیلئے نمونہ قرار پائے گی۔ امید ہے کتاب ہذا سے مستفید ہوکر بہت سے نوجوان دینی تعلیمات سے بہرہ مند ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عنایت فرمائے اور اس کے صدقہ میں ان کے والد گرامی سیّد تصویر حسین شاہ مرحوم، ان کے بھائی سیّد ممتاز حسین شاہ مرحوم اور علاقہ جبری و مہوری سادات کے تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور مومنین کو اس کتاب سے استفادے کی توفیق عنایت فرمائے۔

والسلام

مرکز افکار اسلامی

☆☆☆☆☆

اصول دین

اصول دین کا لفظی معنی ہے ''دین کی جڑیں'' اور اس سے مراد دین کے وہ بنیادی عقائد ہیں جن پر ایمان لانا ضروری ہے اور وہ یہ ہے:

- ۱۔توحید
- ۲۔عدل
- ۳۔نبوت
- ۴۔امامت
- ۵۔قیامت

واضح رہے کہ ان میں سے تین یعنی توحید، نبوت اور قیامت اصول اسلام ہیں یعنی ان پر ایمان نہ لانے والا دائرۂ اسلام سے خارج ہے جبکہ دو اصول یعنی عدل اور امامت اصول مذہب شیعہ ہیں۔ یعنی ان پر ایمان لانے والا شخص شیعہ مومن کہلائے گا اور ان پر ایمان نہ رکھنے والا شخص مسلمان کہلائے گا۔

توحید

ہمارا عقیدہ ہے کہ: معرفت خداوند متعال سے متعلق اہم ترین مسئلہ توحید کا ہے جس سے مراد خدا کی وحدانیت ہے۔ حقیقت میں توحید صرف اصول دین کے ایک جزو کا نام ہی نہیں، بلکہ تمام اسلامی عقائد کی روح اور جان ہے۔ یہ بات بالکل صاف لفظوں میں کہی جاسکتی ہے کہ اسلام کے اصول اور فروع عقیدۂ توحید سے تشکیل پاتے ہیں۔ ہر مقام پر توحید اور وحدانیت ہی جلوہ گر ہے۔ اسی وجہ سے نظریۂ توحید سے معمولی سے انحراف اور شرک کی طرف ذرہ بھر بھی مائل ہونے کو نا قابل بخشش گناہ قرار دیا گیا ہے۔ سورۂ نساء کی آیت ۴۸ میں ارشاد ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾﴾

خدا شرک سے (ہرگز) درگزر نہیں کرے گا اور اس کے علاوہ جس چیز کو چاہے (اور لائق بخشش سمجھے) معاف کردے گا۔ جس نے

کسی کو خدا کا شریک ٹھہرایا تو بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہوا۔

توحید کی اقسام:

ہمارا عقیدہ ہے کہ: توحید کی کئی اقسام ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل چار اقسام نہایت اہم ہیں:

- **ا۔توحید ذات:** یعنی اس کی ذات واحد ہے اور کوئی اس جیسا اور اس کے مانند نہیں ہے۔
- **توحید صفات:** یعنی علم، قدرت، ازلیت، ابدیت اور دیگر صفات اس کی ذات میں جمع ہیں اور یہ صفات اس کی ذات سے الگ نہیں بلکہ عین ذات ہیں۔ وہ مخلوقات کی طرح نہیں کہ جن کی صفات آپس میں ایک دوسرے سے جدا ہوتی ہیں اور ان کی ذات سے بھی الگ ہوتی ہیں۔ البتہ خدا کی ذات اور صفات کے درمیان وحدت کا مسئلہ غور وفکر اور باریک بینی کا محتاج ہے۔ (اس سلسلہ میں اساتذہ سے مدد لینا ضروری ہے)۔
- **توحید افعال:** یعنی اس جہان میں جو بھی فعل، حرکت یا تاثیر

موجود ہے اس کا سرچشمہ خدا کا ارادہ اور اس کی مشیت ہے۔ یعنی کائنات میں اس ذات پاک کے علاوہ کوئی حقیقی علت وسبب موجود نہیں ہے۔لیکن اس بات کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اپنے اعمال میں مجبور اور بے اختیار ہیں۔ بلکہ اس کے برعکس ہم ارادہ کرنے اور فیصلہ کرنے میں آزاد ہیں۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝﴾

ہم نے اسے (انسان کو) ہدایت کا راستہ بتا دیا ہے (اب) چاہے وہ شکر گزار بنے یا کفران کرے۔ (سورۂ انسان: ۳)

پھر ایک اور جگہ پر یوں ارشاد ہوتا ہے کہ:

﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝﴾

انسان کو صرف اس کی اپنی سعی وکوشش کا ہی نتیجہ ملتا ہے۔ (سورۂ نجم: ۳۹)

قرآنی آیات کی روشنی میں بالکل واضح ہے کہ انسان اپنے ارادوں میں خود مختار ہے۔لیکن چونکہ ارادے کی یہ آزادی اور کام کی قدرت ہمیں خدا نے عطا کی ہے، لہٰذا ہمارے اعمال کی نسبت اس کی

طرف دی جاتی ہے، لیکن یہ امر ہمارے اپنے اعمال کے بارے میں جوابدہ ہونے کے برخلاف نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ ہے کہ ہم اپنے اعمال میں آزاد ہوں تا کہ وہ اس طریقے سے ہمارا امتحان لے اور ہمیں ترقی وکمال کی راہ پر گامزن کرے۔ اگر ہم اپنے کاموں میں مجبور ہوتے تو اصولی طور پر انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت اور آسمانی کتب کے نازل ہونے کا کوئی مفہوم نہیں رہتا۔

- **توحید عبادت:** یعنی عبادت صرف خدا تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے اور اس کی ذات پاک کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ توحید کی یہ قسم اس کی تمام اقسام سے اہم ہے۔ انبیائے الٰہی بھی اسی کی زیادہ تاکید کرتے رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

عدل

اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات مثلاً عالم، قادر وغیرہ کی طرح اس کی ایک صفت ''عدل'' ہے۔اس صفت کو علمائے امامیہ نے اصول دین میں سے ایک اصل قرار دیا ہے۔

آغازِ اسلام ہی میں عدل کا مسئلہ اختلاف کی صورت اختیار کر گیا۔اہل سنت کا ایک گروہ جسے ''اشاعرہ'' کہتے ہیں بالکل ہی عدل کا منکر ہو گیا اور کہنے لگا: خدا کے بارے میں عدل وظلم کا تصور ہی بے سود ہے۔تمام کائنات اس کی ملکیت ہے اور اسی سے تعلق رکھتی ہے، لہٰذا وہ جو بھی کام کرے وہ عین عدل ہے۔حتی کہ وہ ''حسن وقبح عقلی'' کے بھی معتقد نہیں ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ہماری عقل اس قابل نہیں ہے کہ وہ کسی نیکی یا بدی کا ادراک کر سکے۔اہل سنت کا ایک دوسرا گروہ جسے ''معتزلہ'' کہتے ہیں اور تمام شیعہ حضرات خدا کی عدالت کے قائل ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ: خدا کسی پر ہرگز ظلم نہیں کرتا۔ان دونوں گروہوں کو ''عدلیہ'' کے

نام سے جانا جاتا ہے۔ مذہب شیعہ کی معتزلہ سے الگ پہچان اس کا نظریہ امامت ہے جو ان کے اصول دین کا ایک جزو ہے۔ اس لئے جب عدل اور امامت دونوں کے حوالے سے بات ہوگی تو اس سے صرف مذہب شیعہ امامیہ ہی مراد لیا جائے گا۔

خداوند عالم کی عدالت کا مطلب یہ ہے کہ وہ نہ تو کسی کے حق کو ضائع کرتا ہے، نہ اسے کسی دوسرے کو دیتا ہے اور نہ ہی اس کے ساتھ ناروا سلوک و امتیاز قائم کرتا ہے۔ ظلم خواہ کسی کا حق چھیننے کے معنی میں ہو یا ایک کا حق دوسرے کو دینے اور یا کسی سے امتیازی سلوک روا رکھنے کے معنی میں، اس کا اطلاق خداوند عالم کی ذات پاک پر نہیں ہوسکتا۔

☆☆☆☆☆

نبوت

ہمارا عقیدہ ہے کہ: خدا نے بنی نوع انسان کی راہنمائی کیلئے اور انہیں دائمی سعادت وخوشبختی تک پہنچانے کیلئے انبیاء اور رسول بھیجے ہیں۔ اگر انبیاء علیہم السلام نہ بھیجے جاتے تو انسان کی خلقت کا مقصد پورا نہ ہوتا، انسان گمراہی کی تاریکیوں میں بھٹکتا رہتا۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ: انبیائے الٰہی میں سے پانچ ''اولوالعزم'' نبی ہیں۔ یہ انبیاء صاحب شریعت اور کتاب تھے۔ اولوالعزم انبیائے کرام یہ ہیں: حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ: خدا کے تمام انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں۔ یعنی زندگی بھر (نبوت کے اعلان سے پہلے اور بعد میں) وہ خدا کی مدد سے ہر قسم کی خطاؤں اور گناہوں سے پاک ہیں۔ اگر (نعوذ باللہ) وہ گناہ کریں تو ان کی نبوت سے اعتماد اٹھ جائے گا، لوگ انہیں اپنے اور خدا کے درمیان ایک مطمئن وسیلہ نہیں سمجھیں گے اور اپنی زندگی کے تمام

اعمال میں انہیں اپنا رہبر و راہنما تسلیم نہیں کریں گے۔

اسی وجہ سے ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ: قرآن کی کچھ آیات میں ظاہری طور پر اگر انبیاء علیہم السلام کی طرف گناہ کی نسبت دی گئی تو اس سے مراد ''ترکِ اولیٰ'' ہے۔ یعنی دو اچھے کاموں میں سے اس کا انتخاب جس کی اچھائی دوسرے سے کم ہو۔ جبکہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ سب سے اچھے کا انتخاب کیا جائے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ: خدا کے انبیاء اور رسولوں کا سب سے بڑا اعزاز یہ ہے کہ وہ خدا کے مطیع اور فرمانبردار بندے ہیں۔ اسی وجہ سے ہم پنجگانہ نمازوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ جملہ دہراتے ہیں: «وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ» یعنی ''میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ: کسی بھی نبی نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا اور لوگوں کو اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی لوگوں کو ہرگز اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی۔ وہ ہمیشہ خود کو خدا کا بندہ

اور مخلوق قرار دیتے رہے۔

سارے انبیاء خدا کے بندے ہیں لیکن یہ بندگی اس بات میں رکاوٹ نہیں بنتی کہ وہ خدا کے حکم سے ماضی، حال اور مستقبل کے غیبی امور سے مطلع ہو جائیں۔ ہم جانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک معجزہ یہ تھا کہ وہ لوگوں کو پوشیدہ باتوں سے آگاہ فرماتے تھے۔ اسی طرح ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے حکم سے اور اس کی دی ہوئی تعلیم سے بہت سے غیب کی خبریں دیا کرتے تھے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ: انبیائے کرام علیہم السلام جو اللہ کے عظیم بندے ہیں اللہ کے حکم سے بڑے اہم معجزات اور غیر معمولی کام انجام دیتے تھے۔ جیسے خدا کے حکم سے مردوں کو زندہ کرنا، لاعلاج مریضوں کو شفا دینا وغیرہ۔ جیسا کہ قرآن پاک میں صراحت کے ساتھ یہ چیزیں بعض انبیائے الٰہی علیہم السلام کیلئے ثابت ہیں۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ: تمام انبیاء اور سب سے بڑھ کر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت کا حق حاصل ہے۔ وہ خدا کے حضور گنہگاروں کے

بعض مخصوص گروہوں کی شفاعت کریں گے۔لیکن یہ شفاعت بھی اللہ تعالیٰ کے اذن وحکم سے ہوگی۔ نیز ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ: شفاعت کا نظریہ، افراد کی تربیت، گنہگار لوگوں کو صحیح راستے پر لانے، انہیں نیکی کی ترغیب دینے اور ان کے دلوں میں امید کی شمع روشن کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ کیونکہ شفاعت بغیر کسی حساب وکتاب کے نہیں، بلکہ صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو اس کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

☆☆☆☆☆

امامت

ہمارا عقیدہ ہے کہ: جس طرح خدا کی حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ انسانوں کی ہدایت کیلئے انبیاء علیہم السلام مبعوث کرے، اسی طرح اس کی حکمت کا یہ تقاضا ہے کہ ہر دور اور ہر زمانے میں انبیاء علیہم السلام کے بعد انسانوں کی ہدایت کیلئے ان کیلئے کوئی امام اور راہنما مقرر کیا جائے، تا کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی شریعتوں اور ادیان الٰہی کو تحریف وتغیر وتبدیلی سے محفوظ رکھے، ہر دور کی ضرورت کو واضح کرے اور لوگوں کو خدا اور انبیاء علیہم السلام کے دین پر عمل کرنے کی دعوت دے۔ اگر ایسا نہ ہو تو انسان کی خلقت کا مقصد جو اسے کمال اور سعادت کی منزل تک پہنچانا ہے پورا نہیں ہوگا، انسان ہدایت کے راستے پر گامزن نہیں ہو سکے گا، انبیاء کی شریعتیں ضائع ہو جائیں گی اور لوگ سرگرداں ہو جائیں گے۔

اس لئے ہمارا عقیدہ ہے کہ: پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہر دور اور زمانے میں کوئی نہ کوئی امام موجود رہا ہے۔ چنانچہ سورۂ توبہ کی آیت

۱۱۹ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾﴾

اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

یہ آیت کسی خاص دور سے مخصوص نہیں اور بلا چوں و چرا اس بات کی دلیل ہے کہ ہر زمانے میں ایک ایسا امام معصومؑ موجود ہوتا ہے جس کی پیروی ضروری ہوتی ہے۔ بہت سے شیعہ اور سنی مفسرین نے اپنی تفسیروں میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ: امامت فقط ظاہری حکومت کا عہدہ نہیں ہے بلکہ ایک نہایت بلند روحانی اور معنوی منصب وعہدہ ہے۔ امامؑ اسلامی حکومت کی قیادت کے ساتھ ساتھ دین و دنیا کے معاملے میں ہمہ گیر ہدایت کا بھی ذمہ دار ہے۔ امام لوگوں کی روحانی وفکری راہنمائی کرتا ہے اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کو جملہ تحریفات اور تغیر وتبدل سے محفوظ رکھتا ہے۔ امام ان مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچاتا ہے جن کیلئے

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔ یہ وہی عظیم منصب ہے جو خدا نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو رسالت ونبوت کا راستہ طے کرنے اور متعدد امتحانات میں کامیابی کے بعد عطا کیا۔ انہوں نے بھی خدا کے حضور اپنی ذریت اور اولاد میں سے بعض کیلئے اس عظیم منصب کی درخواست کی اور انہیں پروردگار کی جانب سے یہ جواب ملا کہ ظالم وگنہگار لوگ ہرگز اس رتبے پر فائز نہیں ہوسکتے۔ (سورہ بقرہ، آیت: ۱۲۴)

واضح رہے کہ اس قدر عظیم منصب صرف ظاہری حکومت سے عبارت نہیں ہوسکتا۔ اگر امامت کا مفہوم وہ نہ ہو جو ہم نے اوپر بیان کیا تو مذکورہ بالا آیت کا کوئی واضح مفہوم نہیں رہے گا۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ: تمام اولوالعزم انبیاء علیہم السلام کو امامت کا مرتبہ حاصل تھا۔ جو کچھ انہوں نے اپنی رسالت کے ذریعے پیش کیا اس پر خود عمل کیا۔ وہ لوگوں کے روحانی، مادی اور ظاہری و باطنی قائد تھے۔ خاص طور پر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اپنی نبوت کے آغاز سے ہی امامت اور رہبری کے عظیم مرتبے پر فائز تھے۔ ان کا کام صرف خدا

کے احکام کو آگے پہنچانا نہیں تھا۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امامت کا سلسلہ کی پاک آل علیہم السلام میں جاری ہوا۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ امامؑ کو ہر گناہ اور غلطی سے معصوم ہونا چاہیے۔ کیونکہ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں بیان شدہ بات کے علاوہ غیر معصوم شخص پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور اس سے دین کے اصول وفروع اخذ نہیں کئے جا سکتے۔ اس لئے ہمارا عقیدہ ہے کہ: امامؑ کی گفتگو اور اس کے افعال شرعی حجت اور دلیل ہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ: امامؑ اسلام کے تمام اصول وفروع، احکام و قوانین اور قرآن کے معانی وتفسیر سے مکمل طور پر آگاہ ہوتا ہے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ: امامؑ یعنی جانشین پیغمبر کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے منصوص ومقرر شدہ ہونا چاہیے۔ یعنی اس کی امامت پیغمبر کے صریح اور واضح فرمان کے مطابق ہونی چاہیے اور بعد والے امام کیلئے پہلے والے امامؑ کی تصریح ضروری ہے۔ بنابریں معصوم اماموں کی امامت

لوگوں کی رائے سے حاصل نہیں ہوسکتی۔

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی امامت:

ہمارا عقیدہ ہے کہ: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعدد جگہوں اور مواقع پر حضرت علی علیہ السلام کو اپنے جانشین کے طور پر متعارف کروایا۔ جیسا کہ حجۃ الوداع سے واپسی پر جحفہ کے نزدیک خم غدیر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! کیا میں تم پر تمہاری نسبت زیادہ حق نہیں رکھتا؟ مسلمانوں نے یک زبان ہوکر عرض کی: کیوں نہیں۔ پس آپؐ نے فرمایا: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ»: ''پس جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے''۔ اس سلسلے میں عقائد کی کتابوں میں تفصیلی دلائل موجود ہیں۔

☆☆☆☆☆

قیامت

ہمارا عقیدہ ہے کہ: موت کے بعد تمام انسان ایک دن زندہ ہوں گے اور ان کے اعمال کا حساب ہوگا۔ نیک اور صالح لوگ بہشت جاوداں میں جائیں گے، جبکہ گنہگار اور برے لوگ دوزخ میں بھیج دیئے جائیں گے۔ سورہ نساء کی آیت ۸۷ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ﴾

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ یقیناوہ تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا، جس میں کوئی شک نہیں ہے۔

ہمارا عقید ہے کہ: حقیقت میں دنیا ایک پل ہے جس سے گزر کر انسان نے عالمِ بقاء میں جانا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہ یہ دنیا آخرت کیلئے ایک یونیورسٹی یا بازارِ تجارت یا کھیتی ہے۔ مقصد یہ کہ آخرت کی خوش بختی یا بدبختی کا تعین انسان اپنے عقیدہ وعمل سے اسی دنیا میں کرتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام دنیا کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ الدُّنْیَا دَارُ صِدْقٍ لِّمَنْ صَدَقَهَا، وَ دَارُ عَافِیَةٍ لِّمَنْ فَهِمَ عَنْهَا، وَدَارُ غِنًی لِّمَنْ تَزَوَّدَ مِنْهَا، وَدَارُ مَوْعِظَةٍ لِّمَنِ اتَّعَظَ بِهَا، مَسْجِدُ اَحِبَّآءِ اللهِ، وَ مُصَلّٰی مَلٰٓئِکَةِ اللهِ، وَ مَهْبِطُ وَحْیِ اللهِ، وَ مَتْجَرُ اَوْلِیَآءِ اللهِ.

دنیا اس شخص کیلئے صداقت اور سچائی کی جگہ ہے جو اس کے ساتھ سچائی سے پیش آئے اور بے نیازی کی جگہ ہے اس کیلئے جو اس سے زادراہ جمع کرے۔ نیز بیداری و ہوشیاری کی جگہ ہے اس کیلئے جو اس سے عبرت حاصل کرے۔ یہ خدا کے دوستوں کیلئے مسجد ہے، خدا کے فرشتوں کیلئے نماز پڑھنے کی جگہ ہے، وحی الٰہی کے اترنے کی جگہ ہے اور اولیائے اللہ کیلئے تجارت گاہ ہے۔ (نہج البلاغہ، حکمت ۱۳۱)

ہمارا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دلائل بہت واضح ہیں کیونکہ:

۱۔ اس دنیا کی زندگی یہ بتاتی ہے کہ دنیا انسان کی زندگی کا آخری

مقصد نہیں ہوسکتی، کہ انسان چند دنوں کیلئے اس دنیا میں آئے، ہزاروں مشکلات میں زندگی بسر کرے اور اس کے بعد سب کچھ ختم ہوجائے اور وہ راہی عدم بن جائے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾

کیا تم نے گمان کیا ہے کہ ہم نے تمہیں عبث پیدا کیا ہے اور تمہیں ہماری طرف لوٹ کر نہیں آنا؟۔ (مومنون: ۱۱۵)

۲۔ عدل خداوندی کا یہ تقاضا ہے کہ نیک اور برے لوگ (جو اس دنیا میں ایک ہی صف میں کھڑے ہیں بلکہ کبھی تو برے آگے نکل جاتے ہیں) ایک دوسرے سے جدا ہوں اور ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کی جزا یا سزا مل سکے۔ جیسا کہ سورہ جاثیہ آیت نمبر ۲۱ میں ارشاد ربانی ہے:

﴿اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ﴾

جو لوگ گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں کیا وہ یہ گمان کرتے

ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کی طرح قرار دیں گے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے؟ اور ان کی زندگی اور موت ایک جیسی ہوگی، وہ کتنا برا فیصلہ کرتے ہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ: وہ اعمال نامے جو ہمارے اعمال کی نشاندہی کر رہے ہوں گے، اس دن ہمارے ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ نیک لوگوں کا نامۂ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا جبکہ برے لوگوں کا نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ نیک اور مومن لوگ اپنا نامہ اعمال دیکھ کر خوش ہوں گے، جبکہ برے لوگ اپنا نامۂ اعمال دیکھ کر بہت غمگین و پریشان ہوں گے۔ ارشاد ہے:

﴿فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ۚ﴿۱۹﴾ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ۚ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۙ﴿۲۱﴾ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۙ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ۙ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ۙ﴿۲۴﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ۚ﴿۲۵﴾﴾

وہ شخص جس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا (وہ خوشی سے) پکارے گا کہ (محشر والو!) میرا نامۂ اعمال پکڑ کر پڑھو، مجھے یقین تھا کہ میں اپنے اعمال کا نتیجہ پاؤں گا۔ وہ ایک پسندیدہ زندگی گزارے گا۔ لیکن جس شخص کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا اے کاش! میرا نامۂ اعمال مجھے نہ دیا جاتا۔ (سورہ حاقہ، آیت ۱۹۔ ۲۵)

البتہ ہمارے لئے یہ واضح نہیں ہے کہ یہ نامۂ اعمال کیا ہے اور کس طرح لکھا جاتا ہے، لیکن یہ بات مسلم ہے کہ اس کے اندر لکھی ہوئی باتوں کو کوئی شخص جھٹلا نہیں سکے گا۔

☆☆☆☆☆

اسمائے چہاردہ معصومین اور بارہ امام علیہم السلام

۱	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۲	سیّدۂ کونین	حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا
۳	پہلے امام	حضرت امام علی علیہ السلام
۴	دوسرے امام	حضرت امام حسن علیہ السلام
۵	تیسرے امام	حضرت امام حسین علیہ السلام
۶	چوتھے امام	حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام
۷	پانچویں امام	حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
۸	چھٹے امام	حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
۹	ساتویں امام	حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
۱۰	آٹھویں امام	حضرت امام علی رضا علیہ السلام
۱۱	نویں امام	حضرت امام محمد تقی علیہ السلام
۱۲	دسویں امام	حضرت امام علی نقی علیہ السلام
۱۳	گیارہویں امام	حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام
۱۴	بارہویں امام	حضرت امام حجت ابن الحسن امام زمانہ علیہ السلام

فروعِ دین

اصول دین کا لفظی معنی ہے ''دین کی شاخیں'' اور اس سے مراد دین کی وہ بنیادی تعلیمات ہیں جن پر عمل کرنا اور انہیں بجالانا ضروری ہے۔فروع دین یہ ہیں:

۱۔نماز

۲۔روزہ

۳۔حج

۴۔زکوٰۃ

۵۔خمس

۶۔جہاد

۷،۸۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

۹،۱۰۔تولی اور تبری

احکامِ خمسہ

- ''واجب'' سے مراد وہ فعل ہے جس کا انجام دینا ضروری ہو اور اس کے انجام پر ثواب ہو اور اس کا ترک کرنا جائز نہ ہو اور اس کے ترک پر گناہ ہو۔
- ''حرام'' سے مراد وہ فعل ہے جس کا ترک کرنا ضروری ہو اور اس کے ترک پر ثواب ہو۔ اور اس کا انجام دینا جائز نہ ہو اور اس کے انجام پر گناہ ہو۔
- ''مستحب'' ایسا کام جس کا انجام دینا بہتر ہو اور اس پر ثواب ہو اور اس کے ترک پر گناہ نہ ہو۔
- ''مکروہ'' ایسا فعل جس کا ترک کرنا بہتر ہو اور اس پر ثواب ہو جبکہ انجام دینے پر گناہ نہ ہو۔
- ''مباح'' ایسا فعل جس کا انجام دینا اور ترک کرنا برابر ہو۔ یعنی انجام دینے یا ترک کرنے پر کوئی ثواب یا گناہ نہ ہو۔

تقلید

انسان ایک اجتماعی ومعاشرتی مخلوق ہے۔ہم ہر روز اپنے کاموں میں دوسروں سے کئی کام لیتے ہیں اور دوسروں کے کئی امور انجام دیتے ہیں۔مثلاً ہم سودا سلف کیلئے دکان، سفر کیلئے گاڑی، علاج کیلئے ڈاکٹر، مکان کی تعمیر کیلئے انجینئر ومستری اور اسی طرح کے بے شمار کاموں کیلئے ان کاموں کی مخصوص جگہوں اور ان کاموں کے ماہرین کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اپنے ان مسائل کو حل کرتے ہیں۔کبھی یہ نہیں ہوا کہ کوئی عقلمند انسان علاج کی غرض سے کسی انجینئر کے پاس اور مکان کی تعمیر کے سلسلے میں کسی ڈاکٹر کے پاس چلا جائے۔نیز انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ہر میدان میں شعبے کے ماہر ترین فرد سے رابطہ کر کے اس سے اپنا متعلقہ کام کروائے۔

جس طرح انسان اپنی زندگی کے روزمرہ امور میں ماہرین کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کا یہ عمل عقلی وفطری تقاضوں کے عین مطابق ہوتا ہے۔اسی طرح دینی احکام میں بھی اسے اس شعبہ کے

ماہرین کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ علم فقہ یا احکام اسلامی کے ماہر فرد کو ''مجتہد'' کہا جاتا ہے اور مجتہد کی فقہی آراء اور فتاویٰ پر عمل کرنے کا نام ''تقلید'' ہے۔

دین اسلام کی رو سے فقہی احکام کے سلسلے میں انسان کیلئے تین راستے موجود ہیں:

✷ پہلا راستہ یہ ہے کہ انسان خود مجتہد ہو یعنی علم فقہ میں اتنا ماہر ہو کہ عربی زبان، علم اصول، علم حدیث اور دیگر بہت سے علوم کو بڑی محنت سے سالہا سال تک حاصل کر کے ان میں مہارت کے درجہ پر پہنچ چکا ہو۔ لیکن ظاہر ہے یہ سب کیلئے ممکن نہیں ہے بلکہ معاشرے کے کچھ افراد ہی اس مقام تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

✷ دوسرا راستہ یہ ہے کہ انسان اپنے اعمال کو مجتہد کے فتویٰ اور رائے کے مطابق انجام دے (جس طرح وہ زندگی کے دیگر شعبوں میں ان کے ماہرین کی طرف رجوع کرتا ہے)۔

✷ تیسرا راستہ یہ ہے کہ انسان احتیاط پر عمل پیرا ہو۔ اس سے مراد یہ

ہے کہ انسان مجتہد تو نہیں، لیکن علم فقہ سے کافی حد تک آگاہی رکھتا ہے اور اپنا شرعی فریضہ ادا کرنے میں تمام مجتہدین کی آراء وفتووں کا مطالعہ کر کے اس طرح سے عمل کرے کہ کسی مجتہد کی مخالفت لازم نہ آئے۔

ظاہر ہے مذکورہ تینوں راستوں میں ''تقلید'' ہی سب سے آسان راستہ ہے۔ اس لئے کہ نہ ہر کوئی مجتہد بن سکتا ہے اور نہ ہر کوئی احتیاط پر عمل کر سکتا ہے۔ کیونکہ احتیاط پر وہی عمل کر سکتا ہے جو تمام مجتہدین کی آراء سے آگاہ اور پھر اس طرح عمل کرے کہ کسی بھی مجتہد کی مخالفت لازم نہ آئے۔ واضح ہے کہ یہ بہت مشکل اور بعض حالات میں ناممکن امر ہے۔

پس ہم تقلید کی یوں تعریف کر سکتے ہیں کہ: ''فقہی احکام میں کسی مجتہد کے فتووں پر عمل کرنے کا نام تقلید ہے''۔ جس مجتہد کی لوگ تقلید کریں اسے: ''مرجع تقلید'' کہتے ہیں اور تقلید کرنے والا شخص مُقلِّد کہلاتا ہے۔

مرجع تقلید کی شرائط:

مرجع تقلید میں مندرجہ ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے:

- اجتہاد کے درجہ پر فائز ہو (مجتہد ہو)
- عاقل ہو (پاگل یا دیوانہ نہ ہو)
- بالغ ہو
- مرد ہو
- حلال زادہ ہو
- زندہ ہو
- عادل ہو
- شیعہ اثنا عشری ہو

اور کچھ دیگر شرائط۔

یاد رہے کہ ''عادل'' سے مراد ایسا شخص ہے جو خود پر مسلط ہو یعنی ایسے تقویٰ اور پرہیز گاری کا مالک ہو جس کی بنا پر گناہ کبیرہ کو انجام نہ دے اور نہ ہی صغیرہ گناہ بار بار انجام دے۔ ''زندہ ہو'' سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی تقلید کی ابتدا کسی مرحوم مجتہد سے نہیں کر سکتا بلکہ اسے شروع میں کسی زندہ مجتہد کی تقلید کرنا ہوگی۔ دوران تقلید اگر اس کا مرجع فوت ہو جائے تو اس صورت میں زندہ مجتہد کی رائے معلوم کرنا ہوگی۔

اگر وہ اجازت دیں تو مرحوم مجتہد کی تقلید پر باقی رہ سکتا ہے، ورنہ نہیں۔ اسی طرح اس مجتہد کی تقلید کی جائے جو دیگر مجتہدین پر علمی لحاظ سے فوقیت رکھتا ہو۔ ایسے مجتہد کو ''اعلم'' کہا جاتا ہے۔

فتویٰ معلوم کرنے کے طریقے:

مرجع تقلید کے فتاویٰ کو چار طریقوں سے معلوم کیا جا سکتا ہے:

- ۱۔ خود مجتہد سے معلوم کرے۔
- ۲۔ دو عادل یا ایک عادل شخص اسے مجتہد کا فتویٰ بتا دیں۔
- ۳۔ کوئی قابل اطمینان شخص اسے مجتہد کا فتوی بتا دے۔

نوٹ: یہاں ''عادل'' سے مراد ایسا مومن شخص ہے جو واجبات کو انجام دیتا ہو اور محرمات سے بچتا ہو اور ''قابل اطمینان'' شخص سے مراد کوئی بھی فرد جس پر انسان کو اعتماد ہو خواہ وہ بظاہر گنہگار ہی کیوں نہ ہو۔

- ۴۔ مجتہد کے فتووں کی کتاب یعنی ''توضیح المسائل'' سے ان کا فتویٰ معلوم کر لے۔

مجتہد یا اعلم کی تشخیص کے طریقے:

مجتہد یا اعلم کی تشخیص درج ذیل طریقوں سے کی جاسکتی ہے:

- ۱۔انسان خود تشخیص دے۔لیکن یہ تبھی ممکن ہے کہ انسان اتنا عالم ہو کہ وہ کسی شخص کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تشخیص دے سکے۔
- ۲۔دو عادل اور عالم اشخاص کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کے بارے میں گواہی دیں، اس شرط پر کہ اسی طرح کے دو دیگر اشخاص اس کی مخالفت نہ کردیں۔
- ۳۔کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی اتنی شہرت ہو جائے جس سے انسان کو اس کے مجتہد یا اعلم ہونے کا یقین حاصل ہو جائے۔

چند شرعی اصلاحات:

اعلم: علمی لحاظ سے اپنے زمانے کے تمام مجتہدین پر فوقیت رکھنے والے مجتہد کو ''اعلم'' کہتے ہیں۔

فتویٰ: کسی فقہی مسئلے میں مجتہد کی حتمی رائے کا نام ''فتویٰ'' ہے۔

''فتاویٰ'' فتویٰ کی جمع ہے۔

احتیاط واجب: اگر مجتہد کسی مسئلہ میں کوئی حتمی رائے (فتویٰ) اختیار نہ کرے، بلکہ کہے کہ اس میں احتیاط واجب ہے یا اس طرح کی کوئی دوسری عبارت استعمال کرے تو ایسی احتیاط کو ''احتیاط واجب'' کہتے ہیں۔

احتیاط مستحب: اگر مجتہد کسی مسئلے میں فتویٰ دے لیکن ساتھ میں کہے اگرچہ احتیاط یہ ہے تو اسے ''احتیاط مستحب'' کہتے ہیں۔

یاد رہے کہ: ''احتیاط واجب'' میں مقلد کو اختیار ہے کہ یا تو اسی احتیاط پر عمل کرے یا پھر اس مسئلہ میں وہ اس مجتہد سے کم تر علم رکھنے والے مجتہد جسے ''فالاعلم'' کہتے ہیں کی طرف رجوع کرے۔ جبکہ ''احتیاط مستحب'' میں اگر مقلد چاہے تو اسے چھوڑ سکتا ہے، لیکن اس بارے میں کسی اور مجتہد کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔

☆☆☆☆☆

پانی کے احکام

دین اسلام میں صفائی اور نظافت کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ صفائی اور نظافت سے دو معانی مقصود ہو سکتے ہیں ایک عام صفائی اور نظافت جسے ہم اپنی زبان میں صفائی ستھرائی کہتے ہیں اور ایک خاص صفائی جسے شرعی الفاظ میں طہارت و پاکیزگی کا نام دیا گیا ہے۔ شریعت اسلامی کے مطابق کچھ چیزیں ''نجاسات'' اور کچھ دوسری چیزیں ''مطہرات'' کہلاتی ہیں۔ پانی جو صفائی اور پاکیزگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے، اس کے نجاسات کو پاک کرنے کے لحاظ سے خاص احکام ہیں۔ ہم یہاں پر پانی کے شرعی احکام کا مختصر جائزہ لیتے ہیں۔

پانی کی اقسام:

پانی کی دو قسمیں ہیں: مطلق پانی مضاف پانی

''مطلق پانی'' خالص پانی کو کہتے ہیں۔ جبکہ ''مضاف پانی'' سے مراد کسی چیز کا جوس، رس، عرق، یا پھر وہ پانی جس میں کوئی دوسری چیز اس طرح مل جائے کہ اسے پانی نہ کہا جا سکے۔

''مضاف پانی'' نہ کسی نجس چیز کو پاک کر سکتا ہے اور نہ ہی اس سے وضو یا پھر غسل کیا جا سکتا ہے۔ بنا بریں نہ تو ہم مضاف پانی سے کسی نجس چیز مثلاً لباس یا بدن کو پاک کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس سے وضو یا غسل وغیرہ صحیح ہے۔

مطلق پانی کی اقسام:

ا۔ کُر پانی:

اس سے مراد پانی کی اتنی مقدار ہے جو ساڑھے تین بالشت لمبائی، چوڑائی اور گہرائی والے برتن کو پُر کر دے جس کی موجودہ لیٹر میں مقدار تقریباً 385 لیٹر کے برابر ہے۔ کر پانی اس وقت تک نجس نہ ہوگا جب تک کہ نجاست کی وجہ سے اس کا رنگ، بو یا ذائقہ میں سے کوئی ایک یا سب تبدیل نہ ہو جائیں۔ اس طرح سے مثلاً اگر کر پانی میں نجس چیز گر جائے اور نجاست کا رنگ، بو یا ذائقہ اس پر اثر انداز نہ ہو تو نہ صرف وہ نجس چیز پاک ہو جائے گی بلکہ وہ پانی بھی پاک ہی رہے گا۔

۲۔قلیل پانی:

اس سے مراد وہ پانی ہے جس کی مقدار ایک کر سے کم ہو اور یہ مطلق پانی کی ان اقسام میں سے بھی نہ ہو جن کا ذکر آئندہ سطور میں کیا جائے گا۔ ''قلیل پانی'' کا ایک حکم یہ ہے کہ یہ نجاسات کے ساتھ ملتے ہی نجس ہو جاتا ہے۔ خواہ اس میں رنگ، بو، یا ذائقے کے لحاظ سے کوئی تبدیلی آئے یا نہ آئے۔ البتہ یہ خود پاک ہونے کی صورت میں چند شرائط کے ساتھ نجس چیز کو پاک کر سکتا ہے۔

۳۔بارش کا پانی:

آسمان سے بارش کی صورت میں برسنے والا پانی اگر بارش موسلا دھار ہے تو کر پانی کا حکم رکھتا ہے۔ البتہ یہ حکم بارش کے دوران کا ہے لہذا بارش تھم جانے کے بعد اس کا حکم عام پانی جیسا ہوگا۔

۴۔کنوئیں کا پانی:

زمین میں کھدے ہوئے کنوؤں کا پانی بھی کر پانی کا حکم رکھتا ہے۔ خواہ اس کی مقدار کر سے کم ہی کیوں نہ ہو۔

۵۔جاری پانی:

ایسا پانی جو زمین سے ابلے اور پھر زمین پر بہنے لگے اسے جاری پانی کہتے ہیں۔ اس طرح سے چشموں سے بہنے والا پانی جاری پانی کہلاتا ہے۔ یہ پانی بھی خواہ کر کی مقدار سے کم ہی کیوں نہ ہو کر کا حکم رکھتا ہے۔

☆☆☆☆☆

مطہرات اور نجاسات

اسلام نے صفائی ستھرائی اور طہارت و پاکیزگی پر بہت زور دیا ہے۔ اسلام نے مسلمانوں کو صاف اور پاکیزہ رہنے اور نجس و ناپاک چیزوں سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ شریعت اسلامی کے مطابق چند چیزیں نجس (ناپاک) ہیں اور اس کے علاوہ دنیا کی ہر چیز پاک ہے۔ دیگر چیزیں انہی نجس چیزوں کے ساتھ لگنے سے نجس ہوں گی۔ البتہ کس طرح سے؟ تو اس کا جواب آگے چل کر ذکر ہوگا۔ نماز اور بعض دیگر عبادات میں انسان کے بدن یا لباس کو ان نجاسات سے پاک ہونا چاہیے۔

نجاسات:

چند چیزیں جو خود نجس ہیں اور دوسری پاک چیزوں کو نجس کر دیتی ہیں۔ انہیں ''نجاسات'' کہتے ہیں۔ اہم نجاسات یہ ہیں:

- **پیشاب اور پاخانہ:** انسان اور ہر ایسے جانور کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے جس کا گوشت حرام ہو اور اس کا خون جہندہ ہو (خون جہندہ

سے مراد وہ خون ہے جو رگ کٹنے پر اچھل کر نکلے یا دھار مار کر نکلے)۔ اس طرح سے بلی کا پاخانہ نجس ہے، کیونکہ اس کا گوشت حرام ہے، لیکن مرغی، کبوتر، بھیڑ، بکری اور بھینس جیسے جانوروں کا پیشاب اور پاخانہ پاک ہے، کیونکہ ان کا گوشت حلال ہے۔ اسی طرح سے چھپکلی کا پاخانہ بھی پاک ہے کیونکہ اس کا خون جہندہ نہیں ہے۔

- **منی:** انسان اور ہر اس حیوان کی منی نجس ہے جو جہندہ خون رکھتا ہو۔
- **مردار:** انسان اور ہر جہندہ خون رکھنے والے جانور کی لاش جسے مردار بھی کہا جاتا ہے نجس ہے۔ مچھلی چاہے پانی کے اندر بھی مر جائے تب بھی پاک ہے، کیونکہ اس کا خون جہندہ نہیں ہوتا۔
- **خون:** انسان اور ہر اس جانور کا خون نجس ہے جس کا خون جہندہ ہو۔ لہٰذا انسان کی ناک سے یا کسی اور عضو سے نکلنے والا خون نجس ہے۔ لیکن مچھلی اور چھپکلی وغیرہ کا خون نجس نہیں ہے، کیونکہ ان کا خون جہندہ نہیں ہوتا۔
- **کتا اور سور:** خشکی پر رہنے والا کتا اور سور دونوں نجس ہیں۔ البتہ

سمندری کتا اور سور پاک ہیں۔ خشکی پر رہنے والے کتے اور سور کے بدن کے اندرونی و بیرونی تمام اعضاء نجس ہیں، حتی کہ ان کے بال، ہڈیاں، پنجے، ناخن اور ان کے منہ سے نکلنے والی تمام رطوبتیں بھی نجس ہیں۔

- **کافر:** کافر کا تمام بدن، اس کے بال، ناخن اور دیگر رطوبتیں سب کی سب نجس ہیں۔
- **شراب:** شراب اور مایع (بہنے والی) نشہ آور چیزیں نجس ہیں۔

ان کے علاوہ بھی چند اشیاء نجس ہیں جن کی تفصیل توضیح المسائل اور دیگر فقہی کتابوں میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

پاک چیز نجس کیسے ہوتی ہے؟

مذکورہ بالا چیزیں نجس ہیں اور انہی کے ذریعے دیگر پاک چیزیں نجس ہوتی ہیں۔ پاک چیز اس صورت میں نجس ہوگی جب وہ نجاسات میں سے کسی نجاست کے ساتھ اس طرح سے لگ جائے کہ ایک کی تری دوسری میں سرایت کر جائے۔ بنابریں اگر دونوں گیلی ہوں یا ایک خشک اور دوسری گیلی ہو اور گیلی کی تری خشک تک پہنچ جائے تو پاک

چیز نجس ہو جائے گی۔ لیکن اگر پاک اور نجس چیزیں دونوں خشک ہوں تو ایک دوسرے کے ساتھ لگ جانے سے پاک چیز نجس نہیں ہوگی۔

نجاست کیسے ثابت ہوتی ہے؟

شریعت اسلامی کی رو سے ہر چیز ہمارے لئے اس وقت تک پاک ہے جب تک مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کسی ایک کے ذریعے سے اس کی نجاست کا علم نہ ہو جائے:

- اول: یہ کہ ہمیں کسی چیز کے نجس ہونے کا یقین ہو جائے۔ پس اگر ہمیں کسی چیز کے نجس ہونے کا گمان یا شک ہو تو اس چیز سے اجتناب کرنا ضروری نہیں ہے۔
- دوم: یہ کہ جس شخص کے پاس کوئی چیز ہو وہ کہہ دے کہ یہ چیز نجس ہے۔ مثلاً کسی کی ماں اپنے بیٹے سے کہے کہ میرے پاس موجود لباس نجس ہے تو وہ لباس نجس سمجھا جائے گا۔
- سوم: یہ کہ دو عادل مرد کہیں کہ یہ چیز نجس ہے۔ البتہ دو کی بجائے ایک عادل مرد بھی کسی چیز کے نجس ہونے کا کہہ دے تو اس سے اجتناب

کرنا ضروری ہے۔

یاد رکھیں! نجس چیز کا کھانا پینا حرام ہے۔ مثلاً اگر سیب پر نجس خون لگ جائے تو جب تک اسے پاک نہ کر لیا جائے، اسے کھانا حرام ہے۔

مطہرات:

چند چیزیں ایسی ہیں جو نجس ہو جانے والی چیزوں کو پاک کرتی ہیں۔ انہیں ''مطہرات'' کہتے ہیں۔ اہم مطہرات یہ ہیں:

پانی۔ سورج۔ زمین۔ استحالہ۔ انقلاب اور دیگر چند چیزیں۔

ہم اختصار کے پیش نظر صرف پانی کے احکام ذکر کریں گے۔

جیسا کہ گزشتہ صفحات میں بیان ہوا پانی کی دو قسمیں ہیں:

مطلق یعنی خالص پانی اور مضاف پانی۔

''مضاف پانی'' نہ تو کسی نجس چیز کو پاک کر سکتا ہے اور نہ ہی اس سے وضو یا غسل کیا جا سکتا ہے۔ مضاف پانی خواہ کتنا زیادہ ہی کیوں نہ ہو اس میں معمولی نجاست گرنے سے یہ سارے کا سارا نجس ہو جائے گا۔

خالص پانی درج ذیل شرائط کے تحت نجس چیز کو پاک کرے گا:

- اول: یہ کہ پاک ہو۔
- دوم: یہ کہ جب اس سے نجس چیز کو پاک کیا جا رہا ہو تو یہ مضاف نہ ہو جائے۔ یعنی اس نجاست کی وجہ سے اس کا رنگ، بو، یا ذائقہ تبدیل نہ ہو جائے۔
- سوم: یہ کہ پاک ہونے کے بعد نجس چیز پر اصل نجاست مثلاً خون وغیرہ جسے عین نجاست کہا جاتا ہے باقی نہ رہے۔

مندرجہ ذیل شرائط جاننے کے بعد اب ہم قلیل اور کر پانی کا فرق ایک بار پھر بیان کرتے ہیں۔ نجس چیز اگر قلیل پانی سے پاک کی جائے تو اسے کم از کم دو مرتبہ دھویا جائے گا اور اگر یہ لباس وغیرہ ہے تو اسے ہر مرتبہ نچوڑنا بھی ضروری ہے، لیکن کر پانی سے صرف ایک مرتبہ دھونا ہی کافی ہے۔ البتہ اگر لباس یا اس کے مانند کپڑے وغیرہ کی کوئی چیز ہے تو اسے نچوڑ لینا چاہیے۔

☆☆☆☆☆

وضو

وضو ایک اہم اسلامی عبادت ہے۔ نماز خواہ واجب ہو یا مستحب، دونوں کیلئے وضو کرنا ضروری ہے۔ سورہ مائدہ کی آیت نمبر ٦ میں وضو کرنے کے بارے ارشاد ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾

اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنے چہروں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوؤ اور اپنے سروں کا اور ٹخنوں تک پاؤں کا مسح کرلیا کرو۔

پس خدا تعالیٰ نے ہمیں نماز کیلئے وضو کا حکم دیا ہے تا کہ ہم پاک و پاکیزہ ہوکر اس کی بارگاہ میں حاضری دیں۔ اس سے دعا کریں اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کریں۔

واجبات وضو:

وضو میں سات چیزیں واجب ہیں جنہیں ''واجبات وضو'' کہا جاتا ہے۔ یہ سات چیزیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ نیت

۲۔ چہرہ کا دھونا

۳۔ دائیں ہاتھ کا دھونا

۴۔ بائیں ہاتھ کا دھونا

۵۔ سر کا مسح کرنا

۶۔ دائیں پاؤں کا مسح کرنا

۷۔ بائیں پاؤں کا مسح کرنا

۸۔ ترتیب (نیت سے شروع کر کے پاؤں کے مسح پر ختم کرنا)

۹۔ موالات (یکے بعد دیگر بغیر کسی فاصلہ کے انجام دینا)

وضو کرنے کا طریقہ:

وضو کرنے کیلئے ان واجبات کو یکے بعد دیگرے مندرجہ ذیل ترتیب سے انجام دیں گے:

- ۱۔ سب سے پہلے نیت کریں گے یعنی ہمارا ارادہ یہ ہوگا کہ ہم وضو صرف خدا تعالیٰ کی رضا یا اس کے حکم کی بجا آوری کیلئے کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ نیت کا زبان پر لانا ضروری نہیں بلکہ قلبی ارادہ ہی کافی ہے۔ نیت کے الفاظ یہ ہیں جن کو ادا کرتے وقت دل میں قصد ضروری ہے:

''وضو کرتا ہوں قُرْبَةً اِلَی اللهِ''۔

- ۲۔ پھر چہرے کو لمبائی میں پیشانی کے اوپر جہاں سے سر کے بال شروع ہوتے ہیں سے لے کر ٹھوڑی کے آخر تک، اور چوڑائی میں اتنی مقدار جو ہاتھ کے انگوٹھے اور بڑی انگلی میں آجائے کو دھوئیں گے۔ وضو میں اگر اس سے معمولی کم مقدار میں دھویا جائے تو وضو صحیح نہ ہوگا۔ لہٰذا واجب مقدار کے یقینی دھل جانے کیلئے مذکورہ مقدار سے کچھ زیادہ دھولینا چاہیے۔ نیز چہرے کو اوپر سے نیچے کی جانب دھونا چاہیے۔

- ۳۔اس کے بعد دائیں ہاتھ کو کہنی سے لے کر انگلیوں کے سروں تک دھوئیں گے۔ یاد رہے کہ اس مقدار کے اندر کوئی جگہ خشک نہیں رہنی چاہیے۔لہٰذا اس مقدار سے ذرا زیادہ دھولینا چاہیے تا کہ واجب مقدار کے دھل جانے کا یقین حاصل ہوجائے۔ نیز ہاتھوں کو اوپر سے نیچے (کہنیوں سے انگلیوں کی جانب) دھویا جائے۔
- ۴۔دایاں ہاتھ دھونے کے بعد بائیں ہاتھ کو بھی اِسی طریقہ سے مکمل طور پر دھولیا جائے۔
- ۵۔دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد وضو کے پانی سے تر دائیں ہاتھ کو سر کے اگلے حصے پر پھیریں گے۔اس عمل کو سر کا مسح کہتے ہیں۔
- ۶۔پھر اسی دائیں ہاتھ کو جو وضو کے پانی سے تر ہے دائیں پاؤں کی انگلیوں کے سروں سے لے کر پاؤں اور ٹانگ کے جوڑ تک پھیریں گے۔یہ دائیں پاؤں کا مسح ہے۔
- ۷۔ پھر اسی طرح سے وضو کے پانی سے گیلے بائیں ہاتھ سے بائیں پاؤں کا مسح مذکورہ طریقے کے مطابق کریں گے۔

قابل توجہ:

✷ اگر اعضائے وضو (چہرے یا ہاتھوں) پر کوئی ایسی چیز لگی ہو جو ان اعضاء تک پانی پہنچنے سے مانع ہو تو پہلے اسے دور کر لینا ضروری ہے۔ یہ چیز میل کچیل، تیل کی چکناہٹ یا کوئی اور چیز ہو سکتی ہے۔

✷ ناک کا اندرونی حصہ اور آنکھوں کے وہ حصے جو آنکھ بند کرنے پر نظر نہیں آتے، کا دھونا ضروری نہیں ہے۔ البتہ واجب مقدار کے دھل جانے کا یقین حاصل کرنے کیلئے مذکوہ جگہوں کا کچھ حصہ دھولیا جائے۔

✷ چہرے اور ہاتھوں کو اوپر سے نیچے کی جانب دھونا ضروری ہے۔

✷ اگر ہم نے چہرہ دھونے سے پہلے ہاتھوں کو کلائیوں تک دھولیا ہو تو تب بھی چہرہ دھونے کے بعد ہاتھوں کو انگلیوں کے سروں تک مکمل طور پر دھویا جائے گا۔

✷ وضو میں چہرے اور ہاتھوں کو ایک مرتبہ دھونا واجب، دوسری مرتبہ دھونا مستحب اور تیسری مرتبہ دھونا حرام ہے اور اس سے وضو باطل ہو جاتا ہے۔

✷ اگر سر کے بال زیادہ بڑے ہوں تو سر کا مسح بالوں کی بجائے سر کی جلد پر کیا جائے گا۔ اس کیلئے سر پر مانگ نکال کر اس پر مسح کرنا چاہیے۔ نیز مسح کے دوران ہاتھ کو سر اور پاؤں پر پھیرنا چاہے اور اگر ہاتھ سر یا پاؤں پر رکھ کر سر یا پاؤں کو ہلا دیا جائے تو یہ مسح درست نہ ہوگا اور ایسا وضو باطل ہے۔ اسی طرح مسح کرتے وقت سر اور پاؤں ساکن حالت میں ہوں۔ البتہ معمولی سی حرکت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مسح کرتے وقت اعضائے مسح (سر اور پاؤں) خشک ہونے چاہئیں، اس طرح سے کہ ان پر ہاتھ کی تری محسوس ہو اور نظر آئے۔ البتہ اگر مذکورہ اعضاء معمولی تر ہوں کہ جس پر ہاتھ کی تری غالب آجائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

✷ سر اور پاؤں کا مسح وضو ہی کی تری سے کیا جائے گا۔ لہٰذا اگر ہاتھ خشک ہو جائیں تو چہرے کی تری سے ہاتھ گیلے کر کے مسح کرنا چاہیے۔

وضو کی شرائط:

وضو کے صحیح و درست واقع ہونے کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

- پہلی شرط: وضو کا پانی پاک ہونا چاہیے، پس نجس پانی سے کیا جانے ولا وضو باطل ہے۔
- دوسری شرط: وضو کا پانی خالص ہو، لہذا مضاف پانی سے وضو درست نہیں ہے۔
- تیسری شرط: وضو کا پانی اور وہ جگہ جہاں پر وضو کیا جا رہا ہے کو مباح ہونا چاہیے۔ پس غصبی پانی سے یا غصبی جگہ پر وضو حرام بھی ہے اور باطل بھی ہے۔ غصبی سے مراد مالک کی اجازت نہ ہونا یا اس کی ناراضگی ہے۔ ایسے پانی سے وضو کرنا بھی حرام اور باطل ہے جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا مالک راضی ہے یا نہیں۔
- چوتھی شرط: وضو کے پانی والا برتن بھی مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو۔
- پانچویں شرط: وضو کے پانی والا برتن سونے یا چاندی کا نہ ہو۔
- چھٹی شرط: اعضائے وضو دھونے اور مسح کرتے وقت پاک

ہونے چاہئیں۔ لہٰذا ان اعضاء میں سے کوئی نجس ہو گیا ہے تو اسے وضو سے قبل پاک کر لینا چاہیے۔ ان اعضاء کے علاوہ اگر کوئی عضو مثلاً پنڈلی وغیرہ نجس ہو تو وضو میں کوئی حرج نہیں، لیکن نماز سے قبل متعلقہ عضو کو پاک کر لینا ضروری ہے۔

- ساتویں شرط: وضو اور نماز کیلئے وقت باقی ہو۔ لہٰذا اگر وقت اتنا تھوڑا ہے کہ وضو کرنے سے نماز کا وقت جاتا رہے گا تو اس صورت میں وضو کرنا درست نہیں، بلکہ تیمم کرنا ضروری ہے۔
- آٹھویں شرط: وضو اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشی یعنی تقربِ الٰہی کیلئے کیا جائے۔ ہمارا قصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے پروردگار کے حکم کی بجا آوری کر رہے ہیں۔ اگر جسم کو ٹھنڈا کرنا یا صاف کرنا وغیرہ مقصود ہو تو اسے وضو نہیں کہا جا سکتا ہے اور یہ باطل ہے۔
- نویں شرط: وضو کو اسی ترتیب سے کیا جائے جو گزشتہ صفحات میں بیان گئی ہے۔ یعنی نیت کے بعد پہلے چہرہ، پھر دایاں ہاتھ، بایاں ہاتھ، پھر سر کا مسح پھر دائیں پاؤں کا مسح اور آخر میں بائیں پاؤں کا مسح۔

اگر وضو اس ترتیب کے مطابق نہ کیا گیا تو وضو باطل ہوگا۔

● دسویں شرط: وضو کے افعال کو یکے بعد دیگرے یعنی ایک کے بعد فوراً دوسرے کو انجام دینا چاہیے۔ مثلاً نیت کے بعد فوراً چہرہ دھویا جائے پھر فوراً دایاں ہاتھ اور اسی طرح بایاں ہاتھ دھویا جائے۔ البتہ اگر چہرہ اور ہاتھ دھونے کے بعد چند قدم چل کر مسح کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ وضو کے افعال کو یکے بعد دیگرے انجام دینے کو شرعی اصطلاح میں ''موالات'' کہتے ہیں۔

● گیارہویں شرط: وضو کرنے ولا افعال وضو خود انجام دے۔ لہٰذا اگر انسان کو کوئی دوسرا وضو کرا دے تو یہ وضو باطل ہوگا۔ مثلاً چہرے پر کوئی دوسرا پانی ڈالے یا پانی تو انسان خود ڈالے لیکن اسے چہرے کے دیگرے حصوں پر کوئی دوسرا شخص پہنچائے یہ سب غلط ہے اور ایسا وضو باطل ہے۔

● بارہویں شرط: وضو کیلئے پانی کا استعمال انسان کیلئے نقصان دہ یا کسی مرض کے لاحق ہو جانے یا طول پکڑ جانے کا باعث نہ ہو۔ لہٰذا جن

لوگوں کیلئے پانی کا استعمال نقصان دہ ہے۔ ان کیلئے وضو کرنا جائز نہیں بلکہ وہ وضو کے بجائے تیمم کریں گے۔

- تیرہویں شرط: اعضائے وضو تک پانی کے پہنچنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہ ہو۔ مثلاً ناخنوں پر نیل پالش یا پینٹ وغیرہ نہیں ہونا چاہیے۔ ناخن کے نیچے چھپی میل رکاوٹ شمار نہیں ہوتی۔ البتہ اگر ناخن کاٹ لیا جائے اور نیچے ہاتھ پر میل باقی رہ جائے تو وضو سے پہلے اسے دور کر لینا واجب ہے۔ اسی طرح اگر ناخن حد سے زیادہ بڑے ہوں تو جتنا حصہ معمول سے زیادہ بڑا ہے اس کے نیچے سے میل وغیرہ صاف کر لینا چاہیے۔

موجباتِ وضو:

چند چیزوں کیلئے وضو کرنا واجب ہے اور انہیں ''موجباتِ وضو'' کہا جاتا ہے۔

- ۱۔ واجب نمازیں پڑھنے کیلئے۔ البتہ نمازِ جنازہ کیلئے باوضو ہونا واجب نہیں ہے۔
- ۲۔ خانہ کعبہ کا واجب طواف کرنے کیلئے۔
- ۳۔ اگر انسان منت مانے کہ وضو کروں گا یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کرے کہ میں وضو کروں گا تو ان صورتوں میں وضو کرنا واجب ہو جائے گا۔
- ۴۔ قرآن پاک کی عربی تحریر یا اسمائے الٰہی (خواہ کسی بھی زبان میں ہوں) کو ہاتھ لگانے کیلئے۔ اسی طرح انبیائے کرام علیہم السلام اور آئمہ معصومین علیہم السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ناموں کو بھی بغیر وضو چھونا جائز نہیں ہے۔

مبطلاتِ وضو:

وضوتوڑنے یعنی اسے باطل کرنے والی چیزوں کو ''مبطلاتِ وضو'' کہتے ہیں۔مندرجہ ذیل چیزیں وضوکو باطل کردیتی ہیں:

- ۱۔پیشاب: اگر انسان جان بوجھ کر پیشاب کردے یا اس کا پیشاب نکل جائے تو اس کا وضو باطل ہوجاتا ہے۔
- ۲۔پاخانہ: پاخانہ کا حکم بھی پیشاب کی طرح ہے۔
- ۳۔ہوا کا خارج ہونا: انسان کے مقام پاخانہ سے ہوا خارج ہو جانے سے بھی وضوٹوٹ جاتا ہے۔
- ۴۔سونا: یعنی جب انسان کی آنکھ دیکھ نہ سکے اور کان سن نہ سکیں۔پس آنکھیں بند کرکے لیٹ جانے سے وضو باطل نہیں ہوتا۔
- ۵۔عقل کوزائل کرنے والی چیزیں: اس سے مراد دیوانگی،نشہ میں دھت ہوجانا اور بے ہوشی وغیرہ ہیں۔
- ۵۔جن چیزوں سے غسل واجب ہوجائے جیسے جنابت وہ وضوکو بھی باطل کردیتی ہے۔

قابل توجہ:

✷ اگر وضو کر رکھا ہو اور بعد میں شک ہو کہ وضو باطل ہو گیا ہے یا نہیں تو خود کو باوضو ہی سمجھیں گے اور اس کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

✷ اگر شک ہو کہ وضو کیا ہے یا نہیں تو وضو کرنا ضروری ہے۔

✷ اگر وضو کے بعد شک ہو کہ نماز وضو کے ساتھ پڑھی ہے یا بغیر وضو کے تو پڑھی جانے والی نماز صحیح ہے، لیکن آئندہ نمازوں کیلئے وضو کرنا ضروری ہے۔

✷ اگر نماز کے درمیان شک ہو کہ وضو کیا ہے یا نہیں تو یہ نماز باطل ہے۔ اس صورت میں انسان کو چاہیے کہ وہ وضو کر کے نئے سرے سے نماز پڑھے۔

☆☆☆☆☆

غسل

جن عبادات کیلئے وضو کرنا ضروری ہے ان کیلئے بعض حالات میں غسل کرنا ضروری ہوتا ہے۔

غسل کرنے کے دو طریقے:

غسل دو طرح سے کیا جا سکتا ہے:

۱۔ غسل ترتیبی ۲۔ غسل ارتماسی

واجبات غسل ترتیبی:

غسل ترتیبی میں چار چیزیں واجب ہیں جنہیں ''واجبات غسل'' کہتے ہیں:

۱۔ نیت

۲۔ سر و گردن کا دھونا

۳۔ بدن کے دائیں حصے کا دھونا

۴۔ بدن کے بائیں حصے کا دھونا

غسل ترتیبی کرنے کا طریقہ:

غسل کرنے سے پہلے بدن پر اگر کوئی نجاست لگی ہو تو اسے پاک کرلیں۔ اسی طرح اگر بدن کے کسی حصے پر کوئی ایسی چیز لگی ہے جو پانی کے بدن تک پہنچنے میں رکاوٹ بن رہی ہے تو اسے دور کر لیا جائے۔ مثلاً جسم کے کسی حصے پر کوئی رنگ یا ناخنوں پر نیل پالش یا بدن پر کوئی تیل لگا ہو تو غسل شروع کرنے سے پہلے انہیں اچھی طرح سے دھو کر دور کرلیا جائے۔ اس کے بعد واجبات غسل کو مندرجہ ذیل ترتیب سے بجالائیں:

- ۱۔ نیت: سب سے پہلے نیت کریں۔ نیت میں غسل کا معین کرنا کہ مثلاً غسلِ جنابت (وغیرہ) ہے اور یہ کہ غسل کو صرف اللہ کی خوشنودی اور اس کے فرمان کی بجا آوری کے لئے انجام دیا جارہا ہے، ضروری ہے۔ مثلاً: ''غسل جنابت کرتا ہوں قُرْبَةً اِلَی اللهِ''۔
- ۲۔ اس کے بعد پانی سے سر اور گردن کے تمام حصوں کو اچھی طرح سے دھوئیں تاکہ پانی بالوں کے نیچے چھپی جلد تک بھی پہنچ

جائے۔ البتہ بدن کے اندرونی حصے جیسے ناک اور کان کے اندرونی حصوں کو دھونا واجب نہیں ہے۔ اسی طرح عورتوں کے کانوں کے (بالیوں وغیرہ کیلئے) سوراخ اگر اتنے کھلے نہ ہوں کہ ان کے آر پار سے دیکھا جاسکے تو ان کا اندرونی حصہ دھونا بھی واجب نہیں ہے۔

❁ ۳۔ سر اور گردن دھونے کے بعد بدن کے دائیں حصے کو اچھی طرح سے دھوئیں کہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔ اس میں بدن کا اگلا، پچھلا، بغلوں کا نچلا حصہ الغرض پاؤں کی انگلیوں کے سرے اور تلوے وغیرہ تمام اعضاء شامل ہیں۔ اگر ذرا سا حصہ بھی خشک رہ جائے تو غسل باطل ہے۔ چونکہ بدن کے دائیں حصے کو یقینی طور پر مکمل دھونا واجب ہے لہٰذا یہ حصہ دھوتے وقت ذرا سا بایاں حصہ بھی دھولیں تاکہ دائیں حصے کے مکمل دھل جانے کا یقین حاصل ہو جائے۔

❁ ۴۔ دائیں حصے میں بتائے جانے والے طریقے اور خصوصیات کے ساتھ بدن کے بائیں حصے کو دھولیں۔ اس حصہ کو دھوتے وقت بھی ذرا سا دایاں حصہ دھولیا جائے تاکہ بائیں حصے کے مکمل دھل جانے کا

یقین حاصل ہو جائے۔

یاد رکھیں!

- ناف اور شرمگاہ کو دائیں اور بائیں دونوں حصوں کو دھوتے وقت دھو لینا چاہیے۔
- غسل ترتیبی کو اسی ترتیب کے مطابق انجام دینا ضروری ہے جو اوپر ذکر کی گئی ہے اور اگر کوئی شخص بھول کر یا جان بوجھ کر مذکورہ ترتیب پر عمل نہ کرے تو اس کا غسل باطل ہے۔

غسل ارتماسی:

غسل کی دوسری قسم ''غسل ارتماسی'' ہے جس کا عام طریقہ یہ ہے کہ غسل کی نیت (مثلاً: ''غسل جنابت ارتماسی کرتا ہوں قُرْبَةً اِلَی اللهِ'') کرنے کے بعد ڈبکی لگا کر پورے بدن کو پانی میں ڈبو دیا جاتا ہے اور یہ غسل مکمل ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ اگر پورا جسم پانی میں ڈوبا ہوا ہے تو اسی حالت میں نیت کر کے بدن کو تھوڑی حرکت دیں تو غسل ارتماسی مکمل ہو جاتا ہے۔

غسل کی شرائط:

وضو کی طرح غسل کے درست اور صحیح واقع ہونے کی کچھ شرائط ہیں اور یہ شرائط وہی ہیں جو وضو کی تھیں، ماسوائے ان درج ذیل شرائط کے جو وضو میں تو ضروری تھیں لیکن غسل میں ضروری نہیں:

- ۱۔ غسل میں اعضائے غسل (سر و گردن، بدن کا دایاں حصہ اور بدن کا بایاں حصہ) کو اوپر سے نیچے کی جانب دھونا ضروری نہیں ہے بلکہ جیسے مرضی دھولیں۔

۲۔ غسل میں ایک عضو دھو لینے پر دوسرا عضو فوراً دھونا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اگر اس میں کچھ دیر فاصلہ آ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ مثلاً اگر سر و گردن دھونے کے بعد کچھ دیر ٹھہر کر دایاں حصہ دھو لیا جائے اور پھر مزید کچھ دیر بعد بایاں حصہ دھولیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن وضو میں اس کی اجازت نہیں ہے۔

واجب اور مستحب غسل:

غسل کی دو قسمیں ہیں:

(۱)واجب غسل (۲)مستحب غسل

واجب غسل:

واجب غسل یہ ہیں:

۱۔ غسل جنابت

۲۔ غسل حیض

غسل نفاس

غسل استحاضہ

غسل مس میت

غسل میت

غسل نذر وعہد وقسم

غسل جنابت:

عام طور پر جب لڑکا بالغ ہوتا ہے تو اس کی شرمگاہ سے سفید لیس دار گاڑھا پانی نکلتا ہے جسے ''منی'' کہتے ہیں۔ منی کا خارج ہونا لڑکے کے بالغ ہونے کی ایک علامت ہے جیسا کہ لڑکے کا پندرہ قمری سال کا ہو جانا یا اس کے زیر ناف سخت بالوں کا اُگ آنا بلوغ کی دیگر علامات ہیں۔ جب کسی کی منی خارج ہو جائے اسے ''مُجنِب'' کہتے ہیں۔ یعنی اس شخص پر حالت جنابت طاری ہوگئی ہے۔ یہ منی خواہ سوتے ہوئے نکلے یا جاگتے ہوئے، کم نکلے یا زیادہ، شہوت کے ساتھ نکلے یا بغیر شہوت کے۔ انسان کے اپنے ارادے اور اختیار سے نکلے یا بے اختیاری میں۔ تمام صورتوں میں غسل جنابت واجب ہو جاتا ہے۔ یہ غسل نماز کے وقت میں واجب کی نیت سے اور اس کے علاوہ دیگر اوقات میں سنت کی نیت سے انجام دیا جائے گا۔ اسی طرح عورت و مرد کے جنسی اختلاط جس میں شرمگاہ ختنہ کی مقدار کے برابر داخل ہو جائے دونوں پر غسل جنابت واجب ہو جاتا ہے خواہ منی نہ نکلے۔

غسلِ حیض:

حیض سے مراد وہ خون ہے جو عام طور پر ہر ماہ لڑکیوں اور عورتوں کی شرمگاہ سے خارج ہوتا ہے۔ اس خون کے نکلنے کے دوران اس لڑکی یا عورت کو ''حائضہ'' کہتے ہیں۔ حیض کا خون اکثر اوقات گاڑھا، گرم، سیاہی مائل، یا سرخ ہوتا ہے اور جھٹکے اور معمولی سے جلن کے ساتھ نکلنا شروع ہوتا ہے۔ خون حیض لڑکی کے بالغ ہونے کی علامت ہے جیسا کہ نو سال قمری پورے ہونا بھی اس کے بالغ ہونے کی ایک اور علامت ہے۔ حیض کا کم از کم دورانیہ تین دن (مسلسل) اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ لہٰذا اگر تین دن سے کم ہے تو وہ حیض نہیں ہے۔

حیض کے ختم ہونے پر لڑکی یا عورت پر ''غسلِ حیض'' واجب ہے جسے انجام دے کر وہ اپنی عبادات وغیرہ انجام دے سکتی ہے۔

غسل خواہ جنابت ہو یا حیض اس کے انجام دینے کا طریقہ وہی ہے جو اس سابقہ صفحات پر ذکر کیا گیا۔ فرق صرف نیت میں ہے کہ جنابت میں غسل جنابت جبکہ حیض میں غسلِ حیض کی نیت کی جائے گی۔

وہ چیزیں جو مجنب اور حائض پر حرام ہیں:

مجنب اور حائض پر چند چیزیں حرام ہیں:

۱۔ اپنے ہاتھ یا بدن کے کسی بھی حصے سے قرآن پاک کی تحریر، خدا کے ناموں، پیغمبروں کے ناموں اور اسی طرح سے چہاردہ معصومین علیہم السلام کے ناموں کو مس کرنا حرام ہے۔

۲۔ مسجد الحرام اور مسجدِ نبوی میں داخل ہونا۔ خواہ ان میں ٹھہرے بغیر ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکلنے کی صورت میں ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ دیگر مساجد میں ٹھہرنا۔ لیکن ان مساجد کے ایک دروازے سے داخل ہو کر بغیر ٹھہرے دوسرے دروازے سے نکل جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آئمہ طاہرین علیہم السلام کے حرم پاک بھی اسی حکم کے حامل ہیں۔

۴۔ مسجد میں کوئی چیز رکھنا۔ یعنی مجنب یا حائضہ مسجد میں کوئی چیز رکھنے کی غرض سے اس میں داخل نہیں ہو سکتے۔

۵۔قرآن پاک کی ان سورتوں کی تلاوت کرنا جن میں سجدہ واجب ہوجاتا ہے۔ یہ سورتیں بالترتیب یہ ہیں:

- سورۃ السجدہ (۳۲) {پارہ ۲۱}
- سورۃ حم السجدہ (فصلت) (۴۱) {پارہ ۲۴ و ۲۵}
- سورۃ النجم (۵۳) {پارہ ۲۷}
- سورۃ العلق (۹۶) {پارہ ۳۰}

جنابت یا حیض کی حالت میں ان سورتوں کی ایک آیت، حتیٰ ان سورتوں کی بسم اللہ پڑھنا بھی جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔

حائضہ نماز اور دیگر عبادات جن میں غسل اور وضو شرط ہیں یا جن میں حیض سے پاک ہونا شرط ہے کو انجام نہیں دے سکتی۔ حیض کے دنوں میں نہ پڑھی جانے والی نمازوں کی قضاء واجب نہیں ہے۔ البتہ حیض کی وجہ سے چھوٹ جانے والے روزوں کی قضاء واجب ہے۔

☆☆☆☆☆

تیمم

اسلامی شریعت آسان، قابل عمل اور فطری تقاضوں پر مبنی ہے۔اس میں کوئی مسئلہ لاینحل نہیں ہے۔اگر ایک حکم مخصوص حالات کی وجہ سے قابل عمل نہ ہوتو اس کیلئے مزید کئی راستوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔تیمم بھی انہی مسائل میں سے ایک ہے۔اگر مخصوص شرائط کے تحت وضو یا غسل کرنا ممکن نہ ہوتو تیمم کا حکم دیا گیا ہے۔

واجباتِ تیمم:

تیمم میں چار چیزیں واجب ہیں جو ''واجبات تیمم'' کہلاتی ہیں:

اول: نیت

دوم: ہتھیلیوں کو زمین پر مارنا

سوم: دونوں ہتھیلیوں کو پیشانی پر پھیرنا

چہارم: بائیں ہتھیلی کا دائیں ہاتھ کی پشت پر اور دائیں ہتھیلی کا بائیں ہاتھ کی پشت پر پھیرنا۔

تیمم کرنے کا طریقہ:

تیمم کرنے کیلئے مذکورہ واجبات کو درج ذیل ترتیب کے ساتھ یکے بعد دیگرے یوں انجام دیں گے:

- ۱۔نیت: یعنی ہمارا ارادہ ہوگا کہ ہم تیمم کو صرف قربۃ الی اللہ یعنی تقرب الٰہی اور اس کے حکم کی بجا آوری کی خاطر انجام دے رہے ہیں۔ نیز نیت میں اس کا تعین بھی کرنا ضروری ہے کہ یہ تیمم وضو کے بدلے میں ہے یا غسل کے بدلے میں۔ مثلاً یوں نیت کریں گے: ''تیمم کرتا ہوں بدلے وضو کے قُرْبَةً اِلَی اللّٰہِ''۔
- ۲۔دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ مٹی یا دیگر کسی ایسی چیز پر ماریں گے جس پر تیمم کرنا صحیح ہو۔
- ۳۔دو ہتھیلیوں کو پیشانی کے بالائی حصے پر رکھ کر نیچے کی جانب ابروؤں کے بالائی حصے تک پھیریں گے۔ یاد رہے کہ دونوں ہتھیلیوں کا پوری پیشانی، اس کے اطراف اور ابروؤں پر پھیرا جانا ضروری ہے۔ اسے پیشانی کا مسح کہتے ہیں۔

۴۔ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر کلائی سے انگلیوں کے سروں تک پھیریں گے۔ اسی طرح دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر کلائی سے انگلیوں کے سروں تک پھیریں گے۔

قابل توجہ:

- تیمم میں چونکہ پوری پیشانی اور دونوں ہاتھوں کی پوری پشت پر مسح کرنا ضروری ہے اور اس میں ذرا سی کمی سے تیمم باطل ہو جاتا ہے، لہٰذا مذکورہ مقدار کا یقین حاصل کرنے کیلئے اس سے ذرا زیادہ حصے پر مسح کر لیا جائے۔ البتہ انگلیوں کے درمیان مسح کرنا ضروری نہیں ہے۔
- تیمم کے وقت پیشانی، ہتھیلیوں اور ان کی پشت کا پاک ہونا ضروری ہے۔
- مسح اوپر سے نیچے کی جانب کیا جائے۔ نیز توجہ رہے کہ ہاتھ کی پشت کا مسح کرتے وقت انگوٹھے بھی ساتھ ملا لیں، تاکہ اس کی پشت پر سے بھی ہاتھ پھر جائے۔ اسی طرح مسح کرے وقت پیشانی اور ہاتھوں کو ساکن ہونا چاہیے۔

- واجبات تیمم کو بلا فاصلہ انجام دیا جائے۔ اسے ''موالات'' کہتے ہیں۔ لہٰذا اگر ان میں فاصلہ ڈالا جائے تو تیمم باطل ہوگا۔
- تیمم کی نیت کرتے وقت ہمیں اس بات کا تعین کرنا چاہیے کہ یہ تیمم غسل کے بدلے میں ہے یا وضو کے۔ البتہ اس کا صرف قصد وارادہ ضروری ہے۔ اسے زبان پر جاری کرنا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح اگر غسل کی بجائے تیمم ہے تو یہ بھی معین کرلیا جائے کہ یہ کونسا غسل ہے۔ مثلاً جنابت کا ہے یا حیض وغیرہ کا۔
- مٹی، پتھر اور ریت وغیرہ کہ جن پر تیمم کرنا جائز ہے، کا پاک اور مباح ہونا ضروری ہے۔ پس نجس یا غصبی ہونے کی صورت میں تیمم باطل ہوگا۔
- تیمم کرتے وقت انگوٹھی کو اتار لینا چاہیے۔
- اگر پیشانی یا ہاتھوں کی پشت پر کوئی رکاوٹ یا مانع ہو تو اسے دور کرلینا چاہیے۔

وہ اشیاء جن پر تیمم کرنا صحیح ہے:

- مٹی
- ریت
- مختلف اقسام کے پتھر: جیسے: سیاہ پتھر، سنگ مرمر، چونے کا پتھر، جپسم (پکنے سے قبل)۔ البتہ جواہر جیسے عقیق یا فیروزہ وغیرہ پر تیمم کرنا صحیح نہیں ہے۔
- پکی مٹی جیسے اینٹ اور ٹھیکری وغیرہ۔

مبطلاتِ تیمم:

تیمم کو باطل کرنے والی چیزوں کو ''مبطلات تیمم'' کہا جاتا ہے۔ وہ تمام چیزیں جو وضو کو باطل کرتی ہیں وہ اس تیمم کو باطل کر دیتی ہیں جو وضو کے بدلے میں ہو۔ اسی طرح مبطلات غسل تیمم بدل از غسل کو باطل کر دیتے ہیں۔

تیمم کب واجب ہوتا ہے؟

درج ذیل صورتوں میں وضو یا غسل کی بجائے تیمم کیا جائے گا:

- اول: پانی موجود نہ ہو۔ اگر وضو یا غسل کیلئے درکار پانی موجود نہ ہو تو اس صورت میں تیمم کیا جائے گا۔
- دوم: اگر ڈر خوف یا یا بعض دیگر وجوہات مثلا چور وغیرہ کے ڈر کی وجہ سے پانی ہماری دسترس میں نہ رہے تو اس صورت میں تیمم کیا جائے گا۔ اسی طرح اگر پانی کا حصول بہت زیادہ مشکل و مشقت کا باعث ہو تو تب بھی تیمم کرنا ضروری ہے۔
- سوم: اگر پانی کے استعمال سے جسمانی نقصان کا خطرہ ہو۔ مثلا بیمار پڑنے یا مرض کے بڑھ جانے کا خوف ہو تو تیمم کرنا ضروری ہے، لیکن اگر گرم پانی نقصان دہ نہیں اور گرم پانی دستیاب بھی ہو سکتا ہو تو گرم پانی سے وضو یا غسل کیا جائے گا اور اس صورت میں تیمم باطل ہو گا۔
- چہارم: اگر اس بات کا خوف ہو کہ پانی کو وضو یا غسل میں استعمال کر لینے سے خود یا اہل و عیال پیاس سے مر جائیں گے یا مریض

ہو جائیں گے یا انہیں پیاس کی وجہ سے سخت تکلیف اٹھانا پڑے گی، تو اس صورت میں تیمم کرنا واجب ہے۔

- پنجم: اگر بدن یا لباس نجس ہے اور پانی اتنا کم ہے کہ غسل یا وضو کرنے کی صورت میں بدن یا لباس کو پاک کرنے کیلئے پانی نہیں بچے گا تو اس صورت میں بدن یا لباس کو پاک کرنا ضروری ہے اور وضو یا غسل کی بجائے تیمم کیا جائے گا۔
- ششم: اگر ایسے پانی یا برتن کہ جس کا استعمال جائز نہیں ہے کے علاوہ کوئی اور برتن یا پانی نہ ہو تو تیمم کرنا واجب ہے۔ مثلاً صرف غصبی پانی یا سونے کا برتن موجود ہے تو اس صورت میں وضو یا غسل کی بجائے تیمم کرنا ضروری ہے۔
- ہفتم: اگر نماز کا وقت اتنا کم باقی ہو کہ وضو یا غسل کرنے کی صورت میں پوری نماز یا اس کا کچھ حصہ وقت سے خارج ہو جائے گا تو اس صورت میں تیمم کرنا ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆

نماز

نماز ایک اہم اسلامی عبادت ہے۔ نماز کی اہمیت اور اس کی فضیلت ہر مسلمان پر واضح ہے۔ نماز کو دین کا ستون، مومن کی معراج اور خدا کے قرب کا وسیلہ قرار دیا گیا ہے۔ نماز انسان کو گناہوں سے پاک کرنے، اچھائیوں کی ترغیب دینے اور برائیوں سے بچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک نماز کی مثال کسی انسان کے دروازے پر موجود ایسی نہر کی سی ہے جس میں وہ دن میں پانچ مرتبہ نہاتا ہے۔ کیا ایسے شخص کے جسم پر میل کچیل اور گندگی کا نام ونشان ملے گا۔ پس نماز ہمیں نیکیوں کے راستے پر لگاتی ہے اور برائیوں سے بچاتی ہے، ہمارے قلب میں خدا کی یاد پیدا کرتی ہے اور دلوں میں لوگوں کیلئے خیر وبھلائی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔

مقدماتِ نماز

وہ امور جن کی نماز شروع کرنے سے قبل رعایت کرنا ہوتی ہے ''مقدماتِ نماز'' کہلاتے ہیں۔ان کی دو قسمیں ہیں:

۱۔نماز کے مستحب مقدمات: جیسے واجب نمازوں سے قبل اذان یا اقامت کہنا وغیرہ۔

۲۔نماز کے واجب مقدمات: ان میں اوقاتِ نماز، نماز پڑھنے کی جگہ، نمازی کا لباس، قبلہ کی سمت اور کچھ دیگر احکام شامل ہیں۔

ہم اس کتاب میں نماز کے واجب مقدمات کا جائزہ لیتے ہوئے ان کے مختصر احکام کا ذکر کریں گے۔

۱۔اوقاتِ نماز:

بہت سی نمازوں کا خاص وقت ہوتا ہے کہ اگر ہم انہیں اس وقت پر ادا کریں تو درست اور اگر انہیں اس وقت سے پہلے یا بعد میں پڑھیں تو وہ نماز باطل ہوگی۔ان میں یومیہ نمازیں جنہیں ''پنجگانہ نماز'' کہتے ہیں سرفہرست ہیں۔

پنجگانہ نمازوں (فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء) کو ان کے مخصوص وقت میں پڑھنا ضروری ہے۔ نمازِ پنجگانہ کے اوقات یہ ہیں:

- نمازِ فجر کا وقت: اذانِ فجر سے سورج طلوع ہونے تک۔
- نمازِ ظہر وعصر کا وقت: زوالِ شمس سے مغرب تک۔
- نمازِ مغرب وعشاء کا وقت: مغرب سے آدھی رات تک۔

قابل توجہ:

✶ جس نماز کو اس کے وقت کے اندر پڑھا جائے اسے ''اداء'' کہتے ہیں۔ مثلاً اگر ہم فجر کی نماز کو صبح کی اذان کے بعد اور سورج طلوع ہونے سے قبل پڑھیں تو یہ فجر کی ''اداء'' نماز کہلائے گی۔

✶ جس نماز کو اس کا وقت گزر جانے کے بعد پڑھا جائے اسے ''قضاء'' کہتے ہیں۔ مثلاً اگر ہم سورج طلوع ہونے کے بعد سو کر اٹھیں اور فجر کی نماز پڑھیں تو یہ نماز ''قضاء'' کہلائے گی۔

✶ ہمیں اپنی نمازوں کو قضاء نہیں ہونے دینا چاہیے۔ اگر کوئی نماز قضاء ہو جائے تو اسے قضاء کی نیت سے بجالانا ضروری ہے۔

✷ قضاء نمازوں کے پڑھنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے، لیکن انہیں فوری طور پر بجالانا واجب نہیں ہے۔

۲۔قبلہ کے احکام:

خانہ کعبہ جو مکہ میں واقع ہے ہمارا ''قبلہ'' ہے۔نماز پڑھتے وقت ہمارا رخ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے ورنہ نماز باطل ہو جائے گی۔ قبلہ رخ کو مساجد اور مسلمانوں کے قبرستانوں میں واقع قبروں کے رخ کے ذریعے معلوم کیا جا سکتا ہے۔اسی طرح اگر دو عادل اشخاص کہیں کہ اس طرف قبلہ ہے تو تب بھی انسان کیلئے قبلہ رخ ثابت ہو جاتا ہے۔

۳۔نماز میں بدن کا ڈھانپنا:

مرد کیلئے ناف سے لے کر گھٹنوں تک اور عورت کیلئے چہرے اور دونوں ہاتھوں کے علاوہ تمام بدن کو چھپانا واجب ہے۔تنہائی یا تاریکی وغیرہ میں بھی اس مقدار میں لباس نماز کیلئے ضروری ہے۔واجب مقدار کے ڈھانپے جانے کا یقین حاصل کرنے کے لئے اس سے کچھ زائد مقدار کا ڈھانپنا ضروری ہے۔

۴۔نمازی کا لباس:

نمازی کا لباس درج ذیل چھ شرائط کا حامل ہونا چاہیے:

۱۔ پاک ہو(نجس نہ ہو)

۲۔مباح ہو۔(غصبی نہ ہو)

۳۔مردار کے اجزاء سے نہ بنا ہوا ہو

۴۔حرام گوشت حیوان کے اجزاء اس میں موجود نہ ہوں

۵۔اگر نمازی مرد ہے تو اس کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو

۶۔اگر نمازی مرد ہے تو اس کے لباس میں سونے کا تار نہ ہو

☆ مزید آگاہی کیلئے اپنے مجتہد کی توضیح المسائل ملاحظہ فرمائیں۔

قابلِ توجہ:

مردوں کیلئے سونے کا بطور زینت استعمال جائز نہیں ہے۔ لہٰذا لڑکوں کیلئے سونے کی زنجیر پہننا، سونے کی انگوٹھی پہننا یا سونے کی گھڑی باندھنا حرام اور گناہ ہے اور اگر ان کے ہوتے ہوئے نماز پڑھیں تو ان کی نماز باطل ہوگی۔

۳۔نماز پڑھنے کی جگہ:

نماز کی جگہ کی چند اہم شرائط یہ ہیں:

اوّل: مباح ہو، لہٰذا ایسی جگہ نماز پڑھنا جو غصبی ہو مثلاً اس کا مالک اس جگہ نماز پڑھنے کی اجازت نہ دے گناہ ہے اور یہ نماز بھی باطل ہے۔

دوم: نماز پڑھنے کی جگہ ساکن ہو یعنی اس میں حرکت نہ ہو۔ لہٰذا عام حالات میں ہم گاڑی یا چلتی ہوئی ریل گاڑی میں نماز نہیں پڑھ سکتے۔ لیکن اگر معلوم ہے کہ گاڑی رکنے تک نماز کا وقت گزر جائے گا تو پھر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

مزید تفصیل اپنے مجتہد کی توضیح المسائل کی طرف رجوع کریں۔

قابل توجہ:

✷ جس چیز پر کھڑا ہونا یا بیٹھنا حرام ہے اس پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ مثلاً ایسی جائے نماز جس پر اللہ کے نام لکھے ہوئے ہیں اس پر کھڑا ہونا اور نماز پڑھنا جائز نہیں۔

☆☆☆☆☆

واجباتِ نماز

نماز میں گیارہ چیزیں واجب ہیں جنہیں ''واجباتِ نماز'' کہا جاتا ہے۔ان میں پہلے پانچ ''رکن'' اور باقی ''غیر رکن'' ہیں:

- ۱۔نیت (رکن)
- ۲۔تکبیرۃ الاحرام (رکن)
- ۳۔قیام (رکن)
- ۴۔قرائت
- ۵۔رکوع (رکن)
- ۶۔دو سجدے (رکن)
- ۷۔ذکر
- ۸۔تشہد
- ۹۔سلام
- ۱۰۔ترتیب
- ۱۱۔موالات

✷ ''واجبات رکنی'' میں کمی بیشی سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ خواہ جان بوجھ کر کی جائے یا بھول کر۔جبکہ ''واجبات غیر رکنی'' میں جان بوجھ کر اضافہ یا کمی کرنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے،لیکن اگر بھول کر ان میں کمی یا زیادتی ہوجائے تو نماز باطل نہیں ہوتی۔

✷ دو سجدے مل کر رکن ہیں،جبکہ ایک سجدہ رکن نہیں ہے۔

اذان و اقامت

نماز سے قبل اذان و اقامت کہنا سُنتِ مؤکدہ ہے۔

اذان:

قبلہ رخ کھڑے ہو کر بلند آواز سے اس طرح اذان کہیں:

۴ مرتبہ	اَللّٰہُ اَکْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے
۲ مرتبہ	اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے
۲ مرتبہ	اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ	میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں
۲ مرتبہ	اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ	میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی علیہ السلام اللہ کے ولی ہیں
۲ مرتبہ	حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ	نماز کی طرف آؤ
۲ مرتبہ	حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ	بھلائی کی طرف بڑھو

۲ مرتبہ	حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ	بہترین عمل کی طرف بڑھو
۲ مرتبہ	اَللّٰہُ اَکْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے
۲ مرتبہ	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	اللہ ہی معبودِ برحق ہے

نوٹ: «اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ» اذان کا جزو نہیں ہے، قربت کی نیت سے کہنا مستحب ہے۔

اِقامت:

اقامت کے الفاظ بھی اذان کی طرح ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ اِقامت کے شروع میں «اَللّٰہُ اَکْبَرُ» چار کی بجائے دو مرتبہ اور «حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ» کے بعد دو مرتبہ «قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ»: (نماز قائم ہو چکی ہے) اور آخر میں دو کی بجائے ایک مرتبہ «لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ» کہا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

نماز پڑھنے کا مکمل طریقہ اور ترتیب

✿ نیت:

نیت قلبی قصد کا نام ہے۔ نماز کو رضائے الٰہی کی خاطر بجالانے کا قصد لازمی ہے۔ زبان سے نیت کے الفاظ اس طرح سے ہیں۔

مثلاً: دو رکت نماز فجر پڑھتا ہوں واجب قربۃً اِلَی اللہِ۔

✿ تکبیرۃ الاحرام:

قبلہ رُخ سیدھے کھڑے ہو کر نیت کے ساتھ دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھائے اور اس قصد سے کہ ان الفاظ کے ساتھ نماز شروع ہو رہی ہے کہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ سب سے عظیم و برتر ہے

تکبیرۃ الاحرام نماز کا پہلا رکن (اہم جزو) ہے۔ اس کو عمداً یا سہواً یا ناواقفیت کی بنا پر ترک کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت پورے جسم کا ساکن ہونا واجب ہے۔

❁ قرائت:

تکبیرۃ الاحرام کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھیں جو یہ ہے:

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام کائنات کا پروردگار ہے۔ جو نہایت مہربان، بہت رحم فرمانے والا

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤

(اور) روز جزا کا مالک ہے۔ (خدایا) ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

ہمیں سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھ۔ ان کا راستہ جنہیں

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ٦ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

تو نے اپنی نعمتوں سے سرفراز کیا ان کا (راستہ) نہیں جن پر تیرا غضب نازل ہوا ہے

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

اور نہ ان کا راستہ جو گمراہ ہوئے۔

✷ ترجمہ یاد ہو تو بہتر ہے مگر نماز میں ترجمہ کا پڑھنا جائز نہیں ہے۔

✷ ہر سورہ سے پہلے «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ» پڑھنا واجب ہے۔

✷ سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی دوسرا سورہ پڑھے لیکن وہ چار سورے نہ پڑھے جن میں سجدہ واجب ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

- ۱۔ سورۃ السجدہ، پارہ: ۲۱
- ۲۔ سورۂ حم السجدہ، پارہ: ۲۴
- ۳۔ سورۃ النجم، پارہ: ۲۷
- ۴۔ سورۂ العلق، پارہ: ۳۰

✷ نیز اگر سورۃ الضحیٰ پڑھے تو ضروری ہے کہ اس کے ساتھ سورۃ الانشراح بھی پڑھے۔

اسی طرح سورۃ الفیل پڑھنے کی صورت میں اس کے ساتھ سورۃ القریش پڑھنا بھی واجب ہے۔

پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ (الحمد) کے بعد سورۂ قدر پڑھنا مستحب ہے جو یہ ہے:

سُوْرَةُ الْقَدْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ

تحقیق ہم نے اسے (قرآن کو) شب قدر میں اتارا۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر

الْقَدْرِ ۝٢ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝٣

کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار ماہ سے بہتر ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ

اس (رات) میں فرشتے اور روح القدس اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں۔

مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝٤ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥

اور وہ ہر بات سے سلامتی کا ذریعہ ہے، سپیدۂ سحر ظاہر ہونے تک۔

تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت قیام اور رکوع سے پہلے والا قیام رکن ہے جسے ''قیام متصل بہ رکوع'' کہا جاتا ہے۔

❁ رکوع:

سورۂ فاتحہ اور دوسرا سورہ پڑھنے کے بعد تکبیر یعنی «اَللّٰہُ اَکْبَرُ» کہہ کر رکوع کرے۔ یعنی اتنا جھکے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ پھر تین مرتبہ یہ ذکر پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ

اللہ ہر نقص وعیب سے پاک ہے

یا ایک مرتبہ یہ ذکر پڑھے:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ

میرا پروردگار ہر نقص وعیب سے پاک ہے جو بڑی عظمت والا ہے اور اسی کیلئے ہر تعریف ہے

اس ذکر کو تین مرتبہ کہنا اور اس کے آخر میں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ! محمد ﷺ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما!

پڑھنا مستحب ہے۔

❁ قیام بعد از رکوع:

رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے اور اس موقع پر جب بدن مکمل طور پر سکون میں آ جائے تو یہ ذکر پڑھنا مستحب ہے:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

اللہ ہر حمد کرنے والے کی تعریف سنتا ہے اور قبول فرماتا ہے۔

❁ سجدے:

اس کے بعد جھکے اور پیشانی کو اس طرح زمین پر رکھے کہ پیشانی کے علاوہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پیروں کے انگوٹھوں کے سرے زمین پر لگ جائیں۔

پاؤں کے انگوٹھے حالت سجدہ میں حرکت نہ کریں، ورنہ نماز باطل ہو جائے گی۔

سجدہ میں پیشانی زمین پر یا ایسی جگہ پر رکھے جو زمین سے اُگتی ہے، جیسے لکڑی یا پتہ وغیرہ مگر شرط یہ ہے کہ وہ پہننے یا کھانے کی چیز نہ ہو۔

سجدہ کی حالت میں مثل رکوع یا تو تین دفعہ «سُبْحَانَ اللّٰہِ» یا ایک مرتبہ یہ ذکر پڑھے:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ

میرا پروردگار ہر چیز سے بلند اور ہر عیب سے پاک و منزہ ہے اور اسی کے لئے ہر تعریف ہے۔

اس بڑے ذکر کو تین مرتبہ کہنا مستحب ہے اور اسی طرح اس کے آخر میں صلوات یعنی «اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ» پڑھنا مستحب ہے۔

پہلے سجدے کے بعد سر اٹھا کر سیدھا بیٹھے اور جب اس کا بدن ساکن ہو جائے تو «اَللّٰہُ اَکْبَرُ» کہہ کر یہ ذکر پڑھنا مستحب ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

میں اپنے پروردگار سے بخشش اور مغفرت کا طالب ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

اس کے بعد «اَللّٰہُ اَکْبَرُ» کہہ کر مثل سابق دوسرا سجدہ کرے اور اس کے بعد سر اٹھائے۔

یہاں پر پہلی رکعت ختم ہو جاتی ہے۔

دوسری رکعت:

اب دوسری رکعت کیلئے درج ذیل ذکر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے:

بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ

میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے ہی اٹھتا اور بیٹھتا ہوں۔

اور پہلی رکعت کی طرح سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسرا سورہ انہی شرائط کے ساتھ پڑھے جن کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ مستحب ہے کہ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھے:

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے

قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ یَلِدْ ۙ

(اے حبیبؐ!) کہہ دو اللہ یکتا ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ وہ نہ کسی کا باپ ہے

وَ لَمْ یُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

اور نہ کسی کا بیٹا، اور کوئی اس کا مدمقابل نہیں ہے

✿ جہر واخفات:

''جہر'' سے مراد آواز کے ساتھ پڑھنا جبکہ'' اخفات'' سے مراد سرگوشی کے انداز میں پڑھنا ہے۔

فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں پہلی اور دوسری رکعت میں پڑھی جانے والی سورتوں کو جہر یعنی آواز کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔ یہ تین نمازیں **جَہری نمازیں** کہلاتی ہے۔ جبکہ ظہر وعصر کی نمازوں میں انہی سورتوں کو آہستہ یعنی بغیر آواز سرگوشی کے انداز میں پڑھنا واجب ہے۔ ان نمازوں کو **اِخفاتی نمازیں** کہتے ہیں۔ البتہ ان نمازوں میں بھی ''بسم اللہ'' بالجہر ہی پڑھی جائے گی۔

قرائت میں یہ فرق مردوں کیلئے ہے۔ عورتوں کیلئے تمام نمازیں اِخفات کے ساتھ پڑھنا واجب ہیں۔ ہاں اگر کوئی نامحرم مرد سننے والا نہ ہو تو جہر کے مقام پر جہر کرسکتی ہیں۔

تمام نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت صرف اخفات کے ساتھ پڑھی جائے گی۔

❁ قُنوت:

دوسری رکعت میں قرائت کے بعد «اَللّٰہُ اَکْبَرُ» کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ چہرے کے سامنے اس طرح اٹھائے کہ ان کی دونوں ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں اور کوئی دُعا پڑھے جبکہ بہتر یہ ہے کہ درج ذیل دُعا پڑھے جو کہ آیۂ قرآنی ہے:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾﴾

بھلائی عطا فرما اور عذاب جہنم سے نجات دے۔

اس کے بعد رکوع بجالائے اور رکوع سے سر اٹھا کر کھڑے ہو کر سکون کی حالت میں گزشتہ رکعت کی طرح کہے:

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

(بے شک) اللہ ہر حمد کرنے والے کی حمد کو سنتا ہے اور قبول فرماتا ہے۔

اور پھر «اَللّٰہُ اَکْبَرُ» کہنے کے بعد دونوں سجدے اسی طریقے سے

بجالائے جیسا کہ گزشتہ رکعت میں بجالایا تھا۔

❁ تشہد:

دوسری رکعت کے دونوں سجدوں کے بعد سر اٹھا کر دوزانو بیٹھے اور «اَللّٰہُ اَکْبَرُ» کہنے کے بعد اس طرح سے یہ تشہد پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ،

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، وہ اکیلا ہے ، اس کا کوئی شریک نہیں

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ،

اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ.

خدایا! محمدؐ و آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما!

❁ سلام:

اگر نماز دو رکعتی ہے جیسے نمازِ فجر، تو تشہد کے بعد سلام پڑھے جس کے الفاظ یہ ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ،

اے (اللہ تعالیٰ کے) نبی ﷺ آپؐ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ،

سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں

تیسرے سلام کے بعد تین مرتبہ «اَللّٰهُ اَكْبَرُ» کہنا مستحب ہے۔ سلام کہنے سے انسان نماز سے فارغ ہو جاتا ہے اور یہ تکبیریں تعقیباتِ نماز میں شمار ہوتی ہیں۔

یہاں پر دو رکعتی نماز ختم ہو جاتی ہے۔

تیسری رکعت:

اگر تین رکعتی نماز ہو جیسے مغرب تو دوسری رکعت میں تشہد پڑھنے کے بعد سلام نہ پڑھے، بلکہ تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے۔

تیسری رکعت کے قیام میں یا تو صرف سورۂ فاتحہ پڑھ لے یا پھر تین دفعہ تسبیحات اربعہ پڑھ لے جو یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،

اللہ ہر عیب و نقص سے پاک ہے، تمام تعریف اللہ کیلئے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

اور اللہ سب سے عظیم و برتر ہے

تسبیحات اربعہ کے بعد ایک مرتبہ یہ استغفار پڑھنا مستحب ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

میں اپنے پروردگار سے بخشش اور مغفرت کا طالب ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

اس کے بعد «اَللّٰہُ اَکْبَرُ» کہہ کر رکوع کرے اور اس کے بعد دو سجدے بجالائے۔ سجدوں کے بعد تشہد پڑھے اور اس کے بعد سلام پڑھے۔

یہاں پر تین رکعتی نماز ختم ہوجاتی ہے۔

چوتھی رکعت:

اگر نماز چار رکعتی ہو جیسے ظہر، عصر اور عشاء کی نماز تو تیسری رکعت کے سجدوں کے بعد تشہد اور سلام پڑھے بغیر یہ ذکر کہتا ہوا کھڑا ہوجائے:

بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ

میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے ہی اٹھتا اور بیٹھتا ہوں۔

اور چوتھی رکعت کو مثل تیسری رکعت بجالائے۔یعنی اس میں یا صرف سورہ فاتحہ پڑھ لے یا پھر تسبیحات اربعہ کو سابق تفصیل کے مطابق پڑھ لے ۔اس کے بعد رکوع اور دو سجدے بجالائے اور تشہد وسلام پڑھ کر چار رکعتی نماز کو ختم کر لے۔

یہاں پر چار رکعتی نماز اپنے اختتام کو پہنچتی ہے۔

☆☆☆☆☆

دُعا و تعقیباتِ نماز:

نماز کے بعد بلا فاصلہ دُعا، مناجات، ذکرِ خدا اور تلاوت قرآن کریم میں مشغول ہونا ''تعقیباتِ نماز'' کہلاتا ہے۔ تعقیبات میں سب سے بافضیلت حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح ہے۔ فرمان معصومؑ کے مطابق اس تسبیح کا پڑھنا ہزار رکعت نماز (نافلہ) پڑھنے سے افضل ہے۔ یہ تسبیح کچھ اس طرح سے ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۳۴ مرتبہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۳۳ مرتبہ)

سُبْحَانَ اللّٰہِ (۳۳ مرتبہ)

علاوہ ازیں دُعا و اعمال کی مفصل کتابوں میں تعقیبات کی بہت سی دُعائیں نقل ہوئی ہیں جن میں سے کچھ کو ہر نماز کے بعد پڑھا جا سکتا ہے اور کچھ تعقیبات کی دُعائیں ہر نماز کے ساتھ مخصوص ہیں جنہیں اسی کتاب میں ایک الگ باب میں درج کیا گیا ہے۔

سجدۂ شکر:

نماز کے آخر میں سجدہ شکر بجالانا مستحب ہے۔ پیشانی جائے سجدہ پر رکھ کر تین مرتبہ کہے:

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ

اے پروردگار! یقیناً میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے۔

پھر اپنا داہنا رخسار جائے سجدہ پر رکھ کر تین مرتبہ کہے:

یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ

اے میرے اللہ! اے میرے پروردگار! اے میرے آقا و مولا!

پھر اپنا بایاں رخسار جائے سجدہ پر رکھ کر تین مرتبہ یہی ذکر کہے یا تین مرتبہ یہ ذکر «عَفْوًا اِللّٰہِ»: (اے اللہ بخشش کی التجا ہے) کہے: اور آخر میں دوبارہ پیشانی جائے سجدہ پر رکھ کر تین مرتبہ کہے:

شُکْرًا لِلّٰہِ

شکر ہے اللہ تعالیٰ کیلئے

☆☆☆☆☆

مبطلاتِ نماز

واجباتِ نماز کو جان لینے کے بعد ''مبطلاتِ نماز'' کی باری آتی ہے۔ اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کے وقوع پذیر ہونے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔ مبطلات نماز یہ ہیں:

۱۔ نماز کی کسی شرط کا مفقود ہوجانا

۲۔ وضو یا غسل کا ٹوٹ جانا

۳، ۴۔ کھانا۔ پینا

۵۔ کوئی بات کرنا

۶ و ۷۔ ہنسنا۔ رونا

۸۔ قبلہ سے رخ پھیر لینا

۹۔ نماز کی حالت میں نہ رہنا

۱۰۔ ہاتھ باندھنا

۱۱۔ سورہ حمد کے بعد آمین کہنا

۱۲۔ نماز کے ارکان میں کمی یا زیادتی کرنا

۱۳۔ نماز کو باطل کرنے والا شک ہوجانا

اس سلسلہ میں کچھ ضروری مسائل کی طرف توجہ فرمائیں:

۱۔نماز کی کسی شرط کا مفقود ہوجانا:

نماز کے صحیح اور درست واقع ہونے کی کچھ شرائط ہیں جنہیں ''شرائطِ نماز'' کہا جاتا ہے۔جیسے مکان کا غصبی نہ ہونا وغیرہ۔ بنابریں اگر نماز کے دوران معلوم ہوجائے کہ جگہ غصبی ہے تو نماز باطل ہوجاتی ہے۔

۲۔وضو یا غسل کا ٹوٹ جانا:

اگر نماز کے دوران وضو یا غسل ٹوٹ جائے تو نماز باطل ہوجاتی ہے۔مثلا نماز پڑھتے ہوئے ہوا خارج ہوجائے، یا نیند آجائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۳،۴۔کھانا۔پینا:

نماز کے دوران جان بوجھ کر کچھ کھانے یا پینے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔ہاں اگر بھول کر کچھ کھایا پی لے تو نماز درست ہے۔

۵۔کوئی بات کرنا:

نماز کے دوران عمداً کوئی بات منہ سے نکالنے سے نماز باطل

ہوجاتی ہے۔ اس میں انسان خواہ ایک بے معنی لفظ یا حتی ایک حرف بھی جان بوجھ کر بول دے تو نماز باطل ہوجاتی ہے۔

کھانسنے یا ڈکار لینے یا پھر آہ بھرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ لیکن اگر آہ الفاظ کی صورت میں ہو مثلا: ''آخ'' یا ''آہ'' کہے تو اگر انسان جان بوجھ کر ایسا کرے تو نماز باطل ہوجاتی ہے۔

نماز کے دوران کسی کو سلام کرنا جائز نہیں، البتہ اگر دوسرا اسے سلام کرے تو اس کا ضروری حد تک جواب دینا واجب ہے۔ مثلا اگر کوئی کہے: السلام علیکم تو جواب صرف یہ کہا جائے: السلام علیکم اور جواب میں: ''وعلیکم السلام'' درست نہیں ہے۔

کسی کو کچھ سمجھانے کیلئے نماز کے کسی ذکر کو بلند آواز میں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۶، ۷۔ ہنسنا۔ رونا:

نماز کے دوران جان بوجھ کر ہنسنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔ البتہ مسکرانے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

نماز میں کسی دنیاوی مسئلے پر رونے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔ البتہ ایسا رونا جس میں رونے کی آواز بھی شامل ہو۔

خوف خدا میں بلند آواز سے گریہ سے نہ صرف یہ کہ نماز نہیں ٹوٹتی بلکہ یہ بہترین عمل ہے۔

۸۔قبلہ سے رخ پھیر لینا:

اگر انسان جان بوجھ کر قبلہ رخ سے اس قدر دائیں یا بائیں مڑ جائے کہ اسے قبلہ رخ نہ کہا جاسکے تو اس کی نماز باطل ہے۔ اور اگر وہ بھول کر ایسا کرے تو بھی بہت سے مراجع عظام کے نزدیک اسے وہ نماز دوبارہ پڑھنی چاہیے۔

۹۔نماز کی حالت میں رہنا:

اگر نماز کے دوران کوئی ایسا فعل انجام دے جس سے نماز کی حالت برقرار نہ رہے، مثلاً نماز کے دوران اچھلے کودے یا چھلانگ لگا دے یا کافی دیر تک بغیر کچھ پڑھے گہری سوچ میں ڈوب جائے تو خواہ یہ فعل بھول کر ہی کیوں نہ انجام دیا گیا ہو، نماز باطل ہے۔

۱۰۔ہاتھ باندھنا:

فقہ جعفریہ کے مطابق نماز کی حالت میں ہاتھ باندھنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔

۱۱۔سورہ حمد پڑھ کر آمین کہنا:

فقہ جعفریہ کے مطابق سورہ حمد پڑھنے کے بعد جان بوجھ کر ''آمین'' کہنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔البتہ اگر کوئی شخص غلطی سے یا پھر تقیہ کی وجہ سے ایسا کرے تو اس کی نماز درست ہے۔

۱۲۔نماز کو باطل کرنے والا شک ہوجانا:

شکیات نماز میں کچھ ایسے شکوک ہیں جن کے ہونے پر نماز باطل ہوجاتی ہے۔مثلاً پہلی دو رکعتوں میں دو سجدوں سے پہلے شک نماز کو باطل کر دیتا ہے۔اگر نماز کے دوران ایسا کوئی شک ہوجائے تو یہ نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

شکیاتِ نماز

چونکہ نماز میں شکوک وشبہات کا آنا لازمی ہے تو فقہ آل محمد علیہم السلام میں جو اِن کے علاج بتلائے گئے ہیں ان کو ذہن نشین کر لینا بھی ضروری ہے، تا کہ موقعہ پر کام آئیں۔ حدیث میں وارد ہے کہ:

«مَا اَعَادَ الصَّلٰوةَ فَقِيْهٌ قَطُّ»

فقہ (کی سمجھ بوجھ) رکھنے والا نماز کا اعادہ نہیں کرتا۔

(من لایحضرہ الفقیہ، ج۱، ص ۳۴۰)

کیونکہ نماز پر وارد ہونے والے شبہات کا اس کو علاج معلوم ہوتا ہے۔ اور ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾﴾

اپنے اعمال کو باطل نہ کیا کرو۔ (سورۃ محمدؐ، آیت ۳۳)

بنابریں شک پڑنے پر نماز کو توڑ دینا جائز نہیں، بلکہ اگر اس کا علاج ہوسکتا ہے تو اسے علاج سے صحیح کر لیا جائے۔ جس طرح ظاہری بدن کی بعض بیماریاں لاعلاج ہوتی ہیں اور بعض قابل علاج۔ پس

مریض کو ہلاک کر دینے کے بجائے قابل علاج بیماریوں کا علاج تلاش کیا جاتا ہے، اسی طرح نماز کے معنوی جسم کیلئے بعض بیماریاں لاعلاج ہیں اور بعض قابل علاج ہیں، لہٰذا نماز کو توڑ دینے کی بجائے اس کا مناسب تدارک کرنا ضروری ہے۔

کچھ ضروری مسائل:

✷ نماز کے جن واجبات کو ''ارکان'' کہا جاتا ہے ان میں کمی یا زیادتی، عمداً ہو یا سہواً نماز کو باطل کر دیتی ہے اور اس کا کوئی علاج نہیں۔

✷ رکعات کے شک میں، شک کا تعلق پہلی رکعت سے ہو تو نماز باطل ہے۔

✷ اسی طرح رکعات میں دو سجدے مکمل کرنے سے پہلے دوسری رکعت کا تعلق ہو تو نماز باطل ہے۔

✷ صبح، مغرب، نماز قصر اور نمازِ آیات میں شکِ رکعات (یعنی رکعتوں کی تعداد میں شک) سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

✷ ارکان کے علاوہ دوسرے واجبات میں سے کسی واجب کو عمداً

ترک کرنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔

صحیح شکوک:

- دوسری اور تیسری رکعت میں دو سجدوں کے بعد شک ہو جائے تو نماز صحیح ہے اور شک قابل علاج ہے۔ پس موجودہ رکعت کو تیسری رکعت سمجھ کر چوتھی پڑھے اور سلام پڑھنے کے بعد بلا فاصلہ اٹھ کر ایک رکعت، یا بیٹھ کر دو رکعت نمازِ احتیاط پڑھ لے، نماز درست ہے۔
- دوسری اور چوتھی رکعت کے شک میں موجودہ رکعت کو چوتھی سمجھ لے اور سلام کے بعد کھڑے ہو کر دو رکعت نمازِ احتیاط بجالائے۔
- تیسری اور چوتھی رکعت میں شک ہو تو اس کو چوتھی سمجھے اور بعد میں ایک رکعت کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر نماز احتیاط پڑھے۔
- تیسری اور پانچویں رکعت کے شک میں اگر حالت قیام میں ہو تو فوراً بیٹھ کر سلام پڑھے۔ اب اس کی باقی نماز دو اور چار کے درمیان مشکوک رہ جائے گی، کیونکہ جس رکعت کو چھوڑ دیا گیا ہے وہ تیسری یا پانچویں تھی۔ پس سلام کے بعد دو رکعت اٹھ کر نماز احتیاط بجالائے اور

قیام زائد کیلئے دو سجدے سہو کے ادا کرے۔ اور اگر تیسری اور پانچویں کا شک رکوع یا اس کے بعد کی کسی حالت میں پڑے تو نماز باطل ہے۔

- اگر دوسری، تیسری اور چوتھی میں شک ہو تو چوتھی سمجھی جائے اور سلام کے بعد دو رکعت اٹھ کر اور دو رکعت بیٹھ کر نماز احتیاط پڑھے۔
- اگر تیسری، چوتھی اور پانچویں کا شک حالت قیام میں ہو تو قیام کو ختم کر کے بیٹھ جائے۔ اب یہ شک دو، تین اور چار کا ہو جائے گا۔ کیونکہ زائد مشکوک رکعت کو ختم کر دیا گیا ہے۔ پس سلام کے بعد دو رکعت کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر نماز احتیاط بجالائے اور قیام زائد کیلئے دو سجدے سہو کے ادا کرے۔
- اگر چوتھی اور پانچویں میں شک ہو، پس حالت قیام میں ہو تو بیٹھ جائے اور تیسری و چوتھی کے شک کا علاج کرے اور زائد قیام کیلئے دو سجدے سہو ادا کرے۔ اور اگر دونوں سجدوں کے بعد یہ شک پڑ جائے تو تشہد پڑھ کر سلام پڑھ لے اور صرف دو سجدے سہو کے ادا کر لے نماز صحیح ہوگی۔

پس یہ وہ قابل علاج شکوک ہیں جن کا تدارک بیان کیا گیا ہے اور اگر نماز میں سہو ہو جائے تو ارکانِ نماز کا سہو مبطل نماز ہے، اس کے علاوہ کوئی سہو مبطل نماز نہیں بلکہ اس کا تدارک ہو سکتا ہے۔

چند ضروری مسائل:

✷ ارکانِ نماز میں سہو کی صورت میں اگر دوسرے رکن تک پہنچنے سے قبل یاد آ جائے تو واپس اس رکن کو ادا کرے جس کو بھولا تھا، پھر نماز کی ترتیب کو قائم رکھے، پس نماز درست رہے گی۔ لیکن اگر دوسرے رکن میں داخل ہو چکا ہے تو پہلے رکن کے ترک کی وجہ سے نماز باطل ہے۔

✷ کسی رکن کی ادائیگی میں شک ہونے کی صورت میں اگر دوسرے رکن میں داخل ہو چکا ہے تو شک کی پرواہ نہ کرے۔ اور اگر دوسرے رکن میں ابھی نہیں پہنچا تو رکن مشکوک پہلے بجا لائے، پھر ترتیب نماز کو قائم کر کے اس کو پورا کرے۔ اور رکن مشکوک کو بجالانے کے بعد اگر یاد آ جائے کہ پہلے بھی ادا کر چکا تھا تو رکن کی زیادتی کی وجہ سے نماز باطل ہوگی۔

✷ کسی واجب کا سہو جائے اور بعد والے رکن تک پہنچنے سے پہلے یاد آجائے تو اس کا تدارک کرے۔ مثلاً سورۂ فاتحہ بھول جائے اور دوسرا سورہ شروع کر دے، پھر رکوع سے پہلے یاد آجائے تو سورۂ فاتحہ پڑھے اور پھر سورہ دوبارہ پڑھ کر نماز کو آگے بڑھائے۔ اسی طرح سجدہ یا تشہد بھول کر دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے یاد آجائے تو بیٹھ کر بھولی ہوئے جزو کو ادا کرے، پھر ترتیب کے ساتھ نماز کو پورا کرے اور ایسی صورت میں زیادتی کیلئے سجدۂ سہو بھی کرنا پڑے گا۔ اور اگر رکوع میں پہنچ کر یاد آئے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ یا تشہد کی قضا کرے اور پھر دو سجدے سہو کے ادا کرے۔

✷ شک کی صورت میں ضروری ہے کہ پہلے کچھ فکر کر لے۔ اگر کسی ایک طرف کا خیال غالب ہو جائے تو اسی پر عمل کرے، ورنہ شک کا بتایا ہوا علاج کرے۔

✷ جلسۂ استراحت کو عمداً ترک کرنے سے نماز باطل نہ ہوگی، لیکن گنہگار ہوگا۔ اور سہواً چھوٹ جانے سے اس کا کوئی تدارک نہیں، بلکہ نماز

صحیح ہے۔

✷ کسی واجب میں شک ہو جبکہ اس سے دوسرے واجب کی طرف منتقل ہو چکا ہو تو مشکوک کی کوئی پرواہ نہ کرے۔

وہ شک جن کی پرواہ نہ کی جائے:

چند شکوک ایسے ہیں جو نماز کی صحت میں مخل نہیں ہیں۔ پس ان کی پرواہ نہ کی جائے:

۱۔ ''شک بعد از وقت''۔ مثلاً نماز کا وقت گزر جانے کے بعد شک ہو کہ میں نے پڑھی ہے یا نہیں تو اسے پڑھی سمجھے اور پرواہ نہ کرے۔

۲۔ ''شک بعد از فراغ''۔ مثلاً نماز سے فارغ ہونے کے بعد کسی جزو کی ادائیگی میں شک ہو تو اس کی پرواہ نہ کرے، بلکہ نماز کو صحیح سمجھے۔

۳۔ ''شک بعد از محل''۔ دوسرے رکن میں پہنچ جانے کے بعد پہلے کے کسی واجب یا رکن میں شک ہو تو اس کی طرف دھیان نہ کرے، نماز صحیح ہوگی۔

۴۔ ''شک مقتدی''۔ اگر مقتدی کو کسی مقام پر شک ہو، خواہ نماز کی رکعات میں ہی سہی اور پیش نماز کو یاد ہو تو وہ پیش نماز کی اقتدا میں اپنے شک کی پرواہ نہ کرے، اس کی نماز درست ہوگی۔

۵۔ ''شک امام''۔ اگر کسی مقام پر پیش نماز کو شک ہو اور مقتدیوں کو یاد ہو تو پیش نماز ان کے اشارے سے اپنے شک کو نظر انداز کرے۔

۶۔ ''شک در شک''۔ اگر کسی نمازی کو اپنے شک میں شک ہو جائے تو اس کی پرواہ نہ کرے۔ یا یہ کہ نمازِ شک جسے نمازِ احتیاط کہا جاتا ہے اس میں شک پڑ جائے تو اس کی پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۷۔ ''شک کثیر الشک''۔ جس آدمی کو شک زیادہ پڑتے ہوں تو وہ ان کی پرواہ نہ کرے۔

یاد رہے کہ تین متواتر نمازوں میں شک پڑنے سے نمازی ''کثیر الشک'' سمجھا جائے گا۔ پھر اگر متواتر تین نمازیں اس کی بلا شک ہو جائیں گی تو وہ کثیر الشک نہ رہے گا۔

☆☆☆☆☆

نمازِ احتیاط

نمازِ احتیاط صحیح شکوک کے حل کیلئے مختلف صورتوں میں واجب ہے۔ یہ نماز ایک رکعت ہوتی ہے یا پھر دو رکعت۔ اسی طرح بعض حالات میں یہ کھڑے ہو کر ادا کی جاتی ہے اور بعض صورتوں میں اسے بیٹھ کر بجالانا بھی جائز ہوتا ہے۔ بہرحال شکیات نماز کی جس شق میں اسے جیسا بجالانے کا حکم دیا جائے ویسے ہی اسے ادا کرلیا جائے۔

نماز احتیاط کی نیت کو زبان پر لانا جائز نہیں اور اس میں پڑھی جانے والی سورۂ حمد حتی اس کی بسم اللہ کو بھی آہستہ پڑھا جائے گا۔ حمد کے بعد تکبیر کہہ کر رکوع و سجود عام نمازوں کی مانند بجالائے اور تشہد و سلام پر نماز کو ختم کرے۔

- نماز احتیاط میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے گی۔ اس کے بعد اور کوئی سورہ نہیں پڑھا جائے گا۔
- نماز احتیاط میں قنوت نہیں ہوتا، خواہ یہ دو رکعت ہی کیوں نہ ہو۔

☆☆☆☆☆

سجدۂ سہو

سجدۂ سہو چند مقامات پر واجب ہوا کرتا ہے:

✷ ۱۔ اضافی کلام۔ یعنی حالت نماز میں بھول کر کوئی بات منہ سے نکل جائے تو نماز کو باطل نہ کرے، بلکہ بعد از سلام اس کیلئے دو سجدے سہو کے بجالائے، نماز صحیح ہوگی۔

✷ ۲۔ زیادتی سلام۔ اگر بے جا سلام پڑھ لے، مثلاً سہ رکعتی یا چار رکعتی نماز میں دوسری رکعت کے تشہد کے بعد سلام پڑھ لے تو یاد آنے پر فوراً کھڑا ہو جائے اور نماز کو پورا کر کے دو سجدے سہو کے ادا کرے۔

✷ ۳۔ ایک سجدہ بھول جانے کی صورت میں نماز ختم کرنے کے بعد پہلے بھولے ہوئے سجدے کو قضا کرے، پھر دو سجدے سہو کیلئے دے۔

✷ ۴۔ ایک سجدہ زیادہ کرنے کی صورت میں نماز ختم کرنے کی صورت میں بعد از فراغ نماز دو سجدے سہو کے ضروری ہیں۔

✷ ۵۔ تشہد بھول جانے کی صورت میں بعد از فراغ پہلے تشہد قضا

پڑھے، پھر دو سجدے سہو کے بجالائے۔

✷ ۶۔ تشہد کے زیادہ ہو جانے کی صورت میں بھی سجدہ سہو واجب ہے۔

✷ ۷۔ رکعات کے شک میں جہاں پانچویں کا دخل پڑتا ہے بعد از فراغ دو سجدے سہو کیلئے ضروری ہوتے ہیں، بلکہ ہر کمی و بیشی کیلئے سجدہ سہو کا بجالانا ضروری ہے۔

سجدۂ سہو بجالانے کا طریقہ:

سجدۂ سہو سے مراد دو سجدے بجالانا ہے۔

پس پہلے نیت (سجدۂ سہو بجالاتا ہوں قُرْبَةً اِلَی اللهِ) کر کے «اَللّٰهُ اَکْبَرُ» کہہ کر سجدہ میں چلا جائے اور یہ ذکر پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اللہ کے نام سے، اللہ کی مدد سے، خدایا! محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما!

پھر اٹھ بیٹھے اور دوبارہ اسی طرح سجدہ کرے اور بعد میں مختصر تشہد پڑھ کر ایک سلام واجب پڑھ لے جو یہ ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

پروردگارا! محمد وآل محمد علیہم السلام رحمت نازل فرما!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

☆☆☆☆☆

نماز باجماعت

اسلام نے امت اسلامی میں وحدت اور یکجہتی کو خاص اہمیت دی ہے اور شریعت اسلامیہ نے مختلف عبادتوں کو اجتماعی رنگ دیکر وحدت کے مسئلے کو واضح کیا ہے۔ نماز باجماعت بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

نماز جماعت کا حکم اور فضیلت قرآن وحدیث دونوں سے ثابت ہے اور مسلمانوں کی عملی سیرت اس کی بین گواہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ﴿۴۳﴾﴾

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع بجالاؤ۔ (سورۃ البقرۃ: ۴۳)

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلٰوةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: صَلٰوةٌ وَاحِدَةٌ.

جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی ایک نماز گھر میں
پڑھی جانے والی چالیس سال کی نماز سے افضل ہے۔
عرض کی گئی: یارسول اللہؐ! ایک دن کی باجماعت نمازیں؟
تو فرمایا: صرف ایک نماز۔ (مستدرک الوسائل، ج ۶، ص ۴۴۳)

- مستحب ہے انسان نماز پنجگانہ کو جماعت سے پڑھے۔ نماز فجر اور مغرب وعشاء خصوصاً مسجد کے پڑوسی اور اس شخص کیلئے جو اذان کی آواز کو سنتا ہے زیادہ تاکید کی گئی ہے۔
- مستحب ہے انسان انتظار کرے تا کہ نماز کو باجماعت پڑھے اور وہ نماز جماعت جو مختصر پڑھی جائے اس فرادیٰ نماز سے جو طول دی جائے بہتر ہے اور اسی طرح نماز جماعت، نماز اول وقت سے جو فرادیٰ پڑھی جائے بہتر ہے۔
- امام جماعت یومیہ نماز پڑھ رہا ہو تو یومیہ نماز میں سے کسی بھی نماز کیلئے اس کی اقتدا کی جاسکتی ہے۔ مثلاً امام جماعت نماز عصر پڑھ رہا ہے تو مقتدی اپنی ظہر نماز کیلئے اقتدا کرسکتا ہے۔

❁ اگر امام جماعت اپنی قضا یومیہ نماز یا کسی دوسرے کی قضا نماز جس کی قضا ہونے کا یقین ہو پڑھ رہا ہو تو اس کی اقتدا کی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر اپنی یا کسی دوسرے کی نماز احتیاطاً بجالا رہا ہو تو اس کی اقتدا احتیاط واجب کی بنا پر جائز نہیں ہے۔

❁ ماموم کیلئے لازم ہے کہ پہلی اور دوسری رکعت کی حمد اور سورہ کے علاوہ نماز کے دوسرے اذکار خود پڑھے۔

نمازِ جماعت کی اہم شرائط:

❁ ۱۔ مقتدی امام سے آگے کھڑا نہیں ہوسکتا۔ بلکہ احتیاط کے مطابق اسے امام سے ذرا سا پیچھے کھڑا ہونا چاہیے۔

❁ ۲۔ امام جماعت کے نماز پڑھنے کی جگہ مقتدیوں سے اونچی نہیں ہونی چاہیے۔

❁ ۳۔ امام اور مقتدیوں کے درمیان اور صفوں کی درمیان کوئی چیز جیسے دیوار یا پردہ وغیرہ حائل نہیں ہونا چاہیے۔ البتہ مردوں اور عورتوں کی صف کے درمیان پردہ حائل کیا جاسکتا ہے۔

وضاحت:

مقتدیوں اور امام کا اتصال ضروری ہے۔ یعنی امام اور مقتدی کے درمیان اور اسی طرح صفوں کے درمیان ایک قدم (ایک گز) سے زیادہ کا فاصلہ نہیں ہونا چاہیے۔ اس فاصلے سے مراد مقتدی کے سجدہ کی جگہ سے امام کے کھڑی ہونے کی جگہ ہے۔ اتصال اور فاصلے کا یہی قاعدہ باقی صفوں کیلئے بھی ہے۔ یعنی صف میں دائیں اور بائیں ایک نمازی کا دوسرے نمازی سے ایک قدم سے زیادہ کا فاصلہ نہیں ہونا چاہیے نیز اگلی صف کا بھی پچھلی صف سے ایک قدم سے زیادہ کا فاصلہ نہیں ہونا چاہیے۔

نماز جماعت کے چند احکام:

جہری نمازوں یعنی فجر، مغرب اور عشاء میں پہلی دو رکعت میں قیام کی حالت میں قرائت یعنی سورۂ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت مقتدی کیلئے پڑھنی جائز نہیں ہے۔ بلکہ خاموشی سے امام کی قرائت کو سنے۔

اخفاتی نماز یعنی ظہر و عصر میں امام کی پہلی اور دوسری رکعت کی حمد و سورہ کی قرائت کے وقت ماموم خاموش کھڑے رہے یا «سُبْحَانَ

اللہِ» کہتا رہے۔

نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت کی قرائت نیز تمام نمازوں کے رکوع اور سجود نیز تشہد وسلام کے تمام اذکار پڑھنا جس طرح فرادیٰ نماز میں مقتدی کیلئے لازم ہیں اسی طرح جماعت کے ساتھ بھی خود پڑھنا واجب ہیں۔

دورانِ جماعت، جماعت میں شرکت کا طریقہ:

پہلی رکعت میں:

اگر امام پہلی رکعت کے رکوع سے پہلے قرائت کر رہا ہے تو اقتدا کی نیت کر کے نماز میں شامل ہو جائیں اور بتائے گئے طریقے کے مطابق نماز ادا کریں۔

اگر امام رکوع میں جا چکا ہے تو نیت اور تکبیرۃ الاحرام کے بعد فوراً امام کے رکوع سے اٹھنے سے پہلے رکوع میں چلا جائے تو اس کی باجماعت نماز درست ہے۔

دوسری رکعت میں:

اگر امام حمد وسورہ پڑھ رہا ہے تو نیت کر کے شامل ہو جائے گا اور قنوت کے دوران امام کی اقتدا میں یہ بھی قنوت پڑھے گا مگر یاد رکھے گا کہ یہ اس کی پہلی رکعت ہے۔ پھر سجدوں کے بعد جب امام تشہد پڑھے گا تو مقتدی بھی ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر تشہد پڑھے اور امام کے کھڑے ہونے پر کھڑے ہو کر آہستہ آواز میں اپنی دوسری رکعت کی حمد وسورہ پڑھے اور رکوع سے پہلے مختصر قنوت پڑھ لے۔ لیکن اگر امام جلد رکوع میں چلا جائے تو مقتدی سورہ اور قنوت پڑھے بغیر فوراً امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے۔ پھر اگر تین رکعتی نماز ہے تو امام کے ساتھ تشہد پڑھ کر کھڑے ہو جائے اور اپنی تیسری رکعت پوری کر لے اور اگر چار رکعتی نماز ہے دو سجدوں کے بعد امام کے اٹھ جانے پر جلدی سے تشہد پڑھے اور کھڑے ہو کر امام کے ساتھ شامل ہو جائے اور امام کے چوتھی رکعت کے دو سجدوں کے بعد اٹھ کر اپنی چوتھی رکعت پوری کرے۔

تیسری اور چوتھی رکعت میں:

تیسری اور چوتھی رکعت میں جماعت کے ساتھ شامل ہونا تھوڑی توجہ کا طالب ہے۔ اس لئے کہ تیسری اور چوتھی رکعت کے حالت قیام کا ذکر امام ومقتدی دونوں پر پڑھنا واجب ہے۔

پس اگر تو تیسری رکعت میں ابتدا میں یا ایسے موقع پر شریک ہو جب یہ حمد وسورہ یا صرف حمد پڑھ سکتا ہو تو نیت کر کے شامل ہو جائے اور حمد وسورہ یا کم از کم صرف حمد پڑھ کر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے اور اپنی اور امام کی رکعتوں کے فرق کو سمجھتے ہوئے بتائے گئے طریقے کے مطابق نماز ادا کرے۔

اور اگر اسے اندازہ ہے کہ وہ امام کے رکوع سے پہلے حمد وسورہ یا صرف حمد نہیں پڑھ پائے گا تو صبر کرے اور جب امام رکوع میں چلا جائے تو نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے اور امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے اور باقی نماز کو بتائے گئے طریقے کے مطابق ادا کرے۔

پیش نماز کی چند اہم شرائط:

- ۱۔ بالغ ہو۔ پس نابالغ بچے کی اقتدا نہیں ہوسکتی۔
- ۲۔ عاقل ہو۔ پس دیوانے اور مست کی اقتدا جائز نہیں ہے۔
- ۳۔ مرد ہو۔ پس خاتون کی اقتدا نہیں ہوسکتی۔ ہاں خاتون، خواتین کی امامت کرا سکتی ہے۔
- ۴۔ عادل ہو۔ یعنی علی الاعلان گناہانِ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرتا ہو اور نہ ہی علانیہ خلاف مروت باتوں کا مرتکب ہوتا ہو۔ نیز صغیرہ گناہوں پر بھی اصرار نہ کرتا ہو۔
- ۵۔ نماز کو صحیح پڑھنا جانتا ہے۔
- ۶۔ نماز کو بغیر عذر کے ادا کرتا ہو۔ پس جو شخص کھڑا ہو کر نماز ادا نہیں کرسکتا اس کی اقتدا جائز نہیں۔ البتہ اگر امام اور مقتدی دونوں بیٹھ کر نماز پڑھنے والے ہوں تو جماعت ہوسکتی ہے۔

اس کے علاوہ بھی کچھ شرائط ہیں جو توضیح المسائل میں مذکور ہیں۔

☆☆☆☆☆

قصر نماز کا بیان

فقہ جعفریہ کے مطابق سفر کے دوران نماز قصر ہوا کرتی ہے اور ہر چار رکعتی نماز دو دو رکعت پڑھی جاتی ہے، لیکن نماز صبح اور نماز مغرب میں قصر نہیں ہے۔ کیونکہ نماز صبح دو رکعت ہے اور مغرب تین رکعت اور قصر کا تعلق صرف چار رکعتی نماز سے ہے۔ پس قصر کا حکم نماز ظہر، عصر اور مغرب کے ساتھ ہوگا۔

نماز قصر کی شرائط:

۱۔ قصد مسافت ہو:

یعنی آٹھ فرسخ (تقریباً ۴۵ کلومیٹر) یا اس سے زیادہ مسافت کے سفر کا ارادہ ہو۔ خواہ یہ مسافت یک طرفی ہو یا آمد و رفت کو ملا کر اس قدر ہو جائے جبکہ اس کی واپسی دس دن کے اندر ہو اور اگر تین یا چار دفعہ کے دور سے مقدار پوری ہوتی ہو تو قصر نہ ہوگی۔

✷ اگر ایک مقصد کی طرف دو یا زیادہ راستے جارہے ہوں جن میں سے بعض مسافت شرعی سے کم فاصلہ رکھتے ہوں اور بعض کا فاصلہ زیادہ ہوتو جس راستہ سے سفر کرے گا اسی کے حکم کے ماتحت قصر و اتمام کے مطابق عمل کرے گا اور اگر صرف نماز روزہ کی قصر کی خاطر ہی اس نے طولانی راہ کو اختیار کیا تب بھی اس کیلئے قصر کا حکم ہوگا۔

✷ اپنے شہر سے لے کر تیس یا چالیس میل تک ایک سیر گاہ اور باغ بنا ہوا ہو اور اس نے اس سیر گاہ میں تفریحی طور پر پھرنے کا پروگرام بنالیا اور پھر چلنا شروع کر دیا یہاں تک کہ سیر گاہ کے آخری سرے تک پہنچ گیا اور پھر واپس اسی طرح تفریح کرتا ہوا چلا آیا اور گھر پہنچ گیا تو چونکہ اس پر مسافر کا اطلاق نہیں ہوتا بلکہ کہا جاتا ہے کہ فلاں سیر وتفریح کیلئے پھر رہا ہے لہٰذا اس کیلئے قصر بھی نہ ہوگی۔

۲۔ مسافر اثناء سفر میں کسی جگہ دس دن قیام نہ کرے:

اگر دس دن کے قیام کی نیت کر لے تو پھر نماز قصر نہ رہے گی۔

✷ اگر وہ ۱۰ روزہ قیام کی نیت کر کے ایک نماز اسی کے ماتحت پوری

پڑھ لے اور پھر ارادہ قیام نہ کرنے کا ہو جائے تو جس قدر نمازیں وہاں روانگی سے پہلے پڑھے گا پوری پڑھے گا اور بخلاف اس کے اگر دس دن سے کم قیام کا ارادہ ہو تو قصر پڑھتا رہے اگر چہ یہ کم از کم ارادہ تیس روز تک ہی پہنچ جائے۔ مثلاً ایک جگہ پانچ روز کے قیام کی نیت تھی جب پانچ دن پورے ہوئے تو پھر پانچ دن قیام کی اور نیت کر لی وعلیٰ ہذا القیاس اتفاقاً ایسی صورت پیدا ہوتی گئی یہاں تک کہ ایک ماہ ہو گیا تو وہ اس دوران نماز قصر پڑھے گا، لیکن جب تیس دن پورے ہو جائیں گے تو اس کے بعد خواہ ایک گھنٹہ بھی رہے گا تو اس وقت میں حاضر نماز کو پورا پڑھے گا کیونکہ تیس دن متردّد کی نماز قصر کی آخری حد ہے۔

✷ اگر قصد مسافت کرے لیکن اثنائے راہ میں اس کا وطن آ جائے تو اگر ابتدائے مسافت سے اس وطن تک اور یہاں سے مقصد تک علیحدہ علیحدہ بھی فاصلہ مسافت شرعی ہے تو سفر کے ہر دو حصوں میں نماز قصر ہو گی، وطن اور مقصد میں قصر نہ ہو گی ورنہ سفر کے جس حصہ کا فاصلہ مسافت شرعی ہو گا اسی میں ہی نماز قصر ہو گی۔

✷ وطن کے صدق کے متعلق متعدد اقوال ہیں: بعض کہتے ہیں ملکیت بھی ہو اور قصد وطن بھی ہو، اور بعض صرف وطن کو کافی سمجھتے ہیں، لیکن اس مقام پر وہ قاعدہ جس پر قصر کی بنیادوں کو استوار کیا گیا ہے وہ ہے عنوان مسافرت۔ پس جس پر لفظ مسافر صادق ہو اس پر قصر واجب ہے اور جس پر مسافر کا عنوان صادق نہیں اس پر قصر واجب نہیں۔ خواہ اس مقام پر اس کے توطن کی شرائط پوری ہوں یا نہ ہوں۔ پس جب اپنے گھر کو چھوڑ کر سفر میں جائے گا تو نماز قصر پڑھے گا اور اگر اثنائے سفر میں اس کا اپنا ذاتی گھر آ جائے تو پھر بجائے مسافر کے گھر والا ہو جائے گا۔ لہٰذا قصر نہ رہے گی، خواہ یہ گھر اس کا خرید کردہ ہو یا پرانا اور اس میں چھ ماہ یا کم و بیش متواتر قیام رہا ہو یا نہ ہو اور خواہ اس کی ملکیت بھی ہو یا نہ ہو، لیکن اس جگہ پر یہ صادق آتا ہو کہ یہ فلاں کا گھر ہے اور اس جگہ پر عرفاً اس کو مسافر نہ کہا جاتا ہو۔

✷ اگر ایک شخص نے متعدد مکان بنائے ہوں تو ضروری نہیں کہ وہ سب اس کے گھر شمار ہوں۔ بعض لوگ متعدد شہروں میں مکانات بنوا لیتے

ہیں یا خرید کر لیتے ہیں تا کہ دوران سفر میں یہاں آ کر آسودگی حاصل ہو اور کرایہ پر جگہ تلاش کرنے کی ضرورت نہ ہو، پس کبھی دو دن اور کبھی چار دن اور اس سے کم وبیش ٹھہر کر چلے جاتے ہیں تو ان پر عرفاً گھر اور وطن کا عنوان صادق نہیں آ سکتا اور بعض مکانات ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں رہائش کیلئے خریدا یا بنوایا جاتا ہے اور اس طرح بعض لوگوں کے دو دو یا تین تین گھر بھی ہوتے ہیں۔ پس اگر مکان پہلی قسم کی ہو تو دوران سفر میں وہاں پہنچنے سے سفر نہیں منقطع ہوتا اور اگر مکان دوسری قسم کی ہو تو وہاں پہنچتے ہی سفر منقطع ہو جائے گا۔

✷ اگر ایک شخص نے ایک مکان کو ایک خاص موسم کیلئے بطور گھر و وطن بنایا یا خریدا، مثلاً موسم گرما کیلئے کسی پہاڑی علاقہ میں گھر بنایا تو اس مکان پر اس کو وطنیت کا صدق صرف موسم گرما میں ہی ہوگا لہٰذا اگر یہی شخص دوران سفر میں موسم سرما میں اتفاقاً یا عمداً وہاں پہنچے گا تو قصر کے توڑنے کیلئے صرف وہاں پہنچنا کافی نہ ہوگا، کیونکہ وہ جگہ اس کی ذاتی ملکیت کے لحاظ سے اس کی گزرگاہ ہے اور اس کی اس موسم میں وہ قیام گاہ نہیں

ہے تا کہ کہا جائے کہ وہ اپنے گھر میں پہنچ گیا۔ پس اس صورت میں اس کی قصر تب ختم ہوگی جب وہ دس روزہ قیام کرے گا۔

۳۔ سفر جائز ہو:

خواہ واجب ہو یا مستحب یا مباح۔ پس اگر سفر حرام ہوگا جیسے ظالم کی ہمراہی کیلئے یا لہو ولعب کے شکار وتماشہ کیلئے تو نماز قصر نہ ہوگی۔ یعنی ہر وہ کام جس میں اللہ کی معصیت ہو اس کیلئے سفر کرنا حرام ہے اور اس سفر میں نماز قصر نہ ہوگی۔

✷ ناجائز سفر پر جاتے ہوئے جس طرح نماز قصر نہ ہوگی اسی طرح اس سفر سے واپسی بھی نماز قصر کی موجب نہ ہوگی، کیونکہ واپسی بھی سفر معصیت کا ہی حصہ ہے۔ ہاں اگر سفر معصیت میں جاتے ہوئے یا منزل پر پہنچ کر تائب ہو جائے تو واپسی کا سفر یا کل باقی سفر جائز اور موجب قصر ہوگا۔

۴۔ سفر پیشہ نہ ہو:

اس عنوان کو بعض علماء نے ''کثیر السفر'' اور ''خانہ بدوش'' بھی

تعبیر کیا ہے اور بعض عبارتوں میں ہے سفر حضر سے زیادہ نہ ہو۔ لیکن اس باب کی احادیث سے جہاں تک استفادہ کا تعلق ہے تو صرف دو قسم کے عنوان مستفاد ہوتے ہیں۔ پس اگر پیشہ کے بغیر اتفاقی طور پر متعدد اسفار پے در پے کرنے پڑ جائیں اور کثیر السفر کا عنوان صادق آجائے تب بھی قصر ہوگی اور بخلاف اس کے اگر پیشہ کا سفر ہو تو خواہ کثرت نہ بھی ہو تب بھی قصر نہ ہوگی اور پیشہ سفر اگر مخصوص موسم میں ہو تو صرف اسی موسم میں اس کا سفر موجب قصر نہ ہوگا جو اسی پیشہ کے ماتحت ہو اور باقی موسموں میں اس کے اسفار موجب قصر ہوں گے۔ اور اسی طرح خانہ بدوش لوگوں کیلئے قصر نہیں ہے اور اس کا خانہ بدوش ہونا بھی اگر کسی موسم سے مختص ہے تو یہ حکم صرف اسی موسم کیلئے ہوگا اور اگر سارا سال خانہ بدوش ہوں گے تو حکم بھی سارے سال کیلئے ہوگا، لیکن اگر یہ لوگ کسی اور سفر کیلئے جائیں جس کا تعلق ان کے پیشے سے نہ ہو، مثلاً حج یا زیارت وغیرہ تو ان کیلئے باقی شرائط کے ماتحت قصر ہوگی۔

✷ چونکہ پیشہ سفر میں کثرت سفر کا عنوان تو معتبر ہے نہیں لہٰذا اس میں

پہلے اور دوسرے یا تیسرے سفر کا لحاظ نہیں ہونا چاہیے، لیکن روایات میں ہے کہ دس دن کے قیام کے بعد کا سفر موجب قصر ہوگا۔ بنابریں پیشہ ور مسافر کا پہلا سفر موجب قصر نہ ہوگا اور اس کے بعد بلحاظ پیشہ اس کی قصر نہ ہوگی لیکن پھر جب دس دن کہیں قیام ہوگا اس کے بعد کا پہلا سفر قصر نہ ہوگا وعلیٰ ہذا القیاس۔

۵۔ حدّ ترخص سے باہر ہو:

اور حدّ ترخص اس مکان کو کہتے ہیں جہاں سے اس کے شہر کے مکانات نظر نہ آسکتے ہوں یا اذان نہ سنائی دیتی ہو، لہٰذا جب تک مسافر حدّ ترخص کے اندر ہوگا اس پر قصر نہ ہوگی جب اس سے باہر پہنچے گا تو قصر ہوگی اور نماز و روزہ کا حکم اس بارے میں ایک جیسا ہے اور جب سفر سے واپس آئے گا تب بھی قصر کی آخری حد یہی مقام ہوگا۔

✷ مسافت شرعی شہر سے محلہ کی آخری حدوں سے شروع ہو کر آٹھ فرسخ یکطرفی اور دوطرفی ہوگی لیکن قصر کا عمل حدّ ترخص سے شروع ہوگا اور حدّ ترخص پر ختم ہوگا۔

مسافر کا جس جگہ دس دن قیام کرنے کا ارادہ ہو اور اسی دوران وہ مسافت شرعی کے اندر اندر تک ضروری کاروبار کیلئے جا کر اسی روز واپس آ جائے تو عرف کے لحاظ سے اس کی یہ آمد و رفت دس دن کے قیام میں مخل نہیں، لیکن بعض علماء اس کو منافی قیام سمجھتے ہیں۔ بنابریں احتیاط اسی میں ہے کہ اگر ایک جگہ دس دن کے قیام کا ارادہ ہو اور دو چار دن رہنے کے بعد کسی کام کیلئے باہر چلا جائے بشرطیکہ مسافت شرعی کے فاصلہ سے کم تر ہو اور اسی دن واپس آ جائے تو باقی ماندہ مدت میں قصر اور اتمام کے درمیان جمع کرے اور اگر واپسی کے بعد دوبارہ مستقل دس روز کی علیحدہ نیت کرے تو پھر اتمام ہوگی اور پہلی صورت میں بھی اِتمام خالی از قوت نہیں۔

✷ اگر ایک جگہ پندرہ روز قیام کی نیت کر لی ہے، دس دن ٹھہرنے کے بعد ایک یا دو دن کیلئے مسافت شرعی سے کم فاصلہ پر کہیں جانا ہے اور پھر واپس آنا ہے اور باقی ماندہ دن قیام کر کے چلا جاتا ہے یعنی بعد میں دس روزہ قیام کا ارادہ نہیں ہے تو اس صورت میں جانے اور وہاں ٹھہرنے اور

واپس آنے اور باقی ماندہ دس دن سے کم قیام کرنے کے زمانہ میں نماز قصر ہی پڑھی جائے گی اور پہلے مسئلہ میں بھی اگر دس روزہ قیام کے دوران میں کہیں شب باشی کیلئے جائے گا تو دس دن کے تسلسل میں چونکہ خلل آ جائے گا، لہٰذا باقی ایام میں قصر ہو جائے گی اور چونکہ اسی دن کی واپسی عرفاً قیام میں مخل نہیں ہوتی، لہٰذا اس مسئلہ میں بھی اگر یہی صورت ہو تو آمد و رفت میں اور باقی ایام میں قصر نہ ہو گی اور حسب سابق قصر و اتمام دونوں پڑھنے میں احتیاط ہے۔

✷ جو شخص قصر کو نہ جانتے ہوئے نماز پوری پڑھے تو اگر چہ وقت باقی بھی ہو تاہم اس پر قضاء نہیں ہے، لیکن اگر بھول کر نماز قصر کی بجائے پوری پڑھ بیٹھے تو اگر وقت باقی ہے تو اعادہ لازم ہے، ورنہ قضاء ضروری نہیں۔

✷ نماز کا وقت داخل ہوا تو ایک شخص گھر میں موجود تھا اور پھر سفر کو روانہ ہوا تو اب اس پر نماز قصر واجب ہو گی اور بخلاف اس کے اگر سفر سے واپس آئے اور گھر پہنچنے پر ابھی وقت نماز باقی ہو اور پڑھ نہ سکا ہو تو

پوری پڑھے گا۔ یعنی وقت ادا کا لحاظ رکھے، نہ کہ وقت وجوب کا، لیکن اگر یہی نماز قضاء ہو جائے تو اس کی حالت قضاء کا لحاظ رکھ کر قضاء پڑھے گا یعنی پہلی صورت میں قصر اور دوسری صورت میں تمام۔ واللہ اعلم!

☆☆☆☆☆

نمازِ آیات

نماز آیات واجب نماز ہے۔ یہ نماز بعض آسمانی یا زمینی آفات کے مواقع پر واجب ہوتی ہے جن میں: زلزلہ، چاند گرہن، سورج گرہن (خواہ یہ خوف کا باعث ہوں یا نہ ہوں)۔ یا پھر ایسی گرج چمک، زرد، سرخ یا سیاہ آندھی کی صورت میں کہ جس سے عام لوگ ڈر جائیں۔

نمازِ آیات پڑھنے کا طریقہ:

نماز آیات دو رکعت ہے اور اس کی ہر رکعت میں پانچ رکوع ہوتے ہیں۔ نماز آیات پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

ا۔ تفصیلی طریقہ:

وہ اس طرح سے کہ: نمازِ آیات کی نیت (نماز آیات پڑھتا ہوں واجب قُرْبَةً اِلَی اللهِ) کرنے کے بعد سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھے اور پھر رکوع بجا لائے۔ پھر رکوع سے اُٹھ کر دوبارہ سورۂ الحمد اور کوئی دوسری سورت پڑھے اور بعد ازاں قنوت بجا لا کر رکوع بجا لائے

اور۔۔۔ اس طرح سے ہر رکوع سے پہلے سورۂ الحمد اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر پانچ رکوع پورے کر کے دو سجدے بجالائے۔ اور پھر اسی طرح دوسری رکعت کو انجام دے۔ اس طرح سے دو رکعت نماز میں دس بار سورۂ فاتحہ اور دس بار دوسرا سورہ پڑھا جائے گا۔

✷ یاد رہے نمازِ آیات کے ہر دوسرے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے۔ یعنی رکوع نمبر ۲، ۴، ۶، ۸، ۱۰ سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے۔

۲۔ مختصر طریقہ:

اس میں نیت کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھیں اور بعد میں کسی ایسی سورت کا انتخاب کریں جس کی بسم اللہ سمیت پانچ آیات ہوں جیسے سورۂ اخلاص اور ہر رکوع سے پہلے اس سورہ کی ایک آیت پڑھتے جائیں اور پہلی رکعت کے پانچ رکوع پورے کر کے دو سجدے بجالائیں اور پھر دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اسی طرح ایک ایک آیت پڑھ کر دوسری رکعت کے پانچ رکوع پورے کر لیں۔

پہلی رکعت:

سورۂ اخلاص (قل ہواللہ) کی بسم اللہ سمیت پانچ آیات ہیں۔
پس نیت کے بعد پہلے رکوع سے قبل سورۂ فاتحہ کے بعد:

- ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝﴾ پڑھ کر رکوع بجالائیں۔
- رکوع سے اٹھ کر ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱﴾ پڑھیں اور قنوت پڑھ کر رکوع بجالائیں۔
- پھر رکوع سے اٹھ کر ﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲﴾ پڑھیں اور رکوع بجالائیں۔
- پھر رکوع سے اٹھ کر ﴿لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳﴾ پڑھیں اور قنوت پڑھ کر رکوع بجالائیں۔
- اور پھر رکوع سے اٹھ کر ﴿وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴﴾ پڑھیں اور اس رکعت کا آخری یعنی پانچواں رکوع بجالائیں۔

بعد ازاں عام نمازوں کی طرح دو سجدے بجا لائیں اور سجدوں سے اٹھ کر دوسری رکعت پڑھیں۔

دوسری رکعت:

✷ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس کے بعد ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھیں اور قنوت پڑھ کر رکوع بجالائیں۔

✷ پھر رکوع سے اٹھ کر ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱﴾ پڑھیں اور رکوع بجالائیں۔

✷ پھر رکوع سے اٹھ کر ﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲﴾ پڑھیں اور قنوت پڑھنے کے بعد رکوع بجالائیں۔

✷ پھر رکوع سے اٹھ کر ﴿لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳﴾ پڑھیں اور رکوع بجالائیں۔

✷ پھر رکوع سے اٹھ کر ﴿وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴﴾ پڑھ کر قنوت پڑھیں اور دوسری رکعت کا آخری اور نماز کا دسواں اور آخری رکوع بجالائیں اور دو سجدوں اور تشہد و سلام کے بعد نماز ختم کریں۔

❁ یاد رہے اس نماز میں نیت اور رکوعات کی ترتیب کے علاوہ باقی تمام افعال و اذکار نماز فجر کی طرح پڑھے جائیں گے۔

نمازِ جمعہ

موجودہ دور میں نماز جمعہ واجب تخییری ہے۔ یعنی جمعہ کے دن یا ظہر واجب ہے یا نماز جمعہ۔ نماز جمعہ صرف با جماعت پڑھی جا سکتی ہے اور جماعت میں بھی پیش نماز سمیت کم از کم پانچ اور بعض کے نزدیک سات نمازیوں کا ہونا ضروری ہے۔ نیز ایک فرسخ (تین میل) کے علاقے میں صرف ایک نماز جمعہ قائم ہو سکتی ہے۔ اگر اس فاصلے کے اندر دو نمازِ جمعہ قائم ہو جائیں تو جو پہلے پڑھی جائے وہ درست اور دوسری باطل ہوگی۔ اسی طرح نمازِ جمعہ کا مخصوص وقت ہے کہ اگر اس سے تاخیر ہو جائے تو پھر جمعہ کی بجائے ظہر ہی واجب ہوگی۔ ان مسائل کی تفصیل جاننے کیلئے توضیح المسائل کی طرف رجوع فرمائیں۔

یاد رہے اکثر مراجع عظام کے نزدیک اگر نماز جمعہ اپنی شرائط کے ساتھ قائم ہو تو اسے پڑھنے کے بعد نماز ظہر کی ضرورت نہیں رہتی۔ مومنین کرام اس سلسلے میں اپنے مرجع تقلید کا فتویٰ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

نماز جمعہ ادا کرنے کا طریقہ:

- نمازِ جمعہ سے قبل خطیب دو خطبے دیتا ہے جو لازمی طور پر حمد و ثنائے الٰہی، تقویٰ و پرہیز گاری کی تاکید اور محمد و آل محمد یعنی چہاردہ معصومینؑ میں سے ہر ایک کا نام لے کر ان پر پر درود و سلام پر مشتمل ہونے چاہئیں۔
- خطبوں کے اختتام پر خطیب دو رکعت نماز جمعہ پڑھائے گا، جبکہ مقتدی اس خطیب کی اقتدا کی نیت کریں گے۔ خطیب نماز جمعہ کو بالجہر پڑھے گا جبکہ مقتدی کیلئے اقتدا میں وہی احکام ہوں گے جو کہ نماز باجماعت کے باب میں بیان ہو چکے ہیں۔
- نماز جمعہ دونوں رکعتوں میں قنوت پڑھنا مستحب ہے۔ چنانچہ قنوت پہلی رکعت میں رکوع سے قبل پڑھا جائے گا جبکہ دوسری رکعت میں حمد و سورہ پڑھنے کے بعد رکوع بجالایا جائے گا اور پر قنوت پڑھ کر سجدے ادا کئے جائیں گے۔
- خطیب پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ جمعہ پڑھے گا جو ذیل میں نقل کی جاتی ہے:

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتی ہے

الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① هُوَ الَّذِيْ

جو بادشاہِ حقیقی، پاک ذات، زبردست، حکمت والا ہے۔۱۔ وہی تو ہے جس نے

بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ

مکہ والوں میں انہی میں سے (محمد ﷺ کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے

وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ

اور ان کو پاک کرتے اور (اللہ کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو

كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ② وَّاٰخَرِيْنَ

یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔۲۔ اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (ان کو بھیجا ہے)

مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③

جو ابھی ان (مسلمانوں سے) نہیں ملے اور وہ غالب، حکمت والا ہے۔ ۳۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۴ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا

بڑے فضل کا مالک ہے۔۴۔ جن لوگوں (کے سر) پر توریت لدوائی

التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ

گئی پھر انہوں نے اس (کے بار تعمیل) کو نہ اٹھایا ان کی مثال گدھے کی سی ہے جس پر

اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں جو لوگ اللہ کی آیتوں کی تکذیب

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵

کرتے ہیں ان کی مثال بُری ہے اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ۵۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ

کہہ دو کہ اے یہود! اگر تم کو یہ دعویٰ ہو کہ صرف تم ہی اللہ

لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

کے دوست ہو، اور لوگ نہیں تو اگر تم سچے ہو تو (ذرا) موت

صٰدِقِيْنَ ۝۶ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ

کی آرزو تو کرو۔ ۶۔ اور یہ ان (اعمال) کے سبب جو کر چکے ہیں ہرگز اس کی آرزو

اَیۡدِیۡہِمۡ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌۢ بِالظّٰلِمِیۡنَ ﴿۷﴾ قُلۡ اِنَّ الۡمَوۡتَ

نہیں کریں گے اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے۔ ۷۔ کہہ دو کہ موت

الَّذِیۡ تَفِرُّوۡنَ مِنۡہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیۡکُمۡ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰی

جس سے تم گریز کرتے ہو وہ تو تمہارے سامنے آ کر رہے گی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے

عٰلِمِ الۡغَیۡبِ وَالشَّہَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ

جاننے والے (اللہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر جو جو کچھ تم کرتے رہے ہو وہ سب

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸﴾ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ

تمہیں بتائے گا۔ ۸۔ مومنو! جب جمعے کے دن نماز کیلئے

مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ وَذَرُوا

اذان دی جائے تو اللہ کی یاد (یعنی نماز) کیلئے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت

الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹﴾

ترک کر دو اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ ۹۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡا

پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل

مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ وَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ

تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرتے رہو تاکہ

تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا ِۨانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا

نجات پاؤ۔ ۱۰۔ اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو ادھر بھاگ جاتے ہیں

وَتَرَكُوْكَ قَآىِٕمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ

اور تمہیں (کھڑے کا) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں، کہہ دو کہ جو چیز اللہ کے ہاں ہے وہ تماشے اور

وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱﴾

سودے سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ ۱۱۔

● اس کے بعد قنوت ہوگا جس میں کوئی سی دعا پڑھی جاسکتی ہے مگر یہ دُعا مروی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَبِيْدًا مِّنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ قَامُوْا

پروردگار! تیرے کچھ صالح بندوں نے تیری کتاب (کے احکام)

بِكِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ فَاجْزِهِمْ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَآءِ

اور تیرے نبی ﷺ کی سنت کو قائم کیا پس تو انہیں بہترین جزا عنایت فرما!

پھر رکوع وسجود بجالائے جائیں گے اور بعد ازاں کھڑے ہوکر اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ منافقون پڑھے جو یہ ہے:

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ

(اے محمد ﷺ!) جب منافق تمہارے پاس آتے ہیں تو (ازراہ نفاق) کہتے ہیں کہ ہم اقرار کرتے ہیں

اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ

کہ آپؐ بیشک اللہ کے پیغمبر ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ درحقیقت تم

الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۱﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً

اس کے پیغمبر ہو لیکن اللہ ظاہر کئے دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں۔۱۔ انہوں نے اپنی قسموں کو

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا

ڈھال بنا رکھا ہے اور ان کے ذریعے سے (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روک رہے ہیں، کچھ شک نہیں کہ

يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى

جو کام یہ کرتے ہیں بُرے ہیں۔ ۲۔ یہ اس لئے کہ یہ (پہلے تو) ایمان لائے پھر کافر ہو گئے تو ان کے

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ

دلوں پر مہر لگا دی گئی سو اب یہ سمجھتے ہی نہیں۔ ۳۔ اور جب تم ان کو دیکھو تو ان کا ڈیل ڈول (بظاہر) تم کو

اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ

اچھا معلوم ہوگا اور اگر وہ باتیں کریں تو تم ان کی باتیں سنو گے (مگر یہ علم وعمل سے ایسے خالی ہیں) گویا

خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ

وہ خشک لکڑیاں ہیں جن کو دیوار کے سہارے کھڑا کر دیا ہو، ہر چیخ کو سمجھتے ہیں کہ انہی پر پڑتی ہے

الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۴ وَاِذَا

یہی (اصل) دشمن ہیں ان سے بچتے رہو، خدا ان کو غارت کرے، یہ کدھر بہکے جاتے ہیں۔۴۔

قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول خدا ﷺ تمہارے لئے دُعائے مغفرت کریں تو وہ اپنے سروں

رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵

کو پھیر لیتے ہیں اور تم ان کو دیکھو گے کہ وہ متکبرانہ انداز سے منہ بھی پھیر لیتے ہیں۔۵۔

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ

ان کیلئے برابر ہے خواہ آپ ﷺ ان کیلئے استغفار کریں یا نہ کریں

لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ

اللہ ان کو ہر گز نہ بخشے گا، بیشک اللہ بدکار لوگوں کو ہدایت

الْفٰسِقِيْنَ ۝۶ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ

نصیب نہیں کرتا۔۶۔ انہی لوگوں کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحابؓ پر

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ

اپنا پیسہ خرچ نہ کرو تاکہ وہ بھاگ جائیں، حالانکہ زمین و آسمانوں کے تمام خزانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷

کا مالک تو اللہ ہے لیکن منافقین اس بات کا ادراک نہیں رکھتے۔۷۔

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ

وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ پلٹ کر گئے تو جو زیادہ عزت دار ہے وہ مدینہ سے

مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

ذلیل کو ہر صورت نکال باہر کرے گا حالانکہ حقیقی عزت اللہ کی ہے اور اس کے رسول ﷺ کی

وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور مومنین کی لیکن منافق اتنا بھی نہیں سمجھتے۔۸۔ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ

تم کو تمہارے مال، خدا کی یاد سے غافل نہ کر پائیں اور نہ تمہاری اولاد،

اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹

اور جو ایسا کریں گے، وہی تو نقصان اٹھانے والے ہیں۔۹۔

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ

اور جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ

موت آجائے، پھر وہ کہے کہ پروردگار! تونے مجھے تھوڑی سی مہلت اور کیوں

قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ

نہ دی کہ میں خیرات کرتا اور نیک بندوں میں سے ہو جاتا۔۱۰۔ اور اللہ تعالیٰ کسی ذی روح

اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱ ع

کو مہلت نہ دے گا جب اس کی موت آجائے اور اللہ خبردار ہے اس سے جو تم بجا لاتے ہو۔

- پھر تکبیر کے بعد رکوع بجالایا جائے گا اور رکوع کے بعد مثل سابق دُعائے قنوت پڑھی جائے گی اور پھر سجود بجالا کر اور تشہد وسلام پڑھنے پر نمازِ جمعہ اختتام پذیر ہو جائے گی۔

☆☆☆☆☆

نمازِ عیدین

عیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی نماز امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی غیبت میں سنّت ہے اور اس کا وقت طلوعِ آفتاب سے زوالِ آفتاب تک ہے۔ یہ نماز فرادیٰ اور باجماعت دونوں طرح سے پڑھی جاسکتی ہے۔ اس نماز کی دو رکعتیں ہیں۔ باجماعت پڑھنے کی صورت میں اس میں دو خطبے بھی پڑھے جاتے ہیں۔ نمازِ عیدین میں نو قنوت پڑھے جاتے ہیں۔ پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں۔

نماز عید الفطر:

یہ نماز باجماعت ادا کرنے کی صورت میں یوں نیت کرے:

نمازِ عید الفطر پڑھتا ہوں پیچھے اس پیش نماز کے قُرْبَةً اِلَی اللہِ۔ اور اگر فرادیٰ ادا کر رہا ہے تو پھر یوں نیت کرے کہ: نماز عید الفطر پڑھتا ہوں قُرْبَةً اِلَی اللہِ۔

نماز عیدین کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اعلیٰ پڑھے:

سُوْرَةُ الْاَعْلٰی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ﴿۲﴾

تسبیح کیجئے اپنے پروردگار کے بلند و برتر نام کی۔۱۔ جس نے پیدا کیا تو بالکل ٹھیک توازن قائم کیا۔۲۔

وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۙ﴿۴﴾

اور جس نے تقدیر مقرر کی اور صحیح راستے کی طرف ہدایت کی۔۳۔ اور جس نے نباتات برآمد کئے۔۴۔

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ؕ﴿۵﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ۙ﴿۶﴾

پھر انہیں خشک کر کے سیاہ بنا دیا۔۵۔ ہم تمہیں (ایسا) پڑھاویں گے کہ کبھی بھولو گے ہی نہیں۔۶۔

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰى ؕ﴿۷﴾

سوا اس کے جو اللہ کو منظور ہو کہ وہ ظاہر کی بات بھی جانتا ہے اور اسے بھی جو چھپا ہوا ہے۔۷۔

وَنُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰى ۚ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ؕ﴿۹﴾

اور ہم آپ ﷺ کو آسان راستہ کی توفیق دیں گے۔۸۔ لہٰذا لوگوں کو سمجھاؤ اگر سمجھانے کا فائدہ ہو۔۹۔

سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰى ۙ﴿۱۰﴾ وَیَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۙ﴿۱۱﴾

عنقریب خوفِ خدا رکھنے والا سمجھ جائے گا۔۱۰۔ اور بد بخت اس سے کنارہ کشی کرے گا۔۱۱۔ جو

الَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْکُبْرٰی ۚ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا

بہت بڑی آگ میں جلنے والا ہے۔۱۲۔ پھر نہ اس میں وہ مرے گا اور

وَلَا یَحْیٰی ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی ﴿۱۴﴾ وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّهٖ

نہ زندہ رہے گا۔ ۱۳۔ بیشک پاکیزہ رہنے والا کامیاب ہوگیا۔ ۱۴۔جس نے اپنے رب کے نام کی تسبیح کی

فَصَلّٰی ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۱۶﴾

اور پھر نماز پڑھی ۔۱۵۔ لیکن تم لوگ زندگانی دنیا کو مقدم رکھتے ہو ۔۱۶۔ جبکہ آخرت

وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿۱۸﴾

بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے ۔۱۷۔ بیشک یہ بات تمام صحیفوں میں موجود ہے ۱۸۔

صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی ﴿۱۹﴾

ابراہیمؑ کے صحیفوں میں بھی اور موسیٰ کے صحیفوں میں بھی۔۱۹۔

پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر یعنی «اَللّٰهُ اَکْبَرُ» کہے اور درج ذیل دُعائے قنوت پڑھے۔ پہلی رکعت میں پانچ قنوت بجالائے جائیں گے اور ہر قنوت سے پہلے «اَللّٰهُ اَکْبَرُ» کہا جائے گا۔ قنوت میں کوئی سی دُعا پڑھی جا سکتی ہے، مگر افضل یہ ہے کہ عیدین کا مخصوص قنوت پڑھا جائے۔

دُعائے قنوت برائے نمازِ عیدین:

اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْکِبْرِیَآءِ وَ الْعَظَمَۃِ، وَ اَھْلَ الْجُوْدِ

خدایا! اے بڑھائی اور عظمت کے مالک! اے بخشش و

وَالْجَبَرُوْتِ، وَاَھْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَۃِ، وَاَھْلَ التَّقْوٰی

جاہ وجلال کے مالک! اور اے درگذر اور رحمت کے مالک! اور اے وہ ذات جس سے ڈرنا چاہیے اور

وَالْمَغْفِرَۃِ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ

جو مغفرت کی مالک ہے! میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں اس (عظیم) دن کے واسطہ سے جسے تو نے

لِلْمُسْلِمِیْنَ عِیْدًا وَّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ

تمام مسلمانوں کے لئے عید اور حضرت محمد ﷺ کے لئے

ذُخْرًا وَّ شَرَفًا وَّ کَرَامَۃً وَّ مَزِیْدًا اَنْ تُصَلِّیَ

ذخیرہ، شرف، کرامت اور نعمتوں کی فراوانی کا ذریعہ قرار دیا ہے کہ تو

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ کُلِّ

حضرت محمد ﷺ اور آلؑ محمد ﷺ پر درود و سلام نازل فرمائے اور مجھے ہر اس خیر و بھلائی میں

خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْہِ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ

داخل فرما دے جس میں تو نے محمد ﷺ اور آلؑ محمد ﷺ کو داخل فرمایا اور یہ کہ

تُخْرِجَنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْٓءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ

مجھے خارج کردے ہر اس برائی سے جس سے تو نے محمد ﷺ و آل محمد ﷺ کو

مُحَمَّدٍ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ

پاک فرمایا، خدا کی رحمت ہو آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آلؑ پر۔ پروردگارا! میں تیری بارگاہ

خَيْرَ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَ اَعُوْذُبِكَ

سے ہر اس چیز کا طلبگار ہوں جس کی تیرے صالح بندوں نے تیری بارگاہ سے درخواست کی اور میں تیری

مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلَصُوْنَ.

پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز سے جس سے تیرے پسندیدہ اور برگزیدہ بندوں نے پناہ چاہی۔

پس رکوع و سجود بجا لائے اور کھڑا ہو کر دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ شمس پڑھے جو یہ ہے:

سُوْرَةُ الشَّمْسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے نہایت جو مہربان، رحم فرمانے والا ہے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝٢

قسم سورج اور اس کی پھیلتی ہوئی شعاعوں کی ۔۱۔ اور چاند کی جب وہ اسکے پیچھے سامنے آتا ہے۔ ۲۔

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝٤

اور دن کی جبکہ وہ اس (سورج) کو نمایاں کرتا ہے۔ ۳۔ اور رات کی جبکہ وہ اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ ۴۔

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝٥ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝٦

اور آسمان کی اور اسکی جس نے اس کی عمارت قائم کی۔ ۵۔ اور زمین کی اور جس نے اس کا بچھونا بچھایا۔ ۶۔

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝٧ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝٨

اور انسانی نفس کی اور جس نے اس میں توازن پیدا کیا۔ ۷۔ پھر بدی اور تقویٰ کی ہدایت دی۔ ۸۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝٩ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝١٠

بیشک وہ کامیاب ہوگیا جس نے نفس کو پاکیزہ کیا۔ ۹۔ اور وہ نامراد ہوگیا جس نے اسے آلودہ کیا۔ ۱۰۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝١١ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝١٢

قبیلۂ ثمود نے اپنی سرکشی کی بناء پر رسولؑ کی تکذیب کی۔ ۱۱۔ جب ان کا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا۔ ۱۲۔

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝١٣

تو خدا کے رسولؑ نے کہا کہ: خدا کی اونٹنی اور اس کی سیرابی کا خیال رکھنا۔ ۱۳۔

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ

تو ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا، اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو خدا نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل

فَسَوّٰىهَا ۝١٤ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝١٥

کر دیا اور انہیں فنا کر دیا۔ ۱۴۔ اور اسے اس کے انجام کا کوئی ڈر نہیں۔ ۱۵۔

اس کے بعد وہی قنوت مثل سابق چار دفعہ پڑھے اور بعد ازاں رکوع وسجود اور تشہد وسلام بجالائے۔

نماز عیدین میں سورۂ اعلیٰ اور سورۂ شمس کے علاوہ دیگر سورتیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں اور اسی طرح جو بھی دُعائے قنوت یاد ہو پڑھ سکتا ہے۔

اگر نماز عیدین باجماعت پڑھی جارہی ہیں تو نماز ختم ہونے کے بعد پیش نماز مثل نماز جمعہ کے کھڑے ہوکر عید الفطر کے دو خطبے دے گا جو حمد وثنائے الٰہی، تقویٰ کی تاکید اور محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود وسلام اور عالم اسلام کے حالات پر مشتمل ہوں گے۔ بعض کتابوں میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے الگ الگ عربی خطبے بھی نقل ہوئے ہیں۔

☆☆☆☆☆

نمازِ ہدیۂ والدین

نمازِ ہدیہ والدین مستحب ہے۔ یہ دو رکعت نماز شبِ جمعہ پڑھی جاتی ہے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ یہ قرآنی دُعا پڑھیں:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ

پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنین کو اس دن بخش دینا

یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ﴿۴۱﴾﴾

جس دن حساب قائم ہوگا۔

پھر دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ یہ دُعا پڑھیں:

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا

پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں داخل ہوجائیں

وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾

اور تمام مومنین ومومنات کو بخش دے۔

پھر نماز کے سلام کے بعد دس مرتبہ یہ قرآنی دُعا پڑھیں:

﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴿۲۴﴾﴾

پروردگار! ان دونوں پر اسی طرح رحمت نازل فرما جس طرح کہ انہوں نے بچپنے میں مجھے پالا ہے۔

نمازِ شب

نمازِ شب یعنی نمازِ تہجد بہت با فضیلت سنت نماز ہے۔ تمام صاحبِ مقام و کرامت ہستیوں یا شخصیتوں کے حالات کا مطالعہ کیا جائے تو ان کی زندگی میں نمازِ شب ضرور ملے گی۔ نماز شب کی فضیلت میں بے شمار آیات و احادیث موجود ہیں۔ ہم اختصار کے پیش نظر صرف ایک روایت پر اکتفا کریں گے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے:

عَلَيْكُمْ بِصَلٰوةِ اللَّيْلِ فَمَا مِنْ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ يَّقُوْمُ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَّرَكْعَتَيِ الشَّفْعِ وَ رَكْعَةَ الْوَتْرِ وَ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ فِيْ قُنُوْتِهٖ سَبْعِيْنَ مَرَّةً اِلَّآ اُجِيْرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ مُدَّ لَهٗ فِيْ عُمُرِهٖ وَ وُسِّعَ عَلَيْهِ فِيْ مَعِيْشَتِهٖ ثُمَّ قَالَ علیہ السلام: اِنَّ الْبُيُوْتَ الَّتِيْ يُصَلّٰى فِيْهَا بِاللَّيْلِ يَزْهَرُ نُوْرُهَا لِاَهْلِ السَّمَآءِ كَمَا يَزْهَرُ نُوْرُ الْكَوَاكِبِ لِاَهْلِ الْاَرْضِ.

میں تمہیں نماز شب پڑھنے کی تاکید کرتا ہوں۔ جو مومن

رات کے آخری پہر میں آٹھ رکعت نماز شب، دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت نماز وتر کے ساتھ ستر مرتبہ قنوت میں استغفار کرتا ہے، خدا تعالیٰ اسے عذاب قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ کر لیتا ہے، اس کی زندگی دراز اور اس کے رزق میں اضافہ فرماتا ہے۔ پھر فرمایا: جس گھر میں نماز شب پڑھی جاتی ہے وہ گھر اہل آسمان کیلئے ایسے روشن ہوتا ہے جس طرح اہل زمین کیلئے آسمان کے تارے جگمگاتے ہیں۔ (روضۃ الواعظین، ج ۲، ص ۳۲۰)

یہ نماز سنتِ مؤکدہ ہے۔ اس نماز کی کل گیارہ رکعات ہیں۔ جن میں آٹھ رکعتیں دو دو رکعت کی صورت میں ''نماز شب'' کی نیت سے، دو رکعت ''نمازِ شفع'' کی نیت سے اور ایک رکعت ''نماز وتر'' کی نیت سے پڑھی جائے گی۔

نمازِ شب کا وقت نصف شب سے صبح صادق یعنی اذان فجر تک ہے۔ واضح رہے کہ نصفِ شب سے مراد اذان مغرب اور اذان فجر کا

نصف ہے۔ اگر کوئی شخص مذکورہ وقت میں نماز شب نہ پڑھ سکے تو پھر کسی بھی وقت اس کی قضاء بجا لا سکتا ہے۔ نیز بحالت مجبوری نمازِ تہجد کو نماز عشاء کے بعد بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ البتہ اصل فضیلت اس کے اپنے اصلی وقت میں ہی حاصل ہو گی۔ کیونکہ وہ وقت سحر خیزی ہے جس کی اہمیت و فضیلت اس مختصر کتاب میں بیان نہیں کی جا سکتی۔ بہر حال علمائے اخلاق و صاحبان عرفان کے مطابق نماز شب روحانیت و نورانیت کا بے کراں سمندر ہے۔ اس کے اثرات اسی دنیا میں مشاہدہ ہونے لگتے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ مومنین و مومنات جو اس عظیم سعادت سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔

نماز شب پڑھنے کا طریقہ:

☆ باوضو حالت میں رو بہ قبلہ کھڑے ہو کر پہلے آٹھ رکعت نماز، چار سلاموں کے ساتھ پڑھیں۔

نیت اس طرح سے کریں: ''دو رکعت نمازِ شب پڑھتا ہوں قُرْبَةً اِلَی اللهِ''۔

ان آٹھ رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی بھی دوسرا سورہ پڑھا جا سکتا ہے۔ مگر بہتر ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص یعنی ''قل ھواللہ'' پڑھیں۔ ہر دوسری رکعت میں قنوت ہے اور قنوت میں کوئی سی دُعا پڑھ لیں۔ البتہ بہتر ہے درج ذیل دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَ اعْفُ عَنَّا

پروردگار! ہمیں بخش دے! ہم پر رحم فرما! اور ہمیں دنیا و آخرت میں

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

عافیت عطا فرما دے! بیشک تو ہر شے پر قادر ہے۔

☆ مذکورہ آٹھ رکعت پڑھنے کے بعد، دو رکعت نماز شفع پڑھیں جس کی نیت اس طرح سے کریں: ''دو رکعت نمازِ شفع پڑھتا ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللہِ''۔ نمازِ شفع میں بھی سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سا سورہ پڑھ سکتے ہیں، مگر نمازِ شفع کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الناس اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الفلق پڑھنا مستحب ہے۔ یاد رہے نمازِ شفع میں قنوت نہیں پڑھا جاتا۔

☆ اس کے بعد ایک رکعت نماز وتر پڑھیں جس کی نیت اس طرح سے ہوگی: ''نماز وتر پڑھتا ہوں قُرْبَةً اِلَی اللّٰہِ''۔ نماز وتر میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص یعنی ''قل ھواللہ احد'' پڑھیں اور پھر قنوت پڑھیں۔

واضح رہے کہ نمازِ وتر کے قنوت کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ اسی میں روحانیت کی معراج حاصل ہوتی ہے۔ نمازِ وتر کے قنوت میں مسنون دُعائیں بھی پڑھی جاتی ہیں اور انسان اپنی زبان میں بھی پروردگار سے دُعا مانگ سکتا ہے۔ نماز وتر میں کوئی سی بھی دُعائے قنوت پڑھی جاسکتی ہے۔ مگر بہتر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی دُعا پڑھے جسے آپ نماز وتر کے قنوت میں پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ

اے معبود! مجھے ہدایت دے اس کے ساتھ جسے تو نے ہدایت دی، محفوظ رکھ اس کے ساتھ جسے محفوظ رکھا

وَ تَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَ

سرپرستی کر اس کے ساتھ جس کی سرپرستی کی اور برکت دے اس میں جو تو نے عطا کیا،

وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ، فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ

بچا مجھے اس شر سے جو تو نے مقدر کی، کیونکہ تو حکم کرتا ہے اور تجھ پر حکم نہیں کیا جاتا

سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ

تو پاک ہے اے رب کعبہ! تجھ سے بخشش چاہتا ہوں، تیرے آگے توبہ کرتا ہوں،

وَ اُؤْمِنُ بِكَ وَ اَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ، وَ لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ

تجھ پر (مکمل) ایمان رکھتا ہوں تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں اور نہیں طاقت و قوت

اِلَّا بِكَ يَا رَحِيْمُ.

مگر جو تجھ سے ہے اے مہربان

- نمازِ وتر کے قنوت میں اپنے مومن بھائیوں کیلئے زیادہ سے زیادہ مغفرت کی دُعا کرنی چاہیے۔ کم از کم چالیس مومنین کیلئے دُعائے مغفرت کرنا مستحب ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر ہم مثلاً ''احمد علی'' نامی مومن کے بارے میں دُعائے مغفرت کرنا چاہیں تو یوں کہیں گے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَحْمَد علی۔ (پروردگار! احمد علی کو بخش دے)۔
- مومنین کیلئے دُعائے مغفرت اپنی زبان میں بھی کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆☆☆

احکامِ روزہ

روزہ ایک اہم اسلامی عبادت ہے۔اس کا واجب ہونا ضروریاتِ دین میں شمار ہوتا ہے۔یعنی شریعتِ اسلامیہ میں روزہ کا واجب ہونا بالکل واضح اور اظہر من الشّمس ہے اور تمام فقہاء کے مطابق اس کے وجوب کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔اسلامی معاشرے میں ''صوم وصلوٰۃ'' کے پابند مومن ومسلمان کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

روزہ،قرآن وحدیث کی نظر میں:

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر روزہ کی اہمیت وفضیلت بیان کی گئی ہے۔قرآن کریم نے یہ واضح کیا ہے کہ تقویٰ جیسی نیک صفت کے حصول کا سب سے بہترین ذریعہ روزہ ہے اور یہ عظیم عبادت صرف امتِ اسلامی پر ہی فرض نہیں کی گئی بلکہ یہ اس سے پہلے والی امتوں پر بھی واجب تھی۔جیسا کہ سورہ بقرہ کی آیت ۱۸۳ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾

اے اہل ایمان! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ تم
سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے۔ تا کہ تم متقی بن جاؤ۔

اسی طرح حدیث قدسی میں روزے کی فضیلت کے متعلق ارشاد پرودگار ہے:

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ.

روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

روزے کی تعریف و وجوب:

طلوع صبح صادق سے مغرب کے شرعی وقت تک قُرْبَۃً اِلَی اللہِ کھانے پینے اور بعض دوسری چیزوں سے (جنہیں آئندہ صفحات پر ''مبطلات روزہ'' کے عنوان سے بیان کیا جائے گا) پرہیز کرنے کو ''روزہ'' کہتے ہیں۔

روزہ ہر بالغ و عاقل انسان پر واجب ہے۔ بیماری اور سفر کی وجہ سے رہ جانے والے روزہ کی بعد میں قضا بجالانا واجب ہے۔ اسی طرح خواتین اپنے مخصوص ایام میں روزہ نہیں رکھ سکتیں، بلکہ ان پر رہ جانے

والے روزوں کی بعد میں قضا بجالانا واجب ہے۔

روزہ کی اقسام:

بعض ایام اور حالتوں میں روزہ واجب ، بعض میں مستحب اور بعض دیگر میں حرام یا مکروہ ہوتا ہے۔ ذیل میں روزہ کی ان چاروں اقسام کے چند نمونے پیش کئے جارہے ہیں:

۱۔ واجب روزے:

- رمضان المبارک کے روزے
- قضا شدہ روزے
- کفارے کے روزے
- نذر یا عہد کا روزہ اور کچھ دیگر روزے

۲۔ مستحب روزے:

سوائے ان ایام کے کہ جن میں روزہ رکھنا حرام ہے، پورے سال کے ایام میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔ البتہ بعض ایام کے روزوں کے بارے میں خصوصی تاکید ہوئی ہے، لہٰذا انہیں سنت مؤکدہ روزے شمار

کیا جاتا ہے۔سنت مؤکدہ روزوں کے چند نمونے یہ ہیں:

- ہر جمعرات اور جمعہ کا روزہ
- یوم بعثت (۲۷ رجب المرجب) کا روزہ
- عید غدیر (۱۸ ذوالحج) کا روزہ
- عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱۷ ربیع الاول) کا روزہ

یومِ عرفہ (۹ ذوالحج) کا روزہ۔۔۔اور کئی ایام کے روزے۔

۳۔حرام روزے:

بعض ایام میں روزہ رکھنا حرام ہے۔حرام روزوں کے چند نمونے پیش خدمت ہیں:

- عید الفطر کے دن کا روزہ
- عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ
- چپ کا روزہ
- اولاد کا مستحبی روزہ جو والدین کیلئے تکلیف وصدمے کا باعث ہو۔

۴۔مکروہ روزے:

- بعض حالتوں اور مواقع پر روزہ رکھنا مکروہ ہے، جیسے:
- مہمان کا میزبان کی اجازت کے بغیر مستحبی روزہ
- اولاد کا باپ کی اجازت کے بغیر مستحبی روزہ
- عاشورہ کے دن کا روزہ

واجباتِ روزہ:

روزے کا صرف ایک ہی واجب ہے اور وہ ''نیت'' ہے۔

روزے کی نیت میں مندرجہ ذیل نکات کا رعایت کرنا ضروری ہے:

☆ روزہ ایک عبادت ہے لہٰذا اسے صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری کی نیت سے انجام دیا جائے۔

☆ نیت دلی قصد کا نام ہے اور اس کا زبان سے جاری کرنا واجب نہیں ہے۔

☆ رمضان المبارک میں انسان ہر شب میں اگلے دن کے روزے کی نیت کرسکتا ہے، لیکن بہتر ہے کہ رمضان المبارک کی پہلی رات میں

تمام رمضان کے روزوں کی نیت کر لے۔

☆ نیت اذان فجر سے پہلے کر لینی چاہیے۔

☆ واجب روزے میں اگر انسان کسی جائز عذر مثلا بھولنے یا سفر کی وجہ سے روزے کی نیت نہ کر سکے تو وہ ظہر (زوال آفتاب) تک روزے کی نیت کر سکتا ہے، بشرطیکہ کہ اس دوران اس نے مبطلات روزہ میں سے کسی چیز کو انجام نہ دیا ہو۔

لفظی نیت اس طرح سے کی جا سکتی ہے: ''روزہ رکھتا ہوں قُرْبَةً اِلَی اللهِ''۔

روزہ توڑنے والے چیزیں:

روزہ دراصل کچھ چیزوں سے پرہیز کا نام ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو روزہ کو باطل کر دیتی ہیں، اس لئے انہیں ''مبطلات روزہ'' کہا جاتا ہے۔ مبطلات روزہ یہ ہیں:

- کھانا۔ پینا
- حلق تک گاڑھا گرد و غبار پہنچانا

- پورے سر کو پانی میں ڈبونا
- الٹی کرنا
- مباشرت کرنا
- استمناء کرنا
- خدا، رسولؐ اور آئمہ علیہم السلام کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا
- اذان صبح تک جنابت، حیض یا نفاس کی حالت پر باقی رہنا

ذیل میں بعض مبطلات کے کچھ احکام پیش کئے جا رہے ہیں:

- **کھانا۔ پینا**

جان بوجھ کر کچھ کھانے یا پینے سے روزہ باطل ہوجاتا ہے۔ خواہ یہ چیز عام طور پر کھائی یا پی جاتی ہو یا نہیں، مثلاً مٹی یا تیل وغیرہ۔ بنابریں بھول کر کچھ کھانے یا پینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔ البتہ اگر کھانے یا پینے کے دوران یاد آجائے تو منہ کے اندر موجود چیز کو باہر پھینکنا واجب ہے۔ دانتوں میں پھنسے غذا کے ٹکڑوں کو جان بوجھ کر کھا لینے سے بھی روزہ باطل ہوجاتا ہے۔

❁ جسامت والے گرد وغبار کا حلق تک پہنچانا:

گاڑھا یعنی جسامت والا غبار حلق تک پہنچانے سے روزہ باطل ہوجاتا ہے۔ جیسے آٹے کا غبار۔ لیکن اگر غبار گاڑھا نہ ہو، یا حلق تک نہ پہنچے یا انسان کو شک ہو کہ یہ گاڑھا اور جسامت والا ہے یا نہیں تو اس صورت میں روزہ باطل نہیں ہے۔ نیز اگر غیر ارادی یا بھولے سے گاڑھا غبار حلق تک جان پہنچے تو تب بھی روزہ باطل نہیں ہوتا۔

❁ خدا، رسولؐ یا آئمہؑ سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا:

اگر کوئی انسان جان بوجھ کر خدا، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ائمہ اہل بیتؑ سے کوئی ایسی بات منسوب کرے جو انہوں نے نہ فرمائی ہو تو ایسا کرنے والے کا روزہ باطل ہوجاتا ہے۔ خواہ اس نے یہ کام اشارے یا کنائے میں کیا ہو یا صراحت کے ساتھ، اور خواہ یہ جھوٹی بات اس نے خود تراشی ہو یا یہ کسی اور کی گھڑی ہوئی ہو۔ اس نے تحریری صورت میں ایسا کیا ہو یا زبانی طور پر۔ البتہ اگر انسان کا قصد سچی بات تھا لیکن وہ بعد میں جھوٹی ثابت ہوجائے تو روزہ باطل نہیں ہوتا۔

پورا سر پانی میں ڈبونا:

روزے کی حالت میں جان بوجھ کر پورا سر پانی میں ڈبونے سے روزہ باطل ہوجاتا ہے۔

قے یعنی الٹی کرنا:

جان بوجھ کر قے یعنی الٹی کرنے سے روزہ باطل ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر بدہضمی یا کسی اور وجہ سے غیر ارادی طور پر قے آجائے تو روزہ باطل نہیں ہوتا۔

اذان فجر تک جنابت کی حالت میں باقی رہنا:

اگر انسان رمضان المبارک کی کسی رات کو جنابت کی حالت میں ہو (یعنی اس کی منی خارج ہوئی ہو یا اس نے مباشرت کی ہو) اور وہ فجر کی اذان تک غسلِ جنابت نہ کرے یا پھر (ایسے عذر کی صورت میں کہ جس میں غسل بجا نہ لاسکتا ہو) تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔ پس معلوم ہوا کہ روزہ دار کو اذان فجر سے پہلے جنابت سے پاک ہونا چاہیے۔ خواہ غسل سے اور عذر میں تیمم سے۔

وہ لوگ جن پر روزہ واجب نہیں ہے؟

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ چونکہ یہ ایک الٰہی دین ہے اس لئے اس میں اللہ کے بندوں کیلئے پیچیدگیاں نہیں بلکہ آسانیاں ہیں۔ جس طرح تندرست اور اپنے وطن میں موجود بالغ وعاقل انسان پر روزہ واجب ہے اسی طرح بیمار اور مسافر پر روزہ نہ صرف یہ کہ واجب نہیں ہے، بلکہ فقہ جعفریہ کی رو سے ان کیلئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ البتہ مسافر وہ جو شرعی مسافت جتنا سفر کرے اور بیمار وہ کہ جسے روزہ کی وجہ سے بیماری کے طول پکڑنے کا خطرہ لاحق ہو یا سخت مشقت کا سامنا ہو جو عام طور پر برداشت نہیں کی جاتی۔ اس کی تفصیل توضیح المسائل سے معلوم کی جاسکتی ہے۔

اسی طرح خواتین اپنے مخصوص ایام میں روزہ نہیں رکھ سکتیں۔

مذکورہ تینوں اقسام کے لوگ بیماری، سفر یا مخصوص ایام کی وجہ سے رہ جانے والے روزوں کی قضا بجالانے کے پابند ہیں۔

جان بوجھ کر روزہ نہ رکھنے یا روزہ توڑنے کا کفارہ:

اگر کوئی شخص بغیر کسی عذر کے رمضان المبارک کا روزہ نہ رکھے، یا ماہ مبارک کا روزہ رکھ کر توڑ ڈالے تو اس پر درج ذیل میں سے کوئی ایک کفارہ ادا کرنا واجب ہے:

- ساٹھ مستحقین کو کھانا کھلانا
- ایک غلام آزاد کرنا
- ایک روزے کے بدلے میں دو ماہ روزے رکھنا (جن میں کم از کم تیس دن مسلسل روزے رکھنے) واجب ہیں۔

چونکہ آج کل غلام میسر نہیں ہیں اس لئے بقیہ دو کفاروں میں سے کسی ایک کا انجام دینا واجب ہے۔ البتہ یہ اس صورت میں ہے جب روزے کو کسی جائز چیز سے باطل کیا جائے مثلاً کھانے، پینے وغیرہ سے۔ لیکن اگر کوئی شخص حرام کام مثلاً (نعوذ باللہ) زنا سے روزہ باطل کرے تو مذکورہ تینوں کفارے ادا کرنا واجب ہیں۔

☆☆☆☆☆

زکوٰۃ کے احکام

زکوٰۃ ایک اہم اسلامی عبادت ہے جسے قرآن مجید میں اکثر مقامات پر نماز کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ سورۂ بقرہ آیت ۱۱۰ میں فرمایا:

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۱۱۰﴾

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرضِ حسنہ دو۔ اور تم اپنے پیش رو جو اچھا کام بھیجو گے، اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں پالو گے۔ بیشک اللہ تمہارے اعمال سے آگاہ ہے۔

اسلام کے اقتصادی نظام میں زکوٰۃ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن میں اکثر مقامات پر زکوٰۃ کو نماز کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ گویا جس طرح نماز انسان کی روح کو پاک و طاہر بناتی ہے اسی طرح زکوٰۃ انسان کے مال کو طیب و طاہر کرتی ہے۔

زکوٰۃ کی اقسام:

زکوٰۃ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) زکوٰۃِ مال (۲) زکوٰۃ فطرہ

زکوٰۃ کن چیزوں پر واجب ہے؟

زکوٰۃ کچھ فصلوں، کچھ مویشیوں اور کچھ سکوں پر واجب ہوتی ہے:

- فصلوں میں: گندم، جو، کھجور اور کشمش شامل ہیں۔
- مویشیوں میں: اونٹ، گائے بھینس اور بھیڑ بکریاں شامل ہیں۔
- اور سکوں میں: سونے اور چاندے کے سکے شامل ہیں۔

مذکورہ اشیاء پر زکوٰۃ اس صورت میں واجب ہوگی جب یہ اشیاء شرعی طو پر مقررہ مقدار (نصاب) کے برابر ہوں اور حیوانات میں نصاب پر پورا اترنے کے علاوہ سال بھر اس نصاب کا برقرار رہنا بھی شرط ہے۔ نصاب اور اس پر واجب زکوٰۃ کے مسائل کافی تفصیل طلب ہیں جنہیں مفصل فقہی کتب سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

زکوٰۃ کا مصرف:

مالی زکوٰۃ یا زکوٰۃِ فطرہ مندرجہ ذیل لوگوں کو دی جاسکتی ہے:

- ۱۔فقراء (محتاج لوگ)۔
- ۲۔مساکین یعنی مکمل نادار اور تہی دست لوگ۔
- ۳۔عاملین زکوٰۃ، یعنی وہ لوگ جو امام۔ یا ان کے نائب کی طرف سے زکوٰۃ کی جمع آوری اور اس کی حفاظت پر مامور ہوں۔
- ۴۔ایسے غیر مسلم لوگ جنہیں زکوٰۃ دے کر مسلمانوں کا ہمدرد بنایا جاسکتا ہو۔
- ۵۔غلاموں کو خرید کر انہیں آزاد کرنے کے لئے۔
- ۶۔ان لوگوں کے قرض کے ادائیگی کے لئے جو اپنا قرض ادا کرنے سے قاصر ہوں۔
- ۷۔خدا کی راہ میں۔ اس سے مراد ایسے کام ہیں جو اجتماعی فائدے کیلئے ہوں۔ مثلاً مسجد کی تعمیر وغیرہ۔

۸۔ایسے مسافر جو حالت سفر میں محتاج ہو جائیں اور ان کے پاس واپسی کا خرچہ نہ ہو۔

یاد رہے مالی زکوٰۃ اور زکوٰۃ فطرہ دونوں کو مندرجہ بالا مصارف میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔لیکن بہتر یہ ہے کہ فطرہ کو صرف مستحق مومنین اور ان کے بچوں پر خرچ کیا جائے۔

زکوٰۃ کے مستحق محتاج کی شرائط:

۱۔شیعہ اثنا عشری ہو۔

۲۔ان افراد میں سے نہ ہو جن کا نان نفقہ زکوٰۃ ادا کرنے والے شخص پر واجب ہوتا ہے۔مثلاً زکوٰۃ ادا کرنے والے کی بیوی یا اولاد۔

۳۔محتاج سید صرف سید کی زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

۴۔وہ محتاج زکوٰۃ کے مال کو گناہ میں خرچ کرنے والا نہ ہو۔

۵۔کھلے عام گناہ کرنے والا نہ ہو۔

☆☆☆☆☆

فطرہ کا بیان

فطرہ بھی زکوٰۃ کی ایک قسم ہے۔ یہ زکوٰۃ رمضان المبارک گزر جانے پر عید کی رات واجب ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اموال کی زکوٰۃ انسان کے مال کو پاک کرتی ہے اور فطرہ کی زکوٰۃ انسان کے بدن کو پاک وطاہر کرتی ہے۔ نیز یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ زکوٰۃ فطرہ کا روزہ کی قبولیت کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہے۔

کن لوگوں پر فطرہ واجب ہے؟

جو افراد عید کی رات بالغ، عاقل، آزاد ہوں اور محتاج نہ ہوں ان پر فطرہ کی ادائیگی واجب ہے۔

جو شخص مذکورہ خصوصیات کا حامل ہو اس پر اپنا اور اپنے زیر کفالت تمام افراد کا فطرہ ادا کرنا واجب ہے۔ نیز جو لوگ عید کی رات اس کے ہاں کھانا کھانے والے شمار ہوں ان کا فطرہ بھی اس پر واجب ہے۔

فطرہ کی مقدار:

ہر فرد کی طرف سے ایک صاع (تقریبا 3 کلوگرام) گندم، جو، کھجور، کشمش یا چاول وغیرہ۔

فطرہ کب ادا کرنا چاہیے؟

فطرہ کو عید کی رات سے عید کے دن ظہر تک ادا کر دینا چاہیے۔ البتہ اس کی ادائیگی کا بہترین موقع عید کے دن نمازِ عید ادا کرنے سے قبل ہے۔

* یاد رہے زکوٰۃ فطرہ کو ان تمام آٹھ مصارف میں خرچ کیا جا سکتا ہے جو مالی زکوٰۃ کے باب میں بیان کئے گئے ہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ فطرہ کو صرف مستحق مومنین اور ان کے بچوں پر خرچ کیا جائے۔
* مستحب ہے کہ فطرہ میں اپنے مستحق رشتہ داروں کو مقدم کرے۔ اس کے بعد ہمسایوں کو اور اس کے بعد اہل علم و فضل کو۔
* مستحق سیّد، سیّد کا فطرہ لے، مگر غیر سیّد کا فطرہ سیّد نہیں لے سکتا۔

☆☆☆☆☆

خُمس کا مختصر بیان

خمس فروع دین کی اہم شاخ ہے۔ خمس کا لغوی معنی ''پانچواں'' یعنی پانچواں حصہ ہے۔ فقہی اصطلاح کے مطابق (مختلف شرائط کے تحت) اپنے مال کا پانچواں حصہ نکال کر اسے اس کے حقداروں کو پہنچانے کا نام ''خمس'' ہے۔

خمس کن چیزوں پر واجب ہے؟

درج ذیل سات چیزوں پر خمس واجب ہے:

- سال بھر کی بچت پر
- معدنی کان پر
- خزانے پر
- جنگی مالِ غنیمت پر
- اس حلال مال پر جو حرام سے مخلوط ہو گیا ہو
- ان جواہرات پر جو سمندر سے غوطہ زنی کر کے حاصل کئے جائیں۔
- اس زمین پر جو ذمی کافر کسی مسلمان سے خریدے

ذیل میں ان سات چیزوں میں سے بعض کے ضروری مسائل بیان کئے جارہے ہیں:

ا۔سال کی بچت:

✷ اسلام کسی انسان پر بے جا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا۔ اسلام نے خمس کو انسان کے روزمرہ کے اخراجات پر مقدم نہیں کیا۔ انسان آزادی سے پورا سال اپنے مال سے اپنی ضروریات جو اس کی مالی حالت کے مطابق ہیں پوری کرسکتا ہے اور اگر سال گزر جانے کے بعد کچھ باقی بچ جاتا ہے تو اس کا پانچواں حصہ بطور خمس نکالنا واجب ہے۔ سال کے روزمرہ کے اخراجات میں خوراک، لباس، گھریلو ضروریات کی اشیاء، سواری، بچوں کی فیس، مہمانوں کی اخراجات، شادی کے اخراجات اور دیگر وہ اخراجات جو عام زندگی کی ضرورت شمار کئے جاتے ہوں۔

جس طرح بالغ ہونے کے فوراً بعد انسان پر نماز پڑھنا واجب ہو جاتا ہے اور بلوغ کے پہلے سال روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے اسی طرح اس کیلئے ضروری ہے کہ اپنے بالغ ہونے کے ٹھیک ایک سال بعد اس کے

پاس جو بھی بچت ہو اس پر خمس ادا کرے۔ خمس کے حساب کیلئے اسلامی مہینوں کو بھی معیار قرار دیا جا سکتا ہے اور دیگر کیلنڈروں کے مہینوں کو بھی۔

۲۔ کسی معدنی کان سے حاصل ہونے والا مال:

☆ کسی معدنی کان سے حاصل ہونے والا مال اگر شرعی طور پر مقررہ مقدار (نصاب) تک پہنچ جائے تو اس کا خمس ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ معدنیات میں: سونا، چاندی، تانبا، پیتل، کوئلہ، قیمتی پتھر، نمک اور بہت سے چیزیں شامل ہیں۔ اس کا نصاب توضیح المسائل میں درج ہے۔

۳۔ حرام سے مخلوط حلال مال:

☆ اگر انسان کا اپنا حلال مال حرام کے مال میں اس طرح مخلوط ہو جائے کہ نہ تو حرام مال کی مقدار معلوم ہو، نہ اس کے مالک کا کوئی علم ہو تو اس پورے مال (حلال و حرام) کا خمس ادا کرنا چاہیے جس پر وہ مال پاک ہو جائے گا۔

☆ اگر مال حرام کی مقدار معلوم ہو اور اس کے مالک کا بھی علم ہو تو یہ مال اس مالک تک پہنچانا واجب ہے اور اگر مال کی مقدار معلوم ہے لیکن

مالک کا علم نہیں تو اس مال کو مالک کی طرف سے بطور صدقہ کسی مستحق کو دینا واجب ہے۔ ان دونوں حالتوں میں اس مال کا خمس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

خمس ادا نہ کرنے والے کا حکم:

- ۱۔ خمس ادا نہ کرنے والا، شرعی لحاظ سے اپنے مال کو خرچ اور استعمال کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ یعنی جس مال کا خمس نہیں نکالا نہ اس سے خریدی گئی غذا حلال ہے اور نہ اس سے خریدا گیا لباس مباح۔
- ۲۔ اگر انسان حمام پر واجب غسل کرنے جائے اور حمام والے کو اس رقم سے ادائیگی کا قصد رکھتا ہو جس پر خمس واجب الاداء ہے تو اس کا غسل باطل ہے۔
- ۳۔ اگر انسان ایسے مال سے گھر خریدے جس کا خمس ادا نہ کیا گیا اور اس میں نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔
- ۴۔ خمس ادا نہ کرنے کی صورت میں انسان اپنے مال میں سے کسی کو کوئی چیز تحفۃً نہیں دے سکتا۔

خمس کا مصرف:

خمس کے مال کے دو برابر حصے کئے جاتے ہیں:

(۱) سہم امام (۲) سہمِ سادات

''سہمِ امام'' مرجع تقلید یا اس کے مجاز نمائندے کو دیا جائے گا یا جہاں ان کی اجازت ہو خرچ کیا جائے گا۔

''سہم سادات'' کو مستحق سادات پر خرچ کیا جائے گا۔ ویسے تو انسان خود سہم سادات مستحق سادات پر خرچ کر سکتا ہے مگر کچھ مجتہدین کے نزدیک اس کیلئے بھی مجتہد کی اجازت ضروری ہے۔ آیت اللہ سیستانی کے مقلدین سہم سادات کی رقم کو خود مستحق سادات کو ادا کر سکتے ہیں۔

کس ''سیّد'' کو خمس دیا جا سکتا ہے؟

وہ سیّد جو غریب و نادار ہو یا پھر سفر میں محتاج ہو جائے۔

شیعہ اثنا عشری ہو۔

کھلے عام گناہ نہ کرتا ہو اور خمس اسکے گناہ میں اضافہ کا سبب نہ ہو۔

☆☆☆☆☆

احکام میت

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ﴾

ہر نفس کو موت (کا ذائقہ) چکھنا ہے اور ہم مصیبت اور راحت میں تمہاری آزمائش کرتے ہیں اور (آخرکار) تم ہماری ہی جانب لوٹائے جاؤ گے۔ (سورۂ انبیاء، آیت ۳۵)

موت ایک اٹل اور ناقابل انکار حقیقت ہے اور ہم میں سے ہر ایک نے اپنے مقررہ وقت پر اس کا سامنا کرنا ہے۔ دین اسلام کیونکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اس لئے اس میں جس طرح انسان کی زندگی کے بارے میں احکام موجود ہیں، اسی طرح اس کی موت کے وقت اور پھر موت کے بعد کیلئے بھی احکام موجود ہیں۔ البتہ واضح رہے کہ احکامِ میت سے مراد وہ احکام ہیں جن کا ہم زندہ لوگوں کیلئے انجام دینا ضروری ہے یعنی وہ احکام جو مرحومین کے حوالے سے ہم سے متعلق ہیں۔

مرتے وقت کے احکام:

جو شخص جانکنی کی حالت میں ہو اسے ''محتضر'' کہتے ہیں۔ محتضر کے نزدیک موجود لوگوں پر واجب ہے کہ اسے پشت کے بل اس طرح سے لٹا دیا جائے کہ اس کے پاؤں کے تلووں کا رخ قبلہ کی جانب ہو۔ اس موقع پر محتضر کو شہادتین اور بارہ آئمہ معصومین علیہم السلام کی امامت و دیگر برحق عقائد کی تلقین مستحب ہے۔

موت کے بعد کے واجبات:

جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو تمام مسلمانوں پر اس میت کے لئے مندرجہ ذیل اعمال انجام دینے واجب ہیں:

- میت کو غسل دینا
- میت کو حنوط کرنا
- میت کو کفن پہنانا
- اس کی میت پر نماز (جنازہ) پڑھنا
- اس میت کو دفن کرنا

غسل میت:

میت کو تین غسل دینے واجب ہیں:

* پہلا غسل: بیری کے پتوں ملے پانی سے، جسے ''آبِ سدر'' کہتے ہیں۔
* دوسرا غسل: کافور ملے پانی سے، جسے آبِ کافور کہتے ہیں۔
* تیسرا غسل: خالص پانی سے۔

میت کا غسل بھی بالکل اسی طرح ہے جس طرح انسان اپنا غسل انجام دیتا ہے۔ البتہ اس غسل کی مخصوص نیت ہے۔ مثلاً:

پہلے غسل کی نیت اس طرح سے ہوگی: ''اس میت کو آبِ سدر سے غسل دیتا ہوں واجب قُرْبَةً اِلَی اللهِ''۔

دوسرے غسل کی نیت یوں ہوگی: ''اس میت کو آبِ کافور سے غسل دیتا ہوں واجب قُرْبَةً اِلَی اللهِ''۔

اور تیسرے غسل کی نیت اس طرح سے ہوگی: ''اس میت کو خالص پانی سے غسل دیتا ہوں واجب قُرْبَةً اِلَی اللهِ''۔

❁ غسل کا طریقہ وہی ہے جو غسلِ جنابت کے ضمن میں گزر چکا ہے۔ یعنی غسل دینے والا نیت کرے مثلاً: اس میّت کو غسل دیتا ہوں بیری کے پتوں ملے پانی کے ساتھ واجب قُرْبَةً اِلَی اللهِ۔ نیت کے فوراً بعد میّت کے سر اور گردن کو دھوئے گا، پھر میّت کے بدن کا دایاں حصہ اور پھر بایاں حصہ دھوئے گا۔

❁ مذکورہ تین واجب غسل دینے سے قبل میت کا جسم پاک ہونا ضروری ہے۔ بنابریں اگر میت کے جسم پر کوئی نجاست مثلا خون یا پیشاب یا پاخانہ وغیرہ لگا ہوا ہو تو پہلے اسے پاک کرلیا جائے۔

❁ اگر بیری یا کافور میسر نہ آئے تو ان کی جگہ خالص پانی سے غسل دیا جائے گا۔ بہرحال تین غسل مکمل کرنا ضروری ہیں۔

غسال کی شرائط:

- میت کو غسل دینے والا شیعہ اثنا عشری ہو
- غسل کے مسائل سے آگاہ ہو
- بالغ و عاقل ہو

- مرد مرحوم کو مرد غسل دے گا اور عورت مرحومہ کو خاتون غسل دے گی۔ البتہ میاں بیوی ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں۔

حنوطِ میت:

میت کو مذکورہ تین واجب غسل دے لینے کے بعد حنوط کرنا واجب ہے۔ ''حنوط'' سے مراد میت کے اعضائے سجدہ یعنی پیشانی، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور پاؤں کے دونوں انگوٹھوں کے سروں پر کافور ملنا ہے۔

کافور تازہ اور خوشبودار ہونا چاہیے اور اگر پرانا ہونے کی وجہ سے اس کی خوشبو ختم ہو چکی ہو تو کافی نہیں بلکہ تازے کافور کا انتظام کیا جائے۔

میت کا کفن:

واجب کفن کے تین کپڑے ہوتے ہیں:

- ۱۔ لنگی
- ۲۔ قمیص
- ۳۔ چادر

- ۱۔لنگی:

لنگی کم از کم ناف سے لیکر گھٹنوں تک لمبی ہو۔لیکن بہتر ہے کہ اس کی لمبائی سینے سے پاؤں تک ہو۔

- ۲۔قمیص:

قمیص کم از کم کاندھوں سے لیکر پنڈلیوں کے درمیان تک لمبی ہو اوران دونوں کے مابین پورے جسم کوڈھانپ لے۔

- ۳۔چادر:

چادر کی لمبائی اتنی ہونی چاہیے کہ اسے میت کے سر اور پاؤں دونوں جانب سے باندھا جاسکے۔اوراس کی چوڑائی اتنی ہو کہ اس کا ایک ایک جانب دوسرے پر آجائے۔

کفن کی شرائط:

میت کا کفن کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ اس کے نیچے سے میت کا جسم نظر آئے۔

کفن کا کپڑا مباح ہو۔یعنی غصبی نہ ہو۔اوراگر مباح کپڑا میسر نہ

آئے تو تب بھی میت کو غصبی کپڑے کا کفن نہیں دیا جا سکتا۔

کفن کا کپڑا پاک ہو۔ مردار کے چمڑے سے بنا ہوا نہ ہو۔

اسی طرح کچھ اور شرائط بھی ہیں جو تفصیلی کتابوں میں مذکور ہیں۔

کفن اور حنوط کا طریقہ:

غسلِ میّت کے بعد کسی پاک چیز پر کفن میں سے ایک بڑی چادر بچھائیں اور اس پر دوسری چادر اگر لکھی ہوئی ہو بچھائیں۔

پھر کفن کا گریبان پھاڑ کر آدھا حصہ چادر پر پھیلائیں اور آدھا حصہ سر کی طرف رہنے دیں۔

پھر پاؤں کی طرف لنگی ناف سے لے کر پنڈلیوں تک بچھائیں اور ران پیچ کا ایک سرا پھاڑ کر کمر کے برابر رکھیں۔

پھر میّت کو کفن پر لٹائیں اور ران پیچ کے پھاڑے ہوئے حصے کو کمر سے باندھ کر ناف کے اوپر گرہ لگائیں اور روئی سے شرمگاہوں کو اچھی طرح ڈھانپ دیں اور ران پیچ کے دوسرے حصے کو اس گرہ کے نیچے سے مثل لنگوٹ نکال لیں تاکہ روئی ہلنے نہ پائے روئی پر تھوڑا سا کافور

چھڑک دیں اور میّت کے دونوں پاؤں ملا دیں۔

حنوط: پھر نیت کریں کہ حنوط کرتا ہوں اس میّت کو واجب قُرْبَةً اِلَی اللهِ اور سات اعضائے سجدہ یعنی پیشانی، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے انگوٹھوں پر کافور ہاتھ سے باریک کر کے لگائیں۔ میّت کی ناک پر کافور لگانا مستحب ہے۔ جو کافور بچ جائے اسے سینے پر چھڑک دیں۔

اس کے بعد لنگی باندھ دیں اور کفنی پہنا دیں (لیکن اگر میّت عورت کی ہو تو کفنی پہنانے سے قبل سینہ بند سینے پر رکھ کر اس طرح باندھیں کہ گرہ کمر پر آئے)۔

بعد میں عمامہ سر پر باندھ دیں اور اس کے ایک سرے کو ٹھوڑی کے نیچے سے لا کر گرہ دے دیں (لیکن اگر میّت عورت کی ہو تو عمامہ کی بجائے رومال یا اوڑھنی سر پر باندھ دیں)۔

پھر دائیں طرف کا سرا بائیں طرف اور بائیں طرف کا سرا دائیں طرف ڈال دیں پھر دو لکڑیاں انار، خرمہ یا بیری کی لے کر جن پر شہادتین

لکھی ہوں پر روئی لپیٹ کر ایک میّت کی دائیں بغل اور دوسری میّت کی بائیں بغل میں اس طرح رکھیں کہ دونوں لکڑیوں کا اوپر والا سرا گردن کی ہنسلی سے مل جائے۔

پھر نیت کریں کہ: کفن دیتا ہوں اس میّت کو واجب قُرْبَةً اِلَی اللّٰہِ» اور چادر کا بایاں حصہ میّت پر ڈال دیں پھر دایاں حصہ ڈال کر سر کی جانب سے چادر کو اکٹھا کر کے باندھ دیں۔

پھر کمر میں ایک بند لگا دیں اور اس کے بعد پاؤں کی طرف چادر کو اکٹھا کر کے باندھ دیں۔

☆☆☆☆☆

نمازِ جنازہ

میت کو غسل، حنوط اور کفن دینے کے بعد اس پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے جس کی پانچ تکبیریں ہوتی ہیں۔

قابل توجہ:

میت کے غسل، حنوط، کفن، نماز جنازہ اور پھر دفن جیسے تمام امور واجب کفائی ہیں۔ یعنی ابتدا میں یہ تمام مسلمانوں پر واجب ہیں، لیکن اگر کچھ مسلمان ان امور کی انجام دہی میں مصروف ہوجائیں تو باقی افراد ان کی ادائیگی سے بری الذمہ ہوجاتے ہیں۔

فرادیٰ نماز جنازہ کیلئے یوں نیت کرے: نماز جنازہ پڑھتا ہوں اس حاضر میّت پر واجب «قُرْبَةً اِلَی اللهِ»۔

با جماعت پڑھ رہا ہو تو یوں نیت کرے: نماز جنازہ پڑھتا ہوں اس حاضر میّت پر پیچھے اس پیش نماز کے واجب «قُرْبَةً اِلَی اللهِ»۔

۞ پھر پہلی تکبیر «اَللّٰہُ اَکْبَرُ» کہے اور یہ پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ،

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ،

اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ.

جنہیں اس نے برحق مبعوث فرمایا جو خوشخبری دینے والے اور قیامت کے دن سے ڈرانے والے ہیں۔

۞ پھر دوسری تکبیر «اَللّٰہُ اَکْبَرُ» کہے اور یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ بَارِكْ عَلٰى

پروردگار! درود و سلام نازل فرما محمدؐ و آلؐ محمدؐ پر، اور برکت نازل فرما

مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ

محمدؐ و آلؐ محمدؐ پر، اور رحمت نازل فرما محمدؐ و آلؐ محمدؐ پر،

كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى

جیسا کہ تو نے اپنا بہترین درود وسلام، سلامتی، برکت اور رحمت نازل فرمائی

اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حضرت ابراہیمؑ اور ان کی آلؑ پر، بیشک تو لائقِ مجد و تعریف ہے

وَ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

اور (خدایا!) تو رحمت نازل فرما اپنے تمام انبیاء و مرسلینؑ پر

وَالشُّهَدَآءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَجَمِيْعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ.

اور شہداء، سچوں اور اپنے تمام نیک و صالح بندوں پر۔

❁ پھر تیسری تکبیر «اَللّٰهُ اَكْبَرُ» کہے اور یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ

خدایا! تمام مومنین و مومنات اور مسلمین اور

الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ، اَلْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ

مسلمات کو بخش دے! ان کو بھی جو ابھی زندہ ہیں

وَالْاَمْوَاتِ، تَابِعِ اللّٰهُمَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ،

اور انہیں بھی جو فوت ہو گئے ہیں، خدایا! ہمارے اور ان کے درمیان نیکیوں کے ساتھ متابعت ظاہر فرما!

اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوٰتِ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

بیشک تو دُعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اور بیشک تو ہر شے پر قادر ہے۔

❁ پھر چوتھی تکبیر «اَللّٰہُ اَکْبَرُ» کہے اور:

✵ (مرد کیلئے یہ پڑھے):

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ

خدایا! بیشک یہ (مرحوم) تیرا بندہ ہے، تیرے بندے کا بیٹا ہے، تیری کنیز کا بیٹا ہے

نَزَلَ بِكَ وَ اَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ

یہ تیرا مہمان بنا ہے اور تو بہترین میزبان ہے، پروردگار! ہم اس (مرحوم) کے بارے

مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ كَانَ

میں سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں جانتے اور تو اس کے بارے میں ہم سے بہتر جانتا ہے، خدایا! اگر یہ

مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْٓـًٔا فَتَجَاوَزْ

نیکوکار ہے تو اس کی نیکیوں میں مزید اضافہ فرما دے اور اگر یہ گنہگار ہے تو اس سے

عَنْهُ وَ احْشُرْهُ مَعَ النَّبِيِّ وَالْاَئِمَّةِ الطَّيِّبِيْنَ

در گزر فرمادے ۔ (پروردگار) اسے حضرت رسول اکرم ﷺ اور آئمہ طاہرینؑ

الطَّاهِرِيْنَ الْمَعْصُوْمِيْنَ.

کے ساتھ محشور فرمادے!

(عورت کیلئے) کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ

خدایا! بیشک یہ (مرحومہ) تیری کنیز ہے، تیرے بندے کی بیٹی ہے، تیری کنیز کی بیٹی ہے

نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ

یہ تیری مہمان بنی ہے اور تو بہترین میزبان ہے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا

پروردگارا! ہم اس (مرحومہ) کے بارے میں سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں جانتے

وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً

اور تو اس کے بارے میں ہم سے بہتر جانتا ہے، خدایا! اگر یہ نیکوکار ہے

فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهَا وَ اِنْ كَانَتْ مُسِيْٓئَةً

تو اس کی نیکیوں میں مزید اضافہ فرمادے اور اگر یہ گنہگار ہے تو اس سے

فَتَجَاوَزْ عَنْهَا وَاحْشُرْهَا مَعَ النَّبِيِّ وَالْاَئِمَّةِ

در گذر فرمادے۔ (پروردگار) اسے حضرت رسول اکرم ﷺ اور آئمہ طاہرین ؑ

الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْمَعْصُوْمِيْنَ.

کے ساتھ محشور فرمادے!

(بچے کیلئے) کہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِاَبَوَیْہِ وَ لَنَا سَلَفًا وَّ فَرَطًا وَّ اَجْرًا

معبود! اس بچے کو اپنے والدین اور ہمارے لئے پہلے سے جا کر انتظام کرنیوالا اور اجر کا باعث بنا دے

(بچی کیلئے) کہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لِاَبَوَیْھَا وَ لَنَا سَلَفًا وَّ فَرَطًا وَّ اَجْرًا

معبود! اس بچی کو اپنے والدین اور ہمارے لئے پہلے سے جا کر انتظام کرنیوالی اور اجر کی باعث بنا دے۔

اور پھر پانچویں تکبیر کے بعد نماز ختم کرے۔

نماز جنازہ کی دو صورتیں:

نماز جنازہ دو طرح سے پڑھی جا سکتی ہے۔ ایک مفصل جو اوپر نقل کی گئی ہے اور دوسرے مختصر۔ نماز جنازہ انسان خواہ فرادیٰ (بغیر جماعت کے) پڑھ رہا ہو یا کسی کی اقتدا میں ادا کر رہا ہو، دونوں صورتوں میں وہ خود اس کو پڑھنے کا پابند ہے۔ پس جماعت میں امام صاحب کے پیچھے خاموش کھڑے رہنے سے نماز جنازہ ادا نہیں ہوتی ہے۔ ہم اس کتاب میں مومنین کے استفادے کیلئے مختصر نماز جنازہ بھی نقل کر رہے ہیں۔

مختصر نماز جنازہ:

نماز جنازہ کی نیت (فرادیٰ کی صورت میں: ''نماز جنازہ پڑھتا ہوں اس حاضر میت پر واجب قُرْبَةً اِلَی اللهِ'' اور جماعت کی صورت میں: نمازِ جنازہ پڑھتا ہوں اس حاضر میت پر، اس پیش نماز کی اقتدا میں واجب قُرْبَةً اِلَی اللهِ'') کے بعد:

- پہلی تکبیر «اَللهُ اَکْبَرُ» کہے اور یہ پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔

- پھر دوسری تکبیر کہے اور یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

خدایا! محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما!

- پھر تیسری تکبیر کہے اور یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

خدایا! تمام مومنین ومومنات کی مغفرت فرمادے!

- پھر چوتھی تکبیر کہے اور اس کے بعد:

  - میت مرد ہو تو یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِھٰذَا الْمَیِّتِ

خدایا! اس میت کی مغفرت فرمادے!

  - میت عورت ہو تو یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِھٰذِہِ الْمَیِّتَۃِ

خدایا! اس میت کی مغفرت فرمادے!

- اور پھر پانچویں تکبیر کہنے پر نماز جنازہ اختتام پذیر ہو جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

تلقین میت

مکتب اہل بیتؑ میں میت کو قبر میں لٹا کر اور پھر دفن کرنے کے بعد اس کی قبر پر تلقین پڑھنا مستحب عمل ہے۔ تلقین میں دراصل میت کو عقائد حقہ کی یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ یہ تلقین جہاں میت کیلئے رحمت و مغفرت کی راہ ہموار کرتی ہے وہاں قبر پر موجود دیگر مومنین کی معرفت میں بھی اضافے کا سبب ہے۔ ہم نے اس کتاب میں تلقین کو ترجمہ کے ساتھ پیش کیا ہے تا کہ تمام مومنین اس کے معانی سے مستفید ہوں۔

جب میّت کو قبر میں اتاریں تو ایک مومن ننگے سر اور ننگے پاؤں کفن کے کپڑوں کی تمام گرہیں کھول کر اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے پر قینچی کی طرح رکھ کر اپنے داہنے ہاتھ سے میّت کا داہنا شانہ اور اپنے بائیں ہاتھ سے میّت کا بایاں شانہ تھام کر آہستگی سے ہلائے اور کوئی مومن حسب ذیل تلقین پڑھے۔ اگر میّت عورت ہو تو اس کا کوئی محرم قبر میں اترے۔

تلقین برائے مرد

اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ

خوب غور سے سنو! خوب غور سے سنو! خوب غور سے سنو!

يَا(مرحوم اور اس کے والدکا نام لے)هَلْ اَنْتَ عَلَى

اے (یہاں مرحوم اور اس کے والد کا نام لے) کیا تو اپنے اس

الْعَهْدِ الَّذِیْ فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ

عہد پر قائم ہے جس پر تو نے ہم سے جدائی اختیار کی اور وہ اس امر کی گواہی کہ سوائے اللہ

اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا

کے کوئی معبود نہیں ، وہ اکیلا ہے ، اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی گواہی کہ حضرت محمد ﷺ

عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ سَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَ خَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ وَ

اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور تمام انبیاءؑ کے سردار اور آخری نبی ہیں اور اس بات کی گواہی کہ

اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَ اِمَامُ

حضرت علیؑ تمام مومنوں کے حاکم ، تمام اوصیاء کے سردار اور ایسے (برحق) امام ہیں جن کی اطاعت

نِ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ

کو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے لئے واجب قرار دیا ہے، اور یہ گواہی کہ حضرت امام حسنؑ

وَ الْحُسَيْنَ وَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَّ

اور حضرت امام حسینؑ، حضرت امام زین العابدینؒ، حضرت امام محمد باقرؒ

جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّ مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَّ عَلِيَّ بْنَ

حضرت امام جعفر صادقؒ، حضرت امام موسیٰ کاظمؒ، حضرت امام علی رضاؒ،

مُوْسٰى وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَّ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّ

حضرت امام محمد تقیؒ ، حضرت امام علی نقیؒ،

الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَّ الْقَآئِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِيَّ

حضرت امام حسن عسکریؑ اور قائم آلؑ محمد ﷺ حضرت امام زمانہؑ

صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ حُجَجُ اللّٰهِ

(کہ اللہ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں) جو تمام مومنین کے امام اور اللہ کی تمام مخلوق

عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَ اَئِمَّتُكَ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارٌ

پر اس کی حجت ہیں، وہ تمہارے ہدایت یافتہ اور نیکوکار سچے امام ہیں

يَا (مرحوم کا اور اس کے والد کا نام لے) اِذَا اَتَاكَ الْمَلَكَانِ

اے (یہاں مرحوم اور اس کے والد کا نام لے) جب تمہارے پاس

الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى

اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارسال کردہ دو مقرب فرشتے آئیں

وَ سَئَلَاكَ عَنْ رَّبِّكَ وَ عَنْ نَّبِيِّكَ وَعَنْ دِيْنِكَ

اور تم سے تمہارے پروردگار، تمہارے نبی، تمہارے دین،

وَ عَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ قِبْلَتِكَ وَ عَنْ اَئِمَّتِكَ

تمہاری کتاب، تمہارے قبلہ، اور تمہارے اماموں کے بارے میں سوال کریں تو

فَلَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ وَ قُلْ فِيْ جَوَابِهِمَا

ڈرنے یا خوف کھانے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ تم ان دونوں کو یہ جواب دو کہ:

اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّيْ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اللہ جل جلالہ میرا پروردگار ہے، حضرت محمد ﷺ

نَبِيِّيْ وَ الْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ وَ الْكَعْبَةُ

میرے نبی ہیں، اسلام میرا دین ہے، قرآن میری کتاب ہے، کعبہ شریف

قِبْلَتِيْ وَاَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِمَامِيْ

میرا قبلہ ہے اور حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ میرے امام ہیں،

وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّنِ الْمُجْتَبٰى اِمَامِيْ وَ الْحُسَيْنُ

حضرت امام حسن مجتبیٰؑ میرے امام ہیں، شہید کربلا

بْنُ عَلِيِّ نِ الشَّهِيْدُ بِكَرْبَلَآءَ اِمَامِيْ وَ عَلِيٌّ زَيْنُ

حضرت امام حسینؑ میرے امام ہیں، حضرت امام زین العابدینؑ

الْعَابِدِيْنَ اِمَامِيْ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ نِ الْبَاقِرُ اِمَامِيْ

میرے امام ہیں، حضرت امام محمد باقر ؑ میرے امام ہیں،

وَ جَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ اِمَامِيْ وَ مُوْ سَى الْكَاظِمُ

حضرت امام جعفر صادق ؑ میرے امام ہیں، حضرت امام موسیٰ کاظمؑ

اِمَامِيْ وَ عَلِيُّ نِ الرِّضَا اِمَامِيْ وَ مُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ

میرے امام ہیں ، حضرت امام علی رضاؑ میرے امام ہیں، حضرت امام محمد تقی ؑ

اِمَامِيْ وَ عَلِيُّ نِ الْهَادِيْ اِمَامِيْ وَ الْحَسَنُ

میرے امام ہیں، حضرت امام علی نقی ؑ میرے امام ہیں، حضرت

الْعَسْكَرِيُّ اِمَامِيْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِيْ هٰؤُلَآءِ

امام حسن عسکریؑ میرے امام ہیں اور حجتِ حق حضرت امام زمانہؑ میرے امام ہیں۔ خدا ان

صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِيْ وَ سَادَتِيْ

سب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، یہ سب کے سب میرے امام، سردار،

وَ قَادَتِيْ وَ شُفَعَآئِيْ بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَ مِنْ

پیشوا اور شفاعت کنندہ ہیں، میں انہی کی ولایت کا دم بھرتا ہوں اور

اَعْدَآئِهِمْ اَتَبَرَّءُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمْ

ان کے دشمنوں سے بیزار ہوں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور خوب اچھی طرح جان لے

يَا (مرحوم کا اور اس کے والد کا نام لے) اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ

اے (مرحوم اور اس کے والد کا نام لے) کہ بیشک اللہ تبارک

وَتَعَالٰى نِعْمَ الرَّبُّ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

و تعالیٰ بہترین رب ہے، حضرت محمد ﷺ

وَ اٰلِهٖ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ

بہترین رسول ہیں اور حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ

بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّ اَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ

اور ان کے گیارہ امام فرزندانِ ارجمندؑ بہترین

الْاَئِمَّةُ وَاَنَّ مَا جَآءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

امام ہیں اور بیشک جو کچھ حضرت محمد ﷺ اللہ کی جانب سے لائے ہیں وہ

اٰلِهٖ حَقٌّ وَّ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّ سُؤَالَ مُنْكَرٍ وَّ نَكِيْرٍ

برحق ہے، اور موت برحق ہے، اور قبر میں منکر و نکیر کا سوال و جواب

فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَّ النُّشُوْرَ حَقٌّ وَّ

کرنا برحق ہے، اور قبروں سے اٹھایا جانا برحق ہے، اور دوبارہ زندہ کیا جانا برحق ہے، اور

الصِّرَاطَ حَقٌّ وَّالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَّ تَطَايُرَ الْكُتُبِ

(پلِ) صراط برحق ہے، اور میزان برحق ہے، اور اعمال ناموں کا کھلنا

حَقٌّ وَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّ النَّارَ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ

برحق ہے، اور جنت برحق ہے، اور دوزخ برحق ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ

لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ

قیامت آکر رہے گی، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ قبروں میں دفن لوگوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا

اَفَهِمْتَ يَا (مرحوم کا نام لے) ثَبَّتَكَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ

اے (مرحوم کا نام لے) کیا تم نے یہ باتیں ذہن نشین کرلیں، خدا تمہیں عقیدۂ حق

الثَّابِتِ وَ هَدَاكَ اللّٰهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ عَرَّفَ

پر ثابت قدم رکھے، تمہیں سیدھے راستے کی ہدایت نصیب فرمائے اور

اللّٰهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اَوْلِيَآئِكَ فِيْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ

خدا اپنے مقام رحمت میں تیرے اور تیرے دوستوں کے درمیان شناسائی کرا دے۔

اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَاصْعَدْ بِرُوْحِهٖ

پروردگارا! زمین کو اس کے دونوں پہلوؤں سے دور رکھ، اس کی روح کو اپنی جانب

اِلَيْكَ وَلَقِّنْهُ مِنْكَ بُرْهَانًا، اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ.

بلند فرما، اور اسے اپنی جانب سے دلیل و برہان کی تلقین فرمادے، پروردگارا! اسے بخش دے، بخش دے!

☆☆☆☆☆

تلقین برائے عورت

اِسْمَعِیْ اِفْهَمِیْ، اِسْمَعِیْ اِفْهَمِیْ، اِسْمَعِیْ اِفْهَمِیْ

خوب غور سے سنو! خوب غور سے سنو! خوب غور سے سنو!

یَا (یہاں مرحومہ اور اس کے والد کا نام لے) هَلْ اَنْتِ عَلَی

اے (یہاں مرحومہ اور اس کے والد کا نام لے) کیا تو اپنے اس

الْعَهْدِ الَّذِیْ فَارَقْتِنَا عَلَیْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ

عہد پر قائم ہے جس پر تو نے ہم سے جدائی اختیار کی اور وہ اس امر کی گواہی کہ سوائے اللہ

اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

کے کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی گواہی کہ حضرت محمد ﷺ

وَ رَسُوْلُهٗ سَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَ خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ

اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور تمام انبیاءؑ کے سردار اور آخری نبی ہیں

وَ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ سَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَ

اور اس بات کی گواہی کہ حضرت علیؑ تمام مومنوں کے حاکم، تمام اوصیاء کے سردار

اِمَامُ نِ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ

اور ایسے (برحق) امام ہیں جن کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے لئے واجب قرار دیا ہے،

وَ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ

اور یہ گواہی کہ حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام،

وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّ مُوْسَى بْنَ

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام، حضرت امام محمد باقر علیہ السلام، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام، حضرت امام موسیٰ

جَعْفَرٍ وَّ عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَّ عَلِيَّ بْنَ

کاظم علیہ السلام، حضرت امام علی رضا علیہ السلام، حضرت امام محمد تقی علیہ السلام، حضرت امام علی نقی علیہ السلام،

مُحَمَّدٍ وَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَّ الْقَآئِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِيَّ

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور قائم آل محمدؐ حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ حُجَجُ اللّٰهِ

(کہ اللہ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں) تمام مومنین کے امام اور اللہ کی تمام مخلوق

عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَ اَئِمَّتُكَ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارٌ

پر اس کی حجت ہیں، وہ تمہارے ہدایت یافتہ اور نیکوکار سچے امام ہیں

يَا (مرحومہ کا اور اس کے والد کا نام لے) اِذَا اَتَاكَ الْمَلَكَانِ

اے (یہاں مرحومہ اور اس کے والد کا نام لے) جب تمہارے پاس

الْمُقَرَّبَانِ الرَّسُوْلَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى

اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارسال کردہ دو مقرب فرشتے آئیں

وَ سَئَلَاكِ عَنْ رَّبِّكِ وَ عَنْ نَّبِيِّكِ وَعَنْ دِيْنِكِ

اور تم سے تمہارے پروردگار، تمہارے نبی، تمہارے دین،

وَعَنْ كِتَابِكِ وَ عَنْ قِبْلَتِكِ وَ عَنْ اَئِمَّتِكِ

تمہاری کتاب، تمہارے قبلہ، اور تمہارے اماموں کے بارے میں سوال کریں تو

فَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ وَقُوْلِيْ فِيْ جَوَابِهِمَا

ڈرنے یا خوف کھانے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ تم ان دونوں کو یہ جواب دو کہ:

اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّيْ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ

اللہ جل شانہ میرا پروردگار ہے، حضرت محمد ﷺ

نَبِيِّيْ وَالْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ وَالْكَعْبَةُ

میرے نبی ہیں، اسلام میرا دین ہے، قرآن میری کتاب ہے، کعبہ شریف

قِبْلَتِيْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِمَامِيْ

میرا قبلہ ہے اور حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ میرے امام ہیں،

وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ نِ الْمُجْتَبٰى اِمَامِيْ وَالْحُسَيْنُ

حضرت امام حسن مجتبیٰؑ میرے امام ہیں، شہید کربلا

بْنُ عَلِيِّ نِ الشَّهِيْدُ بِكَرْبَلَآءَ اِمَامِيْ وَعَلِيٌّ زَيْنُ

حضرت امام حسینؑ میرے امام ہیں، حضرت امام زین العابدینؑ

الْعَابِدِيْنَ اِمَامِيْ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ نِ الْبَاقِرُ اِمَامِيْ

میرے امام ہیں، حضرت امام محمد باقرؑ میرے امام ہیں،

وَ جَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ اِمَامِيْ وَ مُوْ سَى الْكَاظِمُ

حضرت امام جعفر صادقؑ میرے امام ہیں، حضرت امام موسیٰ کاظمؑ

اِمَامِيْ وَ عَلِيُّ نِ الرِّضَا اِمَامِيْ وَ مُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ

میرے امام ہیں، حضرت امام علی رضاؑ میرے امام ہیں، حضرت امام محمد تقیؑ

اِمَامِيْ وَ عَلِيُّ نِ الْهَادِيْ اِمَامِيْ وَ الْحَسَنُ

میرے امام ہیں، حضرت امام علی نقیؑ میرے امام ہیں، حضرت

الْعَسْكَرِيُّ اِمَامِيْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِيْ هٰؤُلَآءِ

امام حسن عسکریؑ میرے امام ہیں اور حجتِ حق حضرت امام زمانہؑ میرے امام ہیں۔ خدا ان

صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِيْ وَ سَادَتِيْ

سب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، یہ سب کے سب میرے امام، سردار،

وَ قَادَتِيْ وَ شُفَعَآئِيْ بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَ مِنْ

پیشوا اور شفاعت کنندہ ہیں، میں انہی کی ولایت کا دم بھرتی ہوں اور

اَعْدَآئِهِمْ اَتَبَرَّءُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمِيْ

ان کے دشمنوں سے بیزار ہوں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور خوب اچھی طرح جان لے

يَا (مرحومہ کا اور اس کے والد کا نام لے) اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ

اے (مرحومہ اور اس کے والد کا نام لے) کہ بیشک اللہ تبارک

وَ تَعَالٰى نِعْمَ الرَّبُّ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

و تعالیٰ بہترین رب ہے، حضرت محمد ﷺ

وَ اٰلِهٖ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ

بہترین رسول ہیں اور حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ

بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّ اَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ

اور ان کے گیارہ امام فرزندانِ ارجمندؑ بہترین

الْاَئِمَّةُ وَ اَنَّ مَا جَآءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

امام ہیں اور بیشک جو کچھ حضرت محمد ﷺ اللہ کی جانب سے لائے ہیں وہ

اٰلِهٖ حَقٌّ وَّ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّ سُؤَالَ مُنْكَرٍ وَّ نَكِيْرٍ

برحق ہے، اور موت برحق ہے، اور قبر میں منکر و نکیر کا سوال و جواب

فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَّ النُّشُوْرَ حَقٌّ وَّ

کرنا برحق ہے، اور قبروں سے اٹھایا جانا برحق ہے، اور دوبارہ زندہ کیا جانا برحق ہے، اور

الصِّرَاطَ حَقٌّ وَّالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَّ تَطَايُرَ الْكُتُبِ

(پلِ) صراط برحق ہے، اور میزان برحق ہے، اور اعمال ناموں کا کھلنا

حَقٌّ وَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّ النَّارَ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ

برحق ہے، اور جنت برحق ہے، اور دوزخ برحق ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ

لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ

قیامت آکر رہے گی، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ قبروں میں دفن لوگوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا

اَفَهِمْتِ يَا (مرحومہ کا نام لے) ثَبَّتَكِ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ

اے (مرحومہ کا نام لے) کیا تم نے یہ باتیں ذہن نشین کرلیں؟ خدا تمہیں عقیدۂ حق

الثَّابِتِ وَ هَدَاكِ اللّٰهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ عَرِّفْ

پر ثابت قدم رکھے! تمہیں سیدھے راستے کی ہدایت نصیب فرمائے اور

اللّٰهُ بَيْنَكِ وَبَيْنَ اَوْلِيَآئِكِ فِيْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ

خدا اپنے مقام رحمت میں تمہارے اور تمہارے عزیزوں کے درمیان شناسائی کرا دے۔

اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا وَاصْعَدْ بِرُوْحِهَا

پروردگارا! زمین کو اس کے دونوں پہلوؤں سے دور رکھ، اس کی روح کو اپنی جانب

اِلَيْكَ وَلَقِّهَا مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ.

بلند فرما، اور اسے اپنی جانب سے دلیل و برہان کی تلقین فرما، پروردگار! اسے بخش دے، بخش دے!

☆☆☆☆☆

نمازِ وحشت قبر

اس نماز کو نماز ہدیہ میّت بھی کہتے ہیں۔ مستحب ہے کہ میّت کے دفن کی پہلی رات کے کسی حصہ میں اور بہتر ہے کہ نماز عشاء کے بعد یہ نماز پڑھی جائے۔ اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کرے: ''نماز وحشت پڑھتا ہوں قُرْبَةً اِلَی اللهِ''۔ پھر پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی ﴿هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ﴾ تک اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد دس دفعہ سورۂ ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ﴾ پڑھے اور سلام کے بعد یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ ابْعَثْ

پروردگارا! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما! اور اس دو رکعت نماز

ثَوَابَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اِلٰى قَبْرِ فُلَان بِنْ فُلَان

کا ثواب فلاں بن فلاں کی روح کو ایصال فرما دے!

(فلاں بن فلاں کی جگہ مرحوم یا مرحومہ اور اس کے والد کا نام لے)۔

☆☆☆☆☆

سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنَ

یہ سورہ، عقیدۂ کفر سے بیزاری کا واضح اعلان ہے۔ بہت سی احادیث کے مطابق سورۂ کافرون کو واجب اور مستحب نمازوں میں پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم فرمانے والا ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾

(اے رسولؐ!) کہہ دیجئے: اے کافرو!○ میں اس کی عبادت نہیں کرتا جسے تم پوجتے ہو○

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ

اور نہ تم اس کی عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں○ اور نہ میں اس کی عبادت کرنے والا ہوں

مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾

جسے تم پوجتے ہو○ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت میں کرتا ہوں○

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۧ﴿۶﴾

تمہارا دین تمہارے لئے اور میرا دین میرے لئے○

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

اس سورہ میں عقیدۂ توحید کی حقیقت کا بیان ہے۔ اس سورہ کی ایک مرتبہ تلاوت ایک تہائی قرآن کی تلاوت کے برابر قرار دی گئی ہے، چنانچہ اس کی تین مرتبہ تلاوت ختمِ قرآن کا ثواب رکھتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم فرمانے والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ②

(حبیب!) کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ یکتا ہے○ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے○

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ ③

وہ نہ کسی کا باپ اور نہ بیٹا○

وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ ④

اور نہ کوئی اس کا ہم پلہ ہے○

معوذتین

سورۂ فلق اور سورۂ ناس کو "معوذتین" بھی کہا جاتا ہے۔ گھر سے نکلتے وقت ان دو سورتوں کو پڑھنے والا نظر بد سے محفوظ رہے گا۔

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم فرمانے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾

(حبیبؐ!) کہہ دیجئے کہ میں صبح کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں○ ہر چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا○

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے○ اور پھونک کر گرہ لگانے والیوں

فِي الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۧ﴿۵﴾

کے شر سے○ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے○

سُوْرَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم فرمانے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾

(حبیبؐ!) کہہ دیجئے کہ میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب کی○ لوگوں کے بادشاہ کی○

اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾

لوگوں کے خدا کی○ (شیطان) وسوسہ انداز کی بُرائی سے جو (اللہ کا نام سنکر) پیچھے ہٹ جاتا ہے○

الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾

جولوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے○

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

(خواہ وہ) جنات میں سے (ہو) یا انسانوں میں سے○

آیت الکرسی

حدیث نبویؐ ہے: جو شخص ان آیات کو پڑھے گا، خدا تعالیٰ اس کے دل میں حکمت، ایمان، خلوص، توکل اور وقار کو داخل کرے گا۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۬ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ

اللہ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، زندہ، ہمیشہ رہنے والا ہے، اُسے نہ اُونگھ آتی ہے

وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ

اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اُسی کا ہے،

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ

کون ہے جو اُس کی اجازت کے بغیر اُس سے (کسی کی) سفارش کر سکے،

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ

وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہو چکا ہے

وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ

اور وہ اُس کی معلومات سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ خود چاہے

وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ

اُس کی بادشاہی (اور علم) آسمان اور زمین سب پر حاوی ہے اور اُسے اُن کی حفاظت کچھ بھی

حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٢٥٥﴾ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ

دشوار نہیں اور وہ بڑا عالی رتبہ اور جلیل القدر ہے○ دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے،

تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ

ہدایت (صاف طور پر ظاہر اور) گمراہی سے الگ ہو چکی ہے، تو جو شخص بتوں کا انکار کرے

وَ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ

اور اللہ پر ایمان لائے اُس نے ایسی مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑ لی ہے

لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥٦﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ

جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ (سب کچھ) سنتا اور جانتا ہے○ جو لوگ ایمان لائے ہیں اُن کا دوست

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ

اللہ تعالیٰ ہے کہ اُن کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ

اور جو کافر ہیں اُن کے دوست شیطان ہیں جو اُن کو روشنی سے نکال کر

مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ اہل دوزخ ہیں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥٧﴾

کہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے

سُوْرَةُ یٰسٓ

سورۂ یٰس کو قرآن پاک کا دل بھی کہا جاتا ہے۔ روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ سورۂ یٰس پڑھنے والے کو دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرمائے گا، اس سے ہر مصیبت کو دور اور اس کی ہر حاجت کو پورا کر دے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم فرمانے والا ہے

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾

یاسین! ○ قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے ○ (اے محمدؐ!) بیشک تم پیغمبروں میں سے ہو ○

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾

سیدھے رستے پر ○ (یہ قرآن اللہ) غالب (اور) مہربان نے نازل کیا ہے ○

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾

تاکہ آپؐ ان لوگوں کو جن کے باپ دادا کو متنبہ نہیں کیا گیا تھا متنبہ کر دیں کہ وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ○

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾

ان میں سے اکثر پر (اللہ کی) بات پوری ہو چکی ہے سو وہ ایمان نہیں لائیں گے ○

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ

ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک (پھنسے ہوئے ہیں)

فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا

تو ان کے بری طرح جکڑے ہوئے ہیں ○ اور ہم نے ان کے آگے بھی دیوار بنا دی ہے

وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾

اور ان کے پیچھے بھی پھر ان پر پردہ ڈال دیا تو یہ دیکھ نہیں سکتے ○

وَ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

اور تم ان کو نصیحت کرو یا نہ کرو ان کیلئے برابر ہے

لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِیَ

وہ ایمان نہیں لائیں گے ○ تم تو صرف اس شخص کو نصیحت کر سکتے ہو جو نصیحت کی پیروی کرے اور اللہ

الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِیْمٍ ﴿۱۱﴾

سے غائبانہ ڈرے سو اس کو مغفرت اور بڑے ثواب کی بشارت سنا دو ○

اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ؕ

بیشک ہم ہی مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ان کے گزشتہ اعمال اور ان کے آثار کو لکھتے جاتے ہیں

وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۲﴾

اور ہم نے ہر شے کو ایک روشن امام میں جمع کر دیا ہے ○

وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا

اور انہیں (انطاکیہ کی) بستی والوں کا واقعہ سناؤ جب ان کے پاس

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا

پیغمبر آئے ○ (یعنی) جب ہم نے ان کی طرف دو (پیغمبر) بھیجے تو انہوں نے ان کو جھٹلایا

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

پھر ہم نے تیسرے سے تقویت دی تو انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف پیغمبر ہو کر آئے ہیں ○

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَ مَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ

وہ بولے کہ تم (اور کچھ) نہیں مگر ہماری طرح کے آدمی (ہو) اور اللہ نے کوئی چیز

مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا

نازل نہیں کی، تم محض جھوٹ بولتے ہو ○ انہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار

يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ مَا عَلَيْنَآ اِلَّا

جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ○ اور ہمارے ذمے تو

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ

صاف صاف پہنچا دینا ہے اور بس ○ وہ بولے کہ ہم تم کو نامبارک سمجھتے ہیں اگر تم

تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ

باز نہ آؤ گے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور تم کو ہم سے دُکھ دینے والا عذاب

اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ

پہنچے گا○ انہوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے، کیا یہ یاد دہانی کوئی نحوست ہے؟ بلکہ

اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ

تم حد سے تجاوز کرنے والے ہو○ اور شہر کے پرلے کنارے سے

رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾

ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم! ان پیغمبروں کی پیروی کرو○

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

ایسوں کی بات مان لو جو تم سے صِلہ نہیں مانگتے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں○

وَ مَا لِيَ لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی پرستش نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے○

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ

کیا میں اس کو چھوڑ کر اَوروں کو معبود بناؤں اگر اللہ میرے حق میں نقصان کرنا چاہے

لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّ لَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾

تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی فائدہ نہ دے سکے گی اور نہ ہی وہ مجھ کو چھڑا سکیں○

اِنِّيْۤ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ

تب تو میں صریح گمراہی میں مبتلا ہو گیا○ میں تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں

فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۚ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ

سو میری بات سن رکھو ○ حکم ہوا کہ بہشت میں داخل ہو جا! بولا کاش! میری قوم

يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ

کو خبر ہو ○ کہ اللہ نے مجھے بخش دیا اور عزت والوں

الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ

میں کیا ○ اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر کوئی لشکر

مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾

نہیں اتارا اور نہ ہم اتارنے والے تھے ہی ○

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾

وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی (آتشیں) سو وہ (اس سے) ناگہاں بجھ کر رہ گئے ○

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا

بندوں پر افسوس ہے کہ ان کے پاس کوئی پیغمبر نہیں آتا مگر

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا

اس سے تمسخر کرتے ہیں ○ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے

قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾

بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا اب وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے ○

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ

اور سب کے سب ہمارے روبرو حاضر کئے جائیں گے ○ اور ایک نشانی ان کیلئے

الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا

مُردہ زمین ہے کہ ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس میں سے اناج اگایا

فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ

پھر یہ اس میں سے کھاتے ہیں ○ اور اس میں کھجوروں اور انگوروں

وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿٣٤﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ

کے باغ پیدا کئے اور اس میں چشمے جاری کر دیئے ○ تاکہ یہ ان کے

ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾

پھل کھائیں اور ان کے ہاتھوں نے تو ان کو نہیں بنایا پھر یہ شکر کیوں نہیں کرتے؟ ○

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ

وہ اللہ پاک ہے جس نے زمین کی نباتات کے اور خود ان کے

الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾

اور جن چیزوں کی ان کو خبر نہیں سب کے جوڑے بنائے ○

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ

اور ایک نشانی ان کیلئے رات ہے کہ اس میں سے ہم دن کو کھینچ لیتے ہیں تو اس وقت

مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ

ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے ○ اور سورج اپنے مقرر رستے پر چلتا رہتا ہے

ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾ وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ

یہ (اللہ) غالب اور دانا کا (مقرر کیا ہوا) اندازہ ہے ○ اور چاند کی ہم نے منزلیں

مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ﴿۳۹﴾

مقرر کردیں یہاں تک کہ وہ (آخر ماہ میں) پرانی شاخ کی مانند رہ جاتا ہے ○

لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّیْلُ

نہ تو سورج ہی سے ہو سکتا ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ہی

سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَ اٰیَةٌ لَّهُمْ

دن سے پہلے آ سکتی ہے، سب اپنے اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں ○ اور ایک نشانی ان کیلئے

اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَهُمْ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾

یہ ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا ○

وَ خَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا یَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾

اور ان کیلئے ویسی ہی اور چیزیں پیدا کیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں ○

وَ اِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ وَ لَا هُمْ

اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں پھر نہ تو ان کا کوئی فریاد رس ہو اور نہ ان کو

يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَ مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾

رہائی ملے○ مگر یہ ہماری رحمت اور ایک مدت تک کے فائدے ہیں○

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو تمہارے آگے اور جو تمہارے پیچھے ہے اس سے ڈرو

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَ مَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ

تاکہ تم پر رحم کیا جائے○ اور ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے

اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا قِيْلَ

کوئی نشانی نہیں آتی مگر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں○ اور جب ان سے کہا جاتا

لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ہے کہ جو رزق اللہ نے تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو تو کافر مومنوں سے

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ

کہتے ہیں کہ بھلا ہم ان لوگوں کو کھانا کھلائیں جن کو اگر اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا،

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

تم تو صریح غلطی پر ہو○ اور کہتے ہیں کہ یہ (قیامت کا) وعدہ کب

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

(پورا) ہو گا؟ اگر تم سچے ہو○ یہ تو منتظر ہیں ایک

صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾

چنگھاڑ کے جو ان کو اس حال میں کہ باہم جھگڑ رہے ہوں گے آ پکڑے گی

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّ لَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ

پھر نہ تو وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھروں میں واپس

يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ

جا سکیں گے اور (جس وقت) صُور پھونکا جائے گا یہ قبروں سے (نکل کر)

اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ

اپنے پروردگار کی طرف دوڑ پڑیں گے کہیں گے کہ اے ہے ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے

مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾

(جگا) اٹھایا؟ یہ وہی تو ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا

صرف ایک زور کی آواز کا ہونا ہو گا کہ سب کے سب ہمارے روبرو

مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا

آ حاضر ہوں گے اس روز کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا

وَّ لَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾

اور تم کو بدلا ویسا ہی ملے گا جیسے تم کام کرتے تھے

اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ الۡيَوۡمَ فِىۡ شُغُلٍ فٰكِهُوۡنَ ۚ﴿۵۵﴾

اہل جنت اس روز عیش و نشاط کے مشغلے میں ہوں گے○

هُمۡ وَاَزۡوَاجُهُمۡ فِىۡ ظِلٰلٍ عَلَى الۡاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوۡنَ ﴿۵۶﴾

وہ بھی اور ان کی بیویاں بھی سایوں میں تختوں پر تکئے لگائے بیٹھے ہوں گے○

لَهُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمۡ مَّا يَدَّعُوۡنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ ۖ

وہاں ان کیلئے میوے اور جو چاہیں گے (موجود ہو گا)○ مہربان پروردگار کی

قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِيۡمٍ ﴿۵۸﴾ وَ امۡتَازُوا الۡيَوۡمَ

طرف سے سلام (کہا جائے گا)○ اور گنہگارو!

اَيُّهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَيۡكُمۡ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ

آج تم الگ ہو جاؤ○ اے آدمؑ کی اولاد! ہم نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا کہ

اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۙ﴿۶۰﴾

شیطان کو نہ پوجنا کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے○

وَّ اَنِ اعۡبُدُوۡنِىۡ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۶۱﴾

اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا رستہ ہے○

وَ لَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡكُمۡ جِبِلًّا كَثِيۡرًا ؕ اَفَلَمۡ تَكُوۡنُوۡا

اور اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو گمراہ کر دیا تھا تو کیا تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾

سمجھتے نہیں تھے؟ یہی وہ جہنم ہے جس کی تمہیں خبر دی جاتی تھی

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ

(سو) جو تم کفر کرتے رہے ہو اس کے بدلے آج اس میں داخل ہو جاؤ آج ہم

نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ

ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور جو کچھ یہ کرتے رہے تھے ان کے ہاتھ

اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا

ہم سے بیان کر دیں گے اور ان کے پاؤں (اس کی) گواہی دیں گے اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کو

عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾

مٹا (کر اندھا کر) دیں پھر یہ رستے کو دوڑیں تو کہاں دیکھ سکیں گے

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا

اور اگر ہم چاہیں تو ان کی جگہ پر ان کی صورتیں بدل دیں پھر وہاں سے نہ آگے جا سکیں

مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَ مَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ

اور نہ (پیچھے) لوٹ سکیں اور جس کو ہم بڑی عمر دیتے ہیں اسے خلقت میں

فِي الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ

اوندھا کر دیتے ہیں تو کیا یہ سمجھتے نہیں اور ہم نے ان (پیغمبرؐ) کو شعر گوئی نہیں سکھائی

وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۶۹﴾

اور نہ وہ ان کو شایاں ہے، یہ تو محض نصیحت اور صاف صاف قرآن (پُراز حکمت) ہے○

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّ يَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾

تاکہ اس شخص کو جو زندہ ہو ہدایت کا رستہ دکھائے اور کافروں پر بات پوری ہو جائے○

اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جو چیزیں ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائیں ان میں سے ہم نے ان کیلئے

اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا

چار پائے پیدا کر دیئے اور یہ ان کے مالک ہیں○ اور ان کو ان کے قابو میں کر دیا تو کوئی ان میں سے ان کی

رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ لَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَ

سواری ہے اور کسی کو یہ کھاتے ہیں○ اور ان میں ان کیلئے (اور) فائدے اور پینے کی چیزیں

مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ہیں تو یہ شکر کیوں نہیں کرتے؟○ اور انہوں نے اللہ کے سوا (اور) معبود

اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ

بنا لئے ہیں کہ شاید (ان سے) ان کو مدد پہنچے○ (مگر) وہ ان کی مدد کی (ہرگز) طاقت نہیں رکھتے

وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ

اور وہ ان کی فوج ہو کر حاضر کئے جائیں گے○ تو ان کی باتیں تمہیں غمناک نہ کریں،

اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ يَرَ

یہ جو کچھ چھپاتے او رجو کچھ ظاہر کرتے ہیں ہمیں سب معلوم ہے○ کیا انسان نے

الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ

نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو نطفے سے پیدا کیا پھر وہ تڑاق پڑاق

مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ

جھگڑنے لگا○ اور ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا

قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا

اور کہنے لگا کہ (جب) ہڈیاں بوسیدہ ہوجائیں گی تو ان کو کون زندہ کرے گا؟○ کہہ دو کہ ان کو وہ زندہ کرے

الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ۙ﴿۷۹﴾

گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ سب قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے○

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا

(وہی ہے) جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کی

فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَ لَيْسَ الَّذِيْ

پھر تم اس (کی ٹہنیوں کو رگڑ کر ان) سے آگ نکالتے ہو○ بھلا جس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ

آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ (ان کو پھر)

مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۙ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ

ویسے ہی پیدا کر دے؟ کیوں نہیں! اور وہ تو بڑا پیدا کرنے والا اور علم والا ہے ○ اس کی شان یہ ہے کہ جب

اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحٰنَ

وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا! تو وہ ہو جاتی ہے ○ وہ (ذات) پاک ہے جس کے

الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے ○

☆☆☆☆☆

تعقیبِ نماز فجر

بِسْمِ اللّٰهِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ،

اللہ کے نام سے اور اللہ کی رحمت ہو محمدؐ اور ان کی آل ؑ پر

﴿وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾

میں اپنے امور اللہ کے سپرد کرتا ہوں، کیونکہ وہ اپنے بندوں سے خوب آگاہ ہے

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا﴾، ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

پس خدا نے اسے لوگوں کی سازشوں سے محفوظ رکھا، کوئی معبود نہیں سوائے تیرے،

سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ

تو پاک ہے، بیشک میں اپنے حق میں ظلم کرنے والوں میں ہوں، پس ہم نے اس کی دُعا فرمائی

وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾﴾

اور اسے غم سے نجات دی اور ہم اسی طرح مومنین کو نجات بخشتے رہتے ہیں،

﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ

ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے کے جو بہترین کارساز ہے، پس وہ لوگ اللہ کی نعمت اور فضل سے

مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْۗءٌ ۙ﴾،

اس طرح لوٹے کہ انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، مَا شَآءَ اللّٰهُ،

جو اللہ چاہے وہی ہو گا، اللہ کے سوا کوئی قوت و طاقت نہیں ہے، جو اللہ چاہے وہی ہوگا

لَا مَا شَآءَ النَّاسُ، مَا شَآءَ اللّٰهُ وَاِنْ كَرِهَ النَّاسُ،

نہ کہ جو لوگ چاہیں گے وہ ہوگا، جو اللہ چاہے گا وہی ہوگا، خواہ یہ لوگوں کو ناگوار ہی کیوں نہ گزرے،

حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِيْنَ، حَسْبِيَ الْخَالِقُ

میرے لئے پلنے والوں کی بجائے پالنے والا کافی ہے، مخلوق کی بجائے

مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ، حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِيْنَ،

خالق کافی ہے، رزق پانے والوں کی بجائے رزق عطا کرنے والا کافی ہے،

حَسْبِيَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ، حَسْبِيْ مَنْ هُوَ حَسْبِيْ،

میرے لئے اللہ کافی ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، کافی ہے وہ جو واقعی کافی ہے،

حَسْبِيْ مَنْ لَّمْ يَزَلْ حَسْبِيْ، حَسْبِيْ مَنْ كَانَ

کافی ہے وہ جو ہمیشہ سے کافی ہے، کافی ہے وہ جو جب سے

مُذْ كُنْتُ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ، حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

میں ہوں میرے لئے کافی ہے، میرے لئے اللہ ہی کافی ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں،

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

مجھے اسی پر بھروسہ ہے اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

تعقیبِ نماز ظہر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار، عظمت والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ،

جو عرشِ مکرم کا مالک ہے، تمام تعریف اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے،

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَ عَزَآئِمَ

خدایا! میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو تیری رحمت اور مغفرت

مَغْفِرَتِكَ، وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَ السَّلَامَةَ مِنْ

کا سبب ہے، (سوالی ہوں) ہر بھلائی سے استفادے اور ہر گناہ سے

كُلِّ اِثْمٍ، اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ،

محفوظ رہنے کا، خدایا! میرا ہر گناہ بخش دے،

وَ لَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَ لَا سُقْمًا اِلَّا شَفَيْتَهٗ،

ہر غم دور فرما دے، ہر بیماری سے شفا عنایت فرما دے،

وَ لَا عَيْبًا اِلَّا سَتَرْتَهٗ، وَ لَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَهٗ،

ہر عیب کی پردہ پوشی فرما دے، ہر رزق میں وسعت عطا فرما،

وَ لَاخَوْفًا اِلَّا اٰمَنْتَهٗ، وَ لَا سُوْٓءً اِلَّا صَرَفْتَهٗ، وَ لَا

ہر خوف سے امان عطا فرما دے، ہر برائی و بلا کو دور کردے، ہر وہ

حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا وَّ لِیَ فِیْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَیْتَهَا،

حاجت کہ جس میں تیری خوشنودی اور میری بھلائی ہو پوری فرما دے،

یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، اٰمِیْنَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے ۔ قبول فرما لے ! اے تمام جہانوں کے پروردگار!۔

تعقیبِ نماز عصر

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ،

میں مغفرت طلب کرتا ہوں اس خدا سے جس کے سوا کوئی خدا نہیں، وہ زندہ ہے ، پائندہ ہے،

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ، ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ،

رحمٰن ہے، رحیم ہےاور جلالت اور بزرگی کا مالک ہے،

وَ اَسْئَلُهٗ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیَّ تَوْبَةَ عَبْدٍ ذَلِیْلٍ،

میں اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ میری توبہ کو قبول فرما لے جس طرح کہ وہ کسی حقیر،

خَاضِعٍ فَقِیْرٍ بَآئِسٍ مِّسْكِیْنٍ مُّسْتَكِیْنٍ مُّسْتَجِیْرٍ،

عاجز، نادار ، پریشان حال، بیچارے، زمین گیر اور پناہ چاہنے والے غلام کی توبہ قبول کرتا ہے،

لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا، وَلَا مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً

جس کے ہاتھ میں نہ تو اس کا نفع ہے اور نہ نقصان اور نہ موت و زندگی

وَّلَا نُشُوْرًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ،

اور نہ ہی حشر نشر میں اس کا کوئی بس چلتا ہے، خدایا! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہیں

وَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ،

ہوتا، ایسے دل سے جس میں خوف نہیں ہوتا، ایسے علم سے جو فائدہ مند نہ ہو ،

وَ مِنْ صَلٰوةٍ لَّا تُرْفَعُ، وَ مِنْ دُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ،

ایسی نماز سے جو بلند نہ ہو اور ایسی دُعا سے جو سنی نہ جائے،

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْيُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ،

اے معبود! مجھے مشکل کے بعد آسانی نصیب فرما،

وَالْفَرَجَ بَعْدَ الْكَرْبِ، وَ الرَّخَآءَ بَعْدَ الشِّدَّةِ،

تکلیف کے بعد کشائش اور سختی کے بعد راحت و سکون مرحمت نصیب فرما،

اَللّٰهُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْكَ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ،

خدایا! ہماری ہر نعمت تیری ہی عطا کردہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں،

اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.

تجھی سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری ہی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

تعقیبِ نماز مغرب

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ مُوۡجِبَاتِ رَحۡمَتِكَ،

خدایا! مجھے اپنی رحمت کے اسباب اور اپنی مغفرت کے وسائل

وَعَزَآئِمَ مَغۡفِرَتِكَ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ وَمِنۡ كُلِّ

عطا فرمادے، (خدایا!) مجھے آتشِ جہنم اور ہر مصیبت سے

بَلِيَّةٍ، وَالۡفَوۡزَ بِالۡجَنَّةِ وَالرِّضۡوَانَ فِيۡ دَارِ السَّلَامِ،

نجات عطا فرما، مجھے جنت نصیب فرمادے، دار السلام میں اپنی خوشنودی

وَجِوَارَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيۡهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ،

اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب نصیب فرما دے،

اَللّٰھُمَّ مَا بِنَا مِنۡ نِّعۡمَةٍ فَمِنۡكَ، لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ،

اے معبود! ہمارے پاس جو بھی نعمت ہے وہ صرف تیری جانب سے ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں،

اَسۡتَغۡفِرُكَ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡكَ.

میں تجھی سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔

تعقیبِ نماز عشاء

اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِیْ،

خدایا! مجھے اپنی روزی کے مقام کا کوئی علم نہیں،

وَ اِنَّمَآ اَطْلُبُہٗ بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلٰی قَلْبِیْ،

میں تو اسے اپنے خیال کے تحت ہی ڈھونڈتا ہوں،

فَاَجُوْلُ فِیْ طَلَبِہِ الْبُلْدَانَ، فَاَنَا فِیْمَآ اَنَا طَالِبٌ

چنانچہ میں اس کی تلاش میں شہر شہر پھرتا ہوں اور اس کی تلاش میں

کَالْحَیْرَانِ، لَآ اَدْرِیْٓ اَ فِیْ سَھْلٍ ھُوَ اَمْ فِیْ جَبَلٍ،

حیران و سرگرداں ہوں، مجھے نہیں معلوم کہ میری روزی ہوا میں ہے یا پہاڑوں میں،

اَمْ فِیْٓ اَرْضٍ اَمْ فِیْ سَمَآءٍ، اَمْ فِیْ بَرٍّ اَمْ فِیْ بَحْرٍ،

زمین میں ہے یا آسمان میں، خشکی میں ہے یا سمندر میں،

وَ عَلٰی یَدَیْ مَنْ وَ مِنْ قِبَلِ مَنْ، وَ قَدْ عَلِمْتُ

کس کے ہاتھ میں ہے، یا کس کے ذریعہ سے ہے، (مگر مالک!) میں (اتنا) جانتا ہوں کہ

اَنَّ عِلْمَہٗ عِنْدَكَ وَ اَسْبَابَہٗ بِیَدِكَ، وَ اَنْتَ الَّذِیْ

اس کا علم صرف تجھے ہے اور اس کے اسباب بھی تمہارے ہی ہاتھ میں ہیں، تو ہی

تَقْسِمُهٗ بِلُطْفِكَ وَ تُسَبِّبُهٗ بِرَحْمَتِكَ،

اپنے کرم سے اسے تقسیم کرتا ہے اور اپنی رحمت سے اس کے اسباب مہیا کرتا ہے،

اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ، وَ اجْعَلْ يَا رَبِّ

اے معبود! پس محمدؐ و آلؑ محمدؐ پر رحمت نازل فرما، اے پروردگار! میرے رزق میں

رِزْقَكَ لِيْ وَاسِعًا، وَمَطْلَبَهٗ سَهْلًا، وَمَاْخَذَهٗ قَرِيْبًا،

وسعت فرما، اس کی تلاش آسان کر دے، اس کا منبع قریب فرما دے

وَ لَا تُعَنِّنِيْ بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِيْ فِيْهِ رِزْقًا،

اورجو میرے مقدر میں نہیں ہے مجھے اس کی تلاش کی زحمت سے بچالے،

فَاِنَّكَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِيْ وَ اَنَا فَقِيْرٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ،

کیونکہ تو مجھے عذاب دینے سے بے نیاز ہے اور اور میں تو تیری رحمت کا (ہردم) محتاج ہوں،

فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ، وَجُدْ عَلٰى عَبْدِكَ بِفَضْلِكَ،

پس محمدؐ آلؑ محمدؐ پر رحمت نازل فرما! اور اس ناچیز بندے پر اپنا فضل فرما!

اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ.

بے شک تو بڑا فضل کرنے والا ہے۔

زیارت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قبلہ رخ ہو کر سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اس طرح پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپؐ پر اے اللہ کے نبیؐ! سلام ہو آپؐ پر اے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ

اللہ کے رسولؐ! سلام ہو آپؐ پر اے خدا کی حجتؐ!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاعِثَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپؐ پر اے ہدایت کے وسیلہ! سلام ہو آپؐ پر

عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

اے خدا کے حبیبؐ! سلام ہو آپؐ پر

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

پھر قبلہ سے ذرا دائیں طرف مڑ کر روضۂ حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے ان الفاظ میں آپؑ کی زیارت پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ،

سلام ہو آپؑ پر اے ابو عبد اللہ!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ،

سلام ہو آپؑ پر اے فرزندِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى جَدِّكَ وَ اَبِيْكَ،

سلام ہو آپؑ پر اور آپؑ کے جد امجدؐ اور آپؑ کے والد گرامیؑ پر!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اُمِّكَ وَ اَخِيْكَ

سلام ہو آپؑ پر اور آپؑ کی والدۂ ماجدہؑ اور آپؑ کے برادر گرامیؑ پر

وَ عَلَى الْمُسْتَشْهَدِيْنَ مَعَكَ جَمِيْعًا

اور آپؑ کے ہمراہ شہید ہونے والے تمام شہداءؓ پر!

وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

زیارت حضرت امام علی رضا علیہ السلام

پھر دائیں طرف کو ذرا اور مڑ کر طوس (مشہد مقدس) میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے روضۂ اقدس کی طرف اشارہ کر کے یہ زیارت پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غَرِيْبَ الْغُرَبَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپؑ پر اے غریب الوطنوں کے غریب الوطن، سلام ہو آپؑ پر

يَا مُعِيْنَ الضُّعَفَآءِ وَالْفُقَرَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اے ضعیفوں اور فقیروں کے مددگار، سلام ہو آپؑ پر

يَا مُغِيْثَ الشِّيْعَةِ وَالزُّوَّارِ فِيْ يَوْمِ الْجَزَآءِ، اَلسَّلَامُ

اے اپنے شیعوں اور زائروں کے بروز قیامت فریاد رس، سلام ہو

عَلَيْكَ يَا اَنِيْسَ النُّفُوْسِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا

آپؑ پر اے نفوس عالم کے انیس و مونس، سلام ہو آپؑ پر اے

الْمَدْفُوْنُ بِاَرْضِ طُوْسٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَآئِكَ

سرزمین طوس (مشہدِ مقدس) میں مدفون، سلام ہو آپؑ پر اور آپؑ کے سات

السَّبْعَةِ وَاَبْنَآئِكَ الْاَرْبَعَةِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

اجدادؑ پر اور آپؑ کے چار (معصوم امام) فرزندوں پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

زیارت حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

پھر قبلہ رخ ہو کر حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی طرف متوجہ ہو کر ان الفاظ میں آپؑ کو نذرانۂ سلام پیش کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ، اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپؑ پر اے اس دور اور زمانے کے حاکم، سلام ہو

عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ الرَّحْمٰنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ

آپؑ پر اے خدائے رحمن کے خلیفۂ برحق ، سلام ہو آپؑ پر اے تمام انسانوں

الْاِنْسِ وَالْجَآنِّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَامِعَ الْكُفْرِ وَ

اور جنوں کے امام، سلام ہو آپؑ پر اے کفر و سرکشی کا قلع قمع

الطُّغْيَانِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَافِعَ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ

کرنے والے، سلام ہو آپؑ پر اے ظلم اور جور کا خاتمہ کرنے والے،

عَجَّلَ اللّٰهُ فَرَجَكَ وَسَهَّلَ اللّٰهُ مَخْرَجَكَ وَظُهُوْرَكَ

اللہ تعالیٰ آپؑ کی کشائش کو نزدیک کرے اور آپؑ کے خروج اور ظہور کو آسان فرمائے،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

سلام ہو آپؑ پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

دُعا برائے سلامتی امامِ زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

یہ دُعا ہر محبِ امام زمانہ علیہ السلام کو حفظ ہونی چاہیے اور ہر روز اسے کم از کم ایک مرتبہ پڑھ کر ہم اپنے وقت کے امامؑ کے ساتھ اپنے وابستگی کا اظہار کر کے آپؑ کی نیک دُعاؤں میں شامل ہو سکتے ہے:

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ

خدایا! تو خود بن جا، اپنے ولی حضرت حجت ابن الحسن علیہ السلام کا

صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰبَآئِهٖ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ

کہ ان پر اور ان کے آباؤ اجداد پر تیری رحمت ہو اس گھڑی

وَ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ، وَّلِيًّا وَّ حَافِظًا، وَ قَائِدًا وَّ نَاصِرًا،

اور ہر گھڑی میں، سرپرست، محافظ، قائد، مددگار،

وَ دَلِيْلًا وَّ عَيْنًا، حَتّٰى تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا،

رہنما اور نگہبان، یہاں تک کہ تو ان کو اپنی زمین پر اقتدار کے ساتھ سکونت دے

وَ تُمَتِّعَهٗ فِيْهَا طَوِيْلًا.

اور تادیر انہیں اس سے بہرہ مند فرماتا رہے۔

زیارت وارث

یہ مطلقہ امام حسین علیہ السلام کی مطلقہ زیارت ہے جسے جو ہر موقع پر پڑھا جاسکتا ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپؑ پر اے ابو عبد اللہ! سلام ہو آپؑ پر اے رسولِ خدا

يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ

کے فرزند، سلام ہو آپؑ سب پر اور اللہ کی رحمتیں

وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ

اور برکتیں (آپؑ پر نازل ہوں) سلام ہو آپؑ پر اے آدم صفی اللہ علیہ السلام کے وارث!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ

سلام ہو آپؑ پر اے نوح نبی اللہ علیہ السلام کے وارث!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ

سلام ہو آپؑ پر اے ابراہیمؑ خلیل اللہ علیہ السلام کے وارث!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ

سلام ہو آپؑ پر اے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے وارث!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ

سلام ہو آپؑ پر اے عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے وارث!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ

سلام ہو آپؑ پر اے محمد حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيِّ اللّٰهِ

سلام ہو آپؑ پر اے ولی خدا امیر المومنین علیہ السلام کے وارث!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰى

سلام ہو آپؑ پر اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى

سلام ہو آپؑ پر اے علی مرتضیٰ علیہ السلام کے بیٹے!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ

سلام ہو آپؑ پر اے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے بیٹے!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى

سلام ہو آپؑ پر اے خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کے بیٹے!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ

سلام ہو آپؑ پر اے وہ شہید خود جس کے اور اس کے بیٹے کے خوں بہا کا طالب خدا ہے

اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے نماز کو قائم کیا، زکوٰۃ کو ادا کیا،

وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ

نیکیوں کا حکم دیا، برائیوں سے منع فرمایا

وَ اَطَعْتَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ

اور آخر دم تک آپؑ اللہ اور رسول ﷺ کے اطاعت گزار رہے

فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ

پس اللہ کی لعنت ہو اس گروہ پر جس نے آپؑ کو شہید کیا اور اللہ کی لعنت ہو ان پر جنہوں نے آپؑ پر ظلم ڈھایا

وَ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ

اور لعنت ہو خدا کی ان پر جنہوں نے آپؑ کے قتل کا ذکر سنا اور اس پر راضی ہوئے

يَا مَوْلَايَ يَآ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا

اے میرے مولا! اے ابو عبد اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نور تھے

فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَ الْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ

بزرگ اصلاب اور پاکیزہ ارحام میں،

لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَ لَمْ تُلْبِسْكَ

جاہلیت کی ناپاکیاں آپؑ کو نہ چھو سکیں اور نہ ان کا ناپاک دامن

مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ

آپؑ پر سایہ ڈال سکا، میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپؑ

دَعَآئِمِ الدِّيْنِ وَ اَرْكَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ

دین کے ستون اور مومنین کے سردار ہیں،

وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ امام، نیکوکار، پرہیزگار، خدا کی رضا پر راضی، پاک،

الْهَادِي الْمَهْدِيُّ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ

ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپؑ کی نسل سے جو آئمہؑ ہیں

وُّلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَاَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى

وہ تقویٰ کی روح، ہدایت کے نشان، دین کی مضبوط رسی

وَ الْحُجَّةُ عَلٰٓى اَهْلِ الدُّنْيَا، وَ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ

اور دنیا والوں پر خدا کی حجت ہیں اور میں اللہ، اس کے فرشتوں

وَ اَنْۢبِيَآئَهٗ وَ رُسُلَهٗ اَنِّيْ بِكُمْ مُّؤْمِنٌ وَّ بِاِيَابِكُمْ

اور اس کے انبیاءؑ اور اس کے مرسلینؑ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں آپؑ پر اور آپؑ کی

مُوْقِنٌ ۢ بِشَرَايِعِ دِيْنِيْ وَ خَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ

رجعت پر ایمان رکھتا ہوں اور اپنے دین کے احکام اور اپنے اعمال کے انجاموں کا یقین رکھتا ہوں

وَ قَلْبِیْ بِقَلْبِکُمْ سِلْمٌ وَّ اَمْرِیْ لِاَمْرِکُمْ مُّتَّبِعٌ

اور میرا دل آپؑ کے قلب کے سامنے تسلیم اور میرا کام آپؑ کے تابع ہے

صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَ عَلٰٓی اَرْوَاحِکُمْ وَ عَلٰٓی

خدا کی رحمتیں نازل ہوں آپؑ پر اور آپؑ کی ارواح پر اور آپؑ

اَجْسَادِکُمْ وَ عَلٰٓی اَجْسَامِکُمْ وَ عَلٰی شَاھِدِکُمْ وَ

کے اجساد پر اور آپؑ کے اجسام پر اور آپؑ کے حاضر پر اور

عَلٰی غَآئِبِکُمْ، وَعَلٰی ظَاھِرِکُمْ وَعَلٰی بَاطِنِکُمْ.

آپؑ کے غائب پر، آپؑ کے ظاہر پر اور آپؑ کے باطن پر۔

اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت امام حسینؑ پڑھ کر یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ صَلَّیْتُ وَ رَکَعْتُ وَ سَجَدْتُّ لَکَ وَحْدَکَ

اے معبود! بے شک میں نے تیری لئے نماز پڑھی، رکوع کیا اور سجدہ کیا ہے کہ تو یکتا ہے،

لَا شَرِیْکَ لَکَ، لِاَنَّ الصَّلٰوۃَ وَ الرُّکُوْعَ وَ السُّجُوْدَ

تیرا کوئی شریک نہیں، اس لئے کہ نماز، رکوع اور سجود

لَا تَکُوْنُ اِلَّا لَکَ، لِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ

نہیں ہوتا مگر صرف تیرے لئے، کیونکہ بیشک تو وہ معبود ہے کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَبْلِغْھُمْ عَنِّیْ

خدایا! محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور ان کی خدمت میں

اَفْضَلَ السَّلَامِ وَ التَّحِیَّۃِ، وَارْدُدْ عَلَیَّ مِنْھُمُ السَّلَامَ

میرے بہترین سلام و تحیات ایصال فرما اور مجھ پر ان کی طرف سے دُعائے سلامتی عطا فرما

اَللّٰھُمَّ وَ ھَاتَانِ الرَّکْعَتَانِ ھَدِیَّۃٌ مِّنِّیْ اِلٰی

اے معبود! یہ دو رکعت نماز میری طرف سے ہدیہ ہے

مَوْلَایَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ

میرے مولا حضرت حسین بن علی علیہما السلام کی خدمت میں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلَیْہِ وَ تَقَبَّلْ مِنِّیْ

اے معبود! محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور میرا یہ یہ عمل قبول فرما

وَ اْجُرْنِیْ عَلٰی ذٰلِکَ بِاَفْضَلِ اَمَلِیْ وَ رَجَآئِیْ

اور مجھے اس پر وہ بہترین اجر عطا فرما جس کی میں تجھ سے تیرے اس ولی کے دربار میں آرزو

فِیْکَ وَفِیْ وَلِیِّکَ یَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ.

اور امید رکھتا ہوں، اے مومنین کے ولی و چاہنے والے۔

پھر حضرت علی اکبر علیہ السلام کی زیارت یوں پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

سلام ہو آپؑ پر اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند! سلام ہو آپؑ پر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ،

اے نبی خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند! سلام ہو آپؑ پر اے امیرالمومنین علیہ السلام کے فرزند!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

سلام ہو آپؑ پر اے شہید (کربلا) امام حسین کے فرزند!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ

سلام ہو آپؑ پر اے شہید!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ،

سلام ہو آپؑ پر اے مظلوم اور فرزند مظلوم!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَظْلُوْمُ وَ ابْنَ الْمَظْلُوْمِ

خدا لعنت کرے اس گروہ پر جنہوں نے آپؑ کو شہید کیا

لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ

اور خدا کی لعنت ہو اس گروہ پر جنہوں نے آپؑ پر ظلم کیا

وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ.

اور خدا کی لعنت ہو اس گروہ پر جنہوں نے یہ واقعہ سنا اور اس پر خوش ہوئے۔

پھر جمیع شہدائے کربلا کی طرف متوجہ ہو کر یوں سلام کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ وَ اَحِبَّآئَهٗ

سلام ہو آپؑ پر اے اللہ کے پیارو اور اس کے مقرب (بندو)!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَصْفِيَآءَ اللّٰهِ وَ اَوِدَّآئَهٗ

سلام ہو آپؑ پر اے اللہ کے خالص اور محبوب بندو!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ دِيْنِ اللّٰهِ

سلام ہو آپؑ پر اے دینِ الٰہی کے مددگارو!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

سلام ہو آپؑ پر اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگارو!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

سلام ہو آپؑ پر اے امیرالمومنین علیہ السلام کے مددگارو!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ

سلام ہو آپؑ پر اے خواتین عالم کی سردار حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مددگارو!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ اَبِيْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ

سلام ہو آپؑ پر اے ابو محمد حضرت امام حسن علیہ السلام

بْنِ عَلِيِّ الْوَلِيِّ الزَّكِيِّ النَّاصِحِ

جو اللہ کے ولی، پاک اور نصیحت کرنے والے تھے کے مددگارو!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ

سلام ہو آپؑ پر اے ابو عبد اللہ (حضرت امام حسین علیہ السلام) کے مددگارو!

بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَ اُمِّيْ طِبْتُمْ وَ طَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِيْ

میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں! بہت ہی پاکیزہ وہ زمین ہے

فِيْهَا دُفِنْتُمْ وَ فُزْتُمْ فَوْزًا عَظِيْمًا

جس میں آپؑ مدفون ہیں، آپؑ نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی

فَيَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَكُمْ فَاَفُوْزَ مَعَكُمْ.

کاش! میں بھی آپؑ کے ساتھ ہوتا اور آپؑ کے ساتھ وہ عظیم درجہ پالیتا۔

☆☆☆☆☆

دُعائے رجب

یہ دُعا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے جسے آپؑ نے ماہِ رجب کے مہینے میں ہر واجب نماز کے بعد پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے:

يَا مَنْ اَرْجُوْهُ لِكُلِّ خَيْرٍ وَّ اٰمَنُ سَخَطَهٗ عِنْدَ كُلِّ شَرٍّ

اے وہ ذات جس سے ہر بھلائی کی امید رکھتا ہوں اور ہر برائی میں اس کے غضب سے امان چاہتا ہوں،

يَا مَنْ يُّعْطِي الْكَثِيْرَ بِالْقَلِيْلِ، يَا مَنْ يُّعْطِيْ مَنْ سَئَلَهٗ

اے وہ خدا جو تھوڑے عمل پر کثیر اجر عطا فرماتا ہے اور اے وہ خدا جو مانگنے پر عطا کی بارش کرتا ہے

يَا مَنْ يُّعْطِيْ مَنْ لَّمْ يَسْئَلْهُ وَ مَنْ لَّمْ يَعْرِفْهُ

اے وہ خدا جو اپنے کرم اور رحمت کی وجہ سے اسے بھی عطا کرتا ہے جو نہ اس سے مانگتا ہے

تَحَنُّنًا مِّنْهُ وَ رَحْمَةً، اَعْطِنِيْ بِمَسْئَلَتِيْ اِيَّاكَ جَمِيْعَ

اور نہ ہی اسے پہچانتا ہے، (خدایا!) تو مجھے اپنی بارگاہ میں دست سوال دراز کرنے کے صدقے میں

خَيْرِ الدُّنْيَا وَ جَمِيْعَ خَيْرِ الْاٰخِرَةِ وَ اصْرِفْ عَنِّيْ

دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں عطا فرما دے اور اپنی بارگاہ میں سوالی بن کر آنے کی صدقے میں

بِمَسْئَلَتِيْ اِيَّاكَ جَمِيْعَ شَرِّ الدُّنْيَا وَ شَرِّ الْاٰخِرَةِ،

دنیا و آخرت کی تمام برائیوں کو مجھ سے دور فرما دے،

فَاِنَّهٗ غَيْرُ مَنْقُوْصٍ مَّآ اَعْطَيْتَهٗ وَ زِدْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ

کیونکہ تو جتنا عطا کرے اس سے تیرے ہاں کوئی کمی نہیں ہوتی، تو میرا دامن اپنے فضل وکرم سے بھر دے

يَا كَرِيْمُ

اے کریم!

اس کے بعد اپنی ٹھوڑی کے پاس داڑھی پر ہاتھ رکھ کر درج ذیل حصہ پڑھے:

يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ، يَا ذَا النَّعْمَآءِ وَ الْجُوْدِ،

اے صاحب عز وجلال! اے بے شمار نعمتیں عطا کرنے والے سخی!

يَا ذَا الْمَنِّ وَ الطَّوْلِ حَرِّمْ شَيْبَتِيْ عَلَى النَّارِ.

اے نیکی و عطا کے مالک! میری داڑھی کو آتشِ جہنم پر حرام فرما دے۔

☆☆☆☆☆

صلوات شعبانیہ

یہ صلوات حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے جسے آپؑ ماہِ شعبان میں نماز ظہر کے بعد پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، شَجَرَةِ النُّبُوَّةِ

اے معبود! محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما جو نبوت کا شجر،

وَ مَوْضِعِ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفِ الْمَلٰٓئِكَةِ

رسالت کا مقام، فرشتوں کی آمد و رفت کی جگہ،

وَ مَعْدِنِ الْعِلْمِ وَ اَهْلِ بَيْتِ الْوَحْيِ،

علم کے خزانے اور خانہ وحی میں رہنے والے ہیں،

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے معبود! محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما

اَلْفُلْكِ الْجَارِيَةِ فِي اللُّجَجِ الْغَامِرَةِ،

جو خطروں سے بھرے بھنوروں میں چلتی ہوئی کشتی ہیں

يَاْمَنُ مَنْ رَّكِبَهَا وَ يَغْرَقُ مَنْ تَرَكَهَا،

کہ بچ جائے گا جو اس میں سوار ہو گا اور غرق ہوگا جو اسے چھوڑ دے گا،

اَلْمُتَقَدِّمُ لَهُمْ مَارِقٌ، وَ الْمُتَاَخِّرُ عَنْهُمْ زَاهِقٌ

ان سے آگے نکلنے والا دین سے خارج اور ان سے پیچھے رہ جانے والا نابود ہو جائے گا

وَ اللَّازِمُ لَهُمْ لَاحِقٌ،

اور ان کے ساتھ رہنے والا حق تک پہنچ جائے گا،

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے معبود! محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما

اَلْكَهْفِ الْحَصِيْنِ وَ غِيَاثِ الْمُضْطَرِّ الْمُسْتَكِيْنِ

جو پائیدار جائے پناہ اور پریشان و بے چارے کی فریاد کو پہنچنے والے،

وَ مَلْجَإِ الْهَارِبِيْنَ وَ عِصْمَةِ الْمُعْتَصِمِيْنَ

بھاگنے اور ڈرنے والے کیلئے جائے امان اور ساتھ رہنے والوں کے نگہدار ہیں،

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً كَثِيْرَةً

اے معبود! محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما بہت بہت رحمت

تَكُوْنُ لَهُمْ رِضًا وَّ لِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

کہ جو ان کیلئے وجہ خوشنودی اور محمد و آل محمد علیہم السلام کے واجب حق کی ادائیگی

اَدَآءً وَّ قَضَآءً بِحَوْلٍ مِّنْكَ وَ قُوَّةٍ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

اور اس کے پورا ہونے کا موجب بنے تیری قوت و طاقت سے اے جہانوں کے پروردگار،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ،

اے معبود! محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما

اَلطَّیِّبِیْنَ الْاَبْرَارِ الْاَخْیَارِ الَّذِیْنَ اَوْجَبْتَ حُقُوْقَھُمْ

جو پاکیزہ تر، خوش کردار اور نیکو کار ہیں جن کے حقوق تو نے واجب کئے

وَ فَرَضْتَ طَاعَتَھُمْ وَ وَلَایَتَھُمْ

اور تو نے ان کی اطاعت اور محبت کو فرض قرار دیا ہے،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے معبود! محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما

وَ اعْمُرْ قَلْبِیْ بِطَاعَتِكَ وَ لَا تُخْزِنِیْ بِمَعْصِیَتِكَ

اور میرے دل کو اپنی اطاعت سے آباد فرما اور اپنی نافرمانی سے مجھے رسوا و خوار نہ کر

وَ ارْزُقْنِیْ مُوَاسَاۃَ مَنْ قَتَّرْتَ عَلَیْہِ مِنْ رِّزْقِكَ

اور جس کے رزق میں تو نے تنگی کی ہے مجھے اس سے ہمدردی کرنے کی توفیق دے،

بِمَا وَسَّعْتَ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ

کیونکہ تو نے اپنے فضل سے میرے رزق میں فراخی کی،

وَ نَشَرْتَ عَلَیَّ مِنْ عَدْلِكَ وَ اَحْیِنِیْ تَحْتَ ظِلِّكَ

مجھ پر اپنے عدل کو پھیلایا اور مجھے اپنے سائے تلے زندہ رکھا ہے،

وَ هٰذَا شَهْرُ نَبِيِّكَ سَيِّدِ رُسُلِكَ شَعْبَانُ،

اور یہ تمام رسولوں کے سردار تیرے نبی ﷺ کا مہینہ شعبان ہے

اَلَّذِیْ حَفَفْتَهٗ مِنْكَ بِالرَّحْمَةِ وَ الرِّضْوَانِ،

جسے تو نے اپنی رحمت اورخوشنودی سے معمور کر رکھا ہے،

اَلَّذِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ

یہ وہی مہینہ ہے جس میں حضرت رسول اکرم ﷺ

يَدْاَبُ فِيْ صِيَامِهٖ وَ قِيَامِهٖ فِيْ لَيَالِيْهِ وَ اَيَّامِهٖ

اپنی فروتنی سے دنوں میں روزے رکھتے اور راتوں میں صلوٰۃ و قیام کیا کرتے تھے،

بُخُوْعًا لَّكَ فِيْ اِكْرَامِهٖ وَ اِعْظَامِهٖ اِلٰى مَحَلِّ حِمَامِهٖ

تیری فرمانبرداری اور اس مہینے کے مراتب و درجات کے باعث وہ زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے،

اَللّٰهُمَّ فَاَعِنَّا عَلَى الِاسْتِنَانِ بِسُنَّتِهٖ فِيْهِ

اے معبود! پس اس مہینے میں ہمیں ان کی سنت کی پیروی

وَ نَيْلِ الشَّفَاعَةِ لَدَيْهِ، اَللّٰهُمَّ وَ اجْعَلْهُ لِيْ

اور ان کی شفاعت کے حصول میں مدد فرما، اے معبود! آنحضرت ﷺ کو

شَفِيْعًا مُّشَفَّعًا وَّ طَرِيْقًا اِلَيْكَ مَهْيَعًا،

میرا شفیع بنا جن کی شفاعت مقبول ہے اور میرے لئے اپنی طرف کھلا راستہ قرار دے،

وَ اجْعَلْنِیْ لَهٗ مُتَّبِعًا حَتّٰی اَلْقَاهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

مجھے آپؑ کا سچا پیروکار بنادے، یہاں تک کہ میں روز قیامت تیرے حضور پیش ہوں

عَنِّیْ رَاضِیًا وَّ عَنْ ذُنُوْبِیْ غَاضِیًا

تو تو مجھ سے راضی ہو اور میرے گناہوں سے چشم پوشی کرے،

قَدْ اَوْجَبْتَ لِیْ مِنْكَ الرَّحْمَةَ وَ الرِّضْوَانَ،

ایسے میں تو نے میرے لئے اپنی رحمت اور خوشنودی لازم کر رکھی ہو

وَاَنْزَلْتَنِیْ دَارَ الْقَرَارِ وَمَحَلَّ الْاَخْیَارِ.

اور مجھے دارالقرار اور صالح لوگوں کے ساتھ رہنے کی سعادت سے بہرہ مند فرمائے۔

☆☆☆☆☆

دُعائے رمضان المبارک

رمضان المبارک میں ہر واجب نماز کے بعد اس دُعا کا پڑھنا مستحب ہے:

يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ، يَا غَفُوْرُ يَا رَحِيْمُ،

اے برتر و بالا! اے عظمت والے! اے گناہوں کو بخشنے والے! اے رحم کرنے والے!

اَنْتَ الرَّبُّ الْعَظِيْمُ الَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ،

تو با عظمت رب ہے جس کے مثل کوئی شے نہیں ہے

وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ، وَ هٰذَا شَهْرٌ عَظَّمْتَهٗ

اور وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے اور اس مہینے کو تو نے دوسرے مہینوں پر عظمت،

وَ كَرَّمْتَهٗ وَ شَرَّفْتَهٗ وَ فَضَّلْتَهٗ عَلَى الشُّهُوْرِ،

کرامت، شرف اور فضیلت عطا کی ہے

وَ هُوَ الشَّهْرُ الَّذِیْ فَرَضْتَ صِيَامَهٗ عَلَیَّ

اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں تو نے مجھ پر روزے فرض کئے

وَ هُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اَنْزَلْتَ فِيْهِ الْقُرْاٰنَ،

اور یہ وہی رمضان کا مہینہ ہے جس میں تو نے قرآن نازل فرمایا

هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ،

جو انسانوں کے لئے ہدایت اور ہدایت کی واضح دلیل اور حق و باطل میں امتیاز پیدا کرنے والا ہے

وَجَعَلْتَ فِيْهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَهَا خَيْرًا مِّنْ اَلْفِ

اور اسی میں شبِ قدر کو قرار دیا اور اسے ہزار راتوں سے

شَهْرٍ، فَيَا ذَا الْمَنِّ وَ لَا يُمَنُّ عَلَيْكَ، مُنَّ عَلَيَّ

بہتر بنایا پس اے احسان کرنے والے! تجھ پر کوئی احسان نہیں کر سکتا تو میری گردن کو جہنم کی آگ سے

بِفَكَاكِ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ، فِيْمَنْ تَمُنُّ عَلَيْهِ

آزاد کر کے احسان فرما دے ان احسانوں میں سے جو تُو کرتا ہے

وَ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اور مجھے جنت میں داخل کر دے اپنی رحمت سے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

☆☆☆☆☆

روزہ رکھنے کی نیت

روزے کی نیت میں اتنا ہی کافی ہے کہ شب میں یہ ارادہ کرے کہ کل روزہ رکھوں گا (رکھوں گی) قُرْبَةً اِلَی اللهِ۔ بہرحال الفاظ کے لحاظ سے روزہ کی نیت یوں کی جائے گی: روزہ رکھتا ہوں ماہِ رمضان کا واجب قُرْبَةً اِلَی اللهِ۔

روزہ افطار کرنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَ عَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

یا اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا

وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ.

اور صرف تجھ پر میں بھروسہ کرتا ہوں۔

☆☆☆☆☆

دُعائے قربانی

فقہ جعفریہ کے مطابق حج کے علاوہ اپنے وطن میں قربانی سنت مؤکدہ ہے۔ قربانی کے جانور کو ذبح کرنے سے پہلے یہ دُعا پڑھیں:

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

میری توجہ اس خدا کی طرف ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا،

حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ، اِنَّ صَلٰوتِیْ

میں اس کا خالص اطاعت گزار ہوں اور مشرکین میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز،

وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ،

میری عبادتیں، میری زندگی اور میری موت سب اسی اللہ کیلئے ہے جو تمام عالمین کا رب ہے،

لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ،

اس کا کوئی شریک نہیں، اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں اسی کے فرمانبرداروں میں سے ہوں،

اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَ لَکَ بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ،

پروردگارا! یہ تیری طرف سے اور تیرے ہی لئے ہے، اللہ کے نام سے اور اسی کے وسیلے سے،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ.

خدایا! محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما

اس کے بعد:

- اگر خود ذبح کر رہا ہے تو کہے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ

پروردگار! اسے میری طرف سے قبول فرما!۔

- اگر چند آدمیوں نے مل کر قربانی کی ہے اور موجود ہیں تو کہے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا

پروردگار! اسے ہماری طرف سے قبول فرما!۔

- اگر کسی دوسرے شخص کی طرف سے ہے تو کہے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْہُ

پروردگار! اسے اُس کی طرف سے قبول فرما!۔

- اگر دوسرے افراد کی طرف سے ہے تو کہے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْھُمْ

پروردگار! اسے ان کی طرف سے قبول فرما!۔

دُعائے عقیقہ

اولاد کا عقیقہ کرنا سنت مؤکدہ ہے ہر اس شخص پر جو اس کیلئے وسعت رکھتا ہے اور بعض علماء اسے واجب جانتے ہیں۔ بہتر ہے کہ بچے کی پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کیا جائے۔ اگر اس میں تاخیر ہو جائے تو بچے کے بالغ ہونے سے قبل تک تو اس کے باپ پر سنت ہے اور اس کے بعد خود اس بچے پر آخر عمر تک سنت ہے۔ عقیقہ کی گوسفند یا بکرا ذبح کرتے وقت یہ دُعا پڑھے جس میں «فلاں» کی جگہ بچے کا نام لے:

بِسْمِ وَ بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ عَقِيْقَةٌ عَنْ «فُلَانٍ»

خدا کے نام خدا کی ذات سے اے معبود یہ عقیقہ ''فلاں'' کی طرف سے ہے

لَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَ عَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ

اس کا گوشت اس کے گوشت کا، اس کا خون اس کے خون کا اور اس کی ہڈیاں اس کی ہڈیوں کا بدلہ ہے،

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَآءً لِاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ.

اے معبود تو اسے آل محمد علیہم السلام کیلئے حفاظت کا ذریعہ بنا، ان پر اور ان کی آل پر سلام ہو۔

☆☆☆☆☆

دُعائے کُمیل

یہ جلیل القدر دُعا عبد و معبود کے درمیان راز و نیاز کا بہترین پیرایہ، گناہوں کی مغفرت کا بہترین نسخہ اور معارف توحید کا اعلیٰ شاہکار ہے۔ علامہ مجلسیؒ کے مطابق اس دُعا کو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے برگزیدہ صحابی حضرت کمیل ابن زیادؓ کو تعلیم فرمایا تھا۔ اس دُعا کو شب برات (نیمہ شعبان) اور شبِ جمعہ کو پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم فرمانے والا ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری اس رحمت کا واسطہ دے کر جو ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے

وَ بِقُوَّتِكَ الَّتِیْ قَهَرْتَ بِهَا كُلَّ شَیْءٍ

اور تیری اس قدرت کا واسطہ دے کر جس سے تجھے ہر شے پر غلبہ حاصل ہے

وَ خَضَعَ لَهَا كُلُّ شَیْءٍ، وَ ذَلَّ لَهَا كُلُّ شَیْءٍ،

اور ہر چیز اس کے سامنے خاضع ہے اور ہر شے اس کے آگے حقیر ہے

وَ بِجَبَرُوْتِكَ الَّتِیْ غَلَبْتَ بِهَا كُلَّ شَیْءٍ،

اور تیری اس حاکمانہ جلالت کا واسطہ دے کر جس سے تو ہر شے پر غالب ہے

وَ بِعِزَّتِكَ الَّتِیْ لَا یَقُوْمُ لَهَا شَیْءٌ،

اور تیری اس عزت کے واسطہ سے کہ جس کے مقابل میں کوئی شے تاب مقاومت نہیں رکھتی

وَ بِعَظَمَتِكَ الَّتِیْ مَلَاَتْ كُلَّ شَیْءٍ،

اور تیری اس عظمت کا واسطہ دے کر جس کے جلوے ہر چیز پر چھائے ہوئے ہیں

وَ بِسُلْطَانِكَ الَّذِیْ عَلَا كُلَّ شَیْءٍ،

اور تیری اس طاقت کا واسطہ دے کر جسے ہر چیز پر بالادستی حاصل ہے

وَ بِوَجْهِكَ الْبَاقِیْ بَعْدَ فَنَآءِ كُلِّ شَیْءٍ،

اور تیرے اس جلوۂ ذات کا واسطہ دے کر جو ہر چیز کے فنا کے بعد بھی باقی رہنے والا ہے

وَ بِاَسْمَآئِكَ الَّتِیْ مَلَئَتْ اَرْكَانَ كُلِّ شَیْءٍ،

اور تیرے ان اسمائے گرامی (حسنیٰ) کا واسطہ دے جو ہر چیز کے ارکان و اجزا میں کارفرما ہیں

وَ بِعِلْمِكَ الَّذِیْٓ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ،

تیرے اس علم کے واسطہ سے جو ہر چیز پر محیط ہے

وَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَضَآءَ لَهٗ كُلُّ شَیْءٍ،

اور تیرے جلوۂ ذات کے نور کا واسطہ دے کر کہ جس کے سامنے ہر چیز روشن و عیاں ہے

يَانُوْرُ يَاقُدُّوْسُ

اے نور! اے پاک و پاکیزہ!

يَآ اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ، وَ يَآ اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ،

اے ابتدائے ہستی! اور اے منتہائے وجود!

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَهْتِكُ الْعِصَمَ،

میرے اللہ! میرے ان گناہوں کو بخش دے جو گناہوں سے بچنے کے حفاظتی حصار کو تباہ کر دیتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُنْزِلُ النِّقَمَ،

اے اللہ! میرے ان گناہوں کو معاف کر دے جو نزول عذاب کا سبب بنتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُغَيِّرُ النِّعَمَ،

اے اللہ! میرے ان گناہوں کو معاف کر دے جو نعمتوں کی دگرگونی کا باعث بنتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَحْبِسُ الدُّعَآءَ،

بار الٰہا! میرے وہ گناہ معاف کردے جو دُعاؤں کی قبولیت کو روک دیتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَقْطَعُ الرَّجَآءَ،

بار الٰہا! میرے وہ گناہ معاف فرما دے جن سے امیدیں ختم ہو جاتی ہیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُنْزِلُ الْبَلَآءَ،

بار الٰہا! میرے وہ گناہ معاف کر دے جن سے بلائیں اور مصیبتیں نازل ہوتی ہیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ وَکُلَّ خَطِیْٓئَۃٍ اَخْطَاْتُھَا

بارالہا! مجھ سے سرزد ہونے والے ہر گناہ کو بخش دے اور ہر خطا سے درگزر فرما دے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ بِذِکْرِکَ،

اے اللہ! میں تیرا ذکر کر کے تیرے قرب پانا چاہتا ہوں

وَ اَسْتَشْفِعُ بِکَ اِلٰی نَفْسِکَ،

اور میں تیری بارگاہ میں خود تیری ذات کو سفارشی بناتا ہوں

وَ اَسْئَلُکَ بِجُوْدِکَ اَنْ تُدْنِیَنِیْ مِنْ قُرْبِکَ،

اور تیرے جود و کرم کے صدقے تجھی سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے اپنا تقرب نصیب فرما

وَ اَنْ تُوْزِعَنِیْ شُکْرَکَ، وَ اَنْ تُلْھِمَنِیْ ذِکْرَکَ،

اور مجھے ادائے شکر کی توفیق عطا فرما اور تو اپنی یاد کا میرے دل کو الہام فرما

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ سُؤَالَ خَاضِعٍ مُّتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ،

یا اللہ! میں اس طرح دُعا مانگتا ہوں جیسے گڑگڑانے والے، عاجز اور خضوع وخشوع کرنے والے مانگتے ہیں

اَنْ تُسَامِحَنِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ،

کہ تو میری بھول چوک کو معاف اور مجھ پر رحم فرما دے

وَ تَجْعَلَنِیْ بِقِسْمِکَ رَاضِیًا قَانِعًا،

اور جو کچھ تو نے میرے نصیب میں قرار دیا ہے اس پر مجھے راضی اور قانع کر دے

وَ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ مُتَوَاضِعًا،

اور مجھے ہر حال میں تواضع و فروتنی نصیب فرما دے

اَللّٰھُمَّ وَ اَسْئَلُكَ سُؤَالَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهٗ،

پروردگارا! میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں اس شخص کی مانند جس پر فاقوں کی شدت ہو

وَ اَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ الشَّدَآئِدِ حَاجَتُهٗ،

اور ایسے سوالی کا انداز اپنا کر جسے سخت مشکلات میں اس کی ضرورت نے تیری جناب میں لا کھڑا کیا ہو

وَ عَظُمَ فِیْمَا عِنْدَكَ رَغْبَتُهٗ،

اور جو تیرے پاس ہے اسے حاصل کرنے کی خواہش اس میں بہت بڑھ گئی ہو

اَللّٰھُمَّ عَظُمَ سُلْطَانُكَ وَ عَلَا مَكَانُكَ،

پروردگارا! تیری سلطنت عظیم ہے اور تیری مرتبہ بلند ہے

وَ خَفِیَ مَكْرُكَ وَ ظَھَرَ اَمْرُكَ،

تیری پکڑ نہایت مخفی اور تیرا قدرت نمائی کا جلوہ ظاہر و آشکار ہے

وَ غَلَبَ قَھْرُكَ وَ جَرَتْ قُدْرَتُكَ،

اور تیرا قہر غالب اور تیری قدرت (ہمہ سو) جاری و ساری ہے

وَ لَا یُمْكِنُ الْفِرَارُ مِنْ حُكُوْمَتِكَ،

اور تیرے دائرۂ حکومت و اقتدار سے فرار ناممکن ہے

اَللّٰھُمَّ لَآ اَجِدُ لِذُنُوْبِیْ غَافِرًا، وَ لَا لِقَبَآئِحِیْ سَاتِرًا،

خدایا! تیرے سوا کوئی نہیں جو میرے گناہ بخش دے اور میری برائیوں کی پردہ پوشی کر دے

وَّ لَا لِشَیْءٍ مِّنْ عَمَلِیَ الْقَبِیْحِ بِالْحَسَنِ مُبَدِّلًا غَیْرَكَ،

اور نہ ہی تیرے سوا کوئی ہے جو میرے برے عمل کو اچھے عمل سے بدل دے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَ بِحَمْدِكَ،

تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر نقص و عیب سے منزہ ہے اور میں تیری حمد و ثنا بجا لاتا ہوں

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ، وَ تَجَرَّأْتُ بِجَهْلِیْ،

(میرے اللہ!) میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں نے اپنی نادانی کے باعث بڑی جسارت کی ہے

وَ سَكَنْتُ اِلٰی قَدِیْمِ ذِكْرِكَ لِیْ وَ مَنِّكَ عَلَیَّ،

مگر یہ سوچ کر تسکین ملتی ہے کہ تو پہلے سے مجھ پر کرم کرتا چلا آ رہا اور تیرے احسانات کا سلسلہ بڑا پرانا ہے

اَللّٰھُمَّ مَوْلَایَ كَمْ مِّنْ قَبِیْحٍ سَتَرْتَهٗ،

اے میرے اللہ، اے میرے مالک! تو نے میری کتنی ہی برائیوں کی پردہ پوشی کی

وَ كَمْ مِّنْ فَادِحٍ مِّنَ الْبَلَآءِ اَقَلْتَهٗ،

اور کتنی ہی سخت سے سخت بلاؤں کو تو نے ٹال دیا

وَ كَمْ مِّنْ عِثَارٍ وَّقَیْتَهٗ، وَ كَمْ مِّنْ مَّكْرُوْهٍ دَفَعْتَهٗ

اور کتنی ہی خطاؤں سے تو نے بچا لیا اور کتنی ہی ناگوار آفات کو تو نے مجھ سے دور کر دیا

وَ كَمْ مِّنْ ثَنَآءٍ جَمِيْلٍ لَّسْتُ اَهْلاً لَّهٗ نَشَرْتَهٗ،

اور میری کتنی زیادہ تعریفیں جن کا میں اہل تک نہ تھا تو نے لوگوں میں مشہور کر دیں

اَللّٰهُمَّ عَظُمَ بَلَآئِیْ، وَ اَفْرَطَ بِیْ سُوْٓءُ حَالِیْ،

اے میرے پروردگار! میری آزمائش بہت بڑھ گئی ہے اور میری بدحالی حد سے گزر گئی ہے

وَ قَصُرَتْ بِیْٓ اَعْمَالِیْ، وَ قَعَدَتْ بِیْٓ اَغْلَالِیْ،

جبکہ میرے نیک اعمال بہت کم ہیں اور (دراز امیدوں کی) زنجیروں نے مجھے زمین بوس کر دیا ہے

وَ حَبَسَنِیْ عَنْ نَّفْعِیْ بُعْدُ اَمَلِیْ

اور مجھے لمبی لمبی آرزوؤں نے (حقیقی) نفع سے محروم کر دیا ہے

وَ خَدَعَتْنِی الدُّنْیَا بِغُرُوْرِهَا،

اور دُنیا نے اپنی جھوٹی چمک دمک سے مجھے دھوکے میں ڈال دیا ہے

وَ نَفْسِیْ بِجِنَایَتِهَا وَ مِطَالِیْ

اور میرے نفس نے اپنے گناہوں اور ٹال مٹول سے مجھے فریب میں مبتلا کر دیا ہے

یَا سَیِّدِیْ فَاَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ

اے میرے مالک! میں تجھے تیری عزت کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں

اَنْ لَّا یَحْجُبَ عَنْكَ دُعَآئِیْ سُوْٓءُ عَمَلِیْ وَ فِعَالِیْ،

کہ میرے برے اعمال اور افعال کو میری دُعا کی قبولیت میں رُکاوٹ بننے سے روک دے

وَ لَا تَفْضَحْنِیْ بِخَفِیِّ مَا اطَّلَعْتَ عَلَیْهِ مِنْ سِرِّیْ،

اور میرے جن پوشیدہ رازوں سے تو واقف ہے انہیں آشکارا کر کے مجھے رسوا نہ کر

وَ لَا تُعَاجِلْنِیْ بِالْعُقُوْبَةِ عَلٰی مَا عَمِلْتُهٗ فِیْ خَلَوَاتِیْ،

اور جو اعمال میں نے خلوتوں میں انجام دیئے ہیں ان کی وجہ سے مجھے سزا دینے میں جلدی نہ کرنا

مِنْ سُوْٓءِ فِعْلِیْ وَ اِسَآءَتِیْ، وَ دَوَامِ تَفْرِیْطِیْ وَ جَهَالَتِیْ

یعنی وہ برے اعمال، گستاخیاں، دائمی کوتاہیاں، نادانیاں

وَ کَثْرَةِ شَهَوَاتِیْ وَ غَفْلَتِیْ،

نفسانی خواہشات کی بہتات اور میری بار بار کی غفلتیں

وَ کُنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِیْ فِیْ کُلِّ الْاَحْوَالِ رَؤُفًا،

اور اے اللہ! تجھے تیری عزت کا واسطہ مجھ پر ہر حال میں مہربان رہ

وَ عَلَیَّ فِیْ جَمِیْعِ الْاُمُوْرِ عَطُوْفًا،

اور میرے تمام امور میں مجھ پر لطف و کرم فرما

اِلٰهِیْ وَ رَبِّیْ مَنْ لِّیْ غَیْرُكَ

اے میرے ربّ! تیرے سوا میرا کون ہے؟

اَسْئَلُهٗ کَشْفَ ضُرِّیْ وَ النَّظَرَ فِیْٓ اَمْرِیْ،

کہ جس سے اپنی بدحالی کو برطرف کرنے اور اپنے معاملات میں غور کرنے کی التجا کروں

اِلٰهِیْ وَمَوْلَایَ

اے میرے معبود! اے میرے آقا!

اَجْرَیْتَ عَلَیَّ حُکْمًا نِ اتَّبَعْتُ فِیْهِ هَوٰی نَفْسِیْ،

تو نے مجھے جو حکم صادر فرمایا اس میں میں نے اپنی ہوائے نفس کی پیروی کی

وَ لَمْ اَحْتَرِسْ فِیْهِ مِنْ تَزْیِیْنِ عَدُوِّیْ،

اور میرے دشمن (شیطان) نے مجھے دھوکہ دینے کیلئے جو سبز باغ دکھائے ان سے میں اپنا بچاؤ نہ کر سکا

فَغَرَّنِیْ بِمَآ اَهْوٰی وَ اَسْعَدَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ الْقَضَآءُ،

اور میرے دشمن (شیطان) نے مجھے دھوکہ دینے کیلئے جو سبز باغ دکھائے ان سے میں اپنا بچاؤ نہ کر سکا

فَتَجَاوَزْتُ بِمَا جَرٰی عَلَیَّ مِنْ ذٰلِكَ بَعْضَ حُدُوْدِكَ،

پس ایسی صورت حال میں، میں تیرے بعض قوانین و حدود خلاف ورزی کا ارتکاب کر بیٹھا

وَ خَالَفْتُ بَعْضَ اَوَامِرِكَ،

اور میں نے تیرے کچھ احکام کی حکم عدولی کر ڈالی

فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَیَّ فِیْ جَمِیْعِ ذٰلِكَ،

بہرحال ان تمام حالات میں تو لائق حمد و ثنا ہی ہے

وَ لَا حُجَّةَ لِیْ فِیْمَا جَرٰی عَلَیَّ فِیْهِ قَضَآءُكَ،

اور جن امور میں تیرا فیصلہ میرے خلاف جاری ہوا ان میں میرے پاس کوئی دلیل و حجت نہیں ہے

وَ اَلْزَمَنِیْ حُکْمُكَ وَ بَلَآءُكَ،

اور تیرا حکم و فیصلہ و تیری آزمائش (ہر حال میں) مجھ پر لازم و لاگو ہے

وَ قَدْ اَتَیْتُكَ یَآ اِلٰهِیْ بَعْدَ تَقْصِیْرِیْ

اب ان حالات میں اے پروردگار! اپنی کوتاہیوں اور نفس پر ظلم کے بعد تیری بارگاہ

وَ اِسْرَافِیْ عَلٰی نَفْسِیْ مُعْتَذِرًا نَّادِمًا،

میں حاضر ہوا ہوں معافی مانگتے ہوئے، نادم ہو کر، شکستہ دلی سے،

مُّنْكَسِرًا مُّسْتَقِیْلًا، مُسْتَغْفِرًا مُّنِیْبًا،

عفو کا طالب ہو کر، مغفرت کا سوالی بن کر، تیری طرف رجوع ہو کر،

مُقِرًّا مُّذْعِنًا مُّعْتَرِفًا،

اقرار کرتا ہوا، (تیری بخشش کے) یقین اور گناہوں کے اعتراف کے ساتھ،

لَآ اَجِدُ مَفَرًّا مِّمَّا كَانَ مِنِّیْ،

جو مجھ سے سرزد ہوا اس سے بچ کر نکل جانے کیلئے کوئی راہ فرار نہیں ہے

وَ لَا مَفْزَعًا اَتَوَجَّهُ اِلَیْهِ فِیْۤ اَمْرِیْ

اور نہ ہی کوئی پناہ گاہ ہے جس کی طرف اپنی اس پریشانی میں رُخ کر سکوں

غَیْرَ قَبُوْلِكَ عُذْرِیْ،

بس یہی ہے کہ تو میری عذر خواہی کو قبول فرما لے

وَ اِدْخَالِكَ اِيَّايَ فِيْ سَعَةٍ مِّنْ رَّحْمَتِكَ،

اور مجھے اپنی رحمت واسعہ کے دامن میں جگہ دے دے

اَللّٰهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِيْ، وَ ارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّيْ،

اے میرے پروردگار! میری معذرت کو قبول فرما لے اور میری تکلیف کی شدت پر رحم فرما دے

وَ فُكَّنِيْ مِنْ شَدِّ وَثَاقِيْ،

اور مجھے گناہوں کی سخت زنجیروں سے رہائی عطا فرما دے

يَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدَنِيْ

اے میرے پالنے والے! میرے کمزور و نحیف جسم پر رحم فرمانا

وَ رِقَّةَ جِلْدِيْ وَ دِقَّةَ عَظْمِيْ،

اور میری نرم و نازک جلد اور کمزور ہڈیوں پر (ترس کھانا)

يَا مَنْ بَدَءَ خَلْقِيْ وَ ذِكْرِيْ وَ تَرْبِيَتِيْ وَ بِرِّيْ

اے وہ ذات! جس نے میری تخلیق کا آغاز فرمایا، مجھے قابل ذکر بنایا، میری پرورش کی، مجھ پر لطف کیا،

وَ تَغْذِيَتِيْ، هَبْنِيْ لِابْتِدَآءِ كَرَمِكَ وَ سَالِفِ بِرِّكَ بِيْ

مجھے غذا فراہم کی، پس مجھے بخش دے اپنے سابقہ کرم اور اپنے قدیم احسان کی صدقے میں

يَا اِلٰهِيْ وَ سَيِّدِيْ وَ رَبِّيْ

اے معبود! اے میرے آقا! اے میرے پروردگار!

اَتُرَاكَ مُعَذِّبِیْ بِنَارِكَ بَعْدَ تَوْحِیْدِكَ،

کیا تو مجھے جہنم کی آگ کا عذاب دے گا؟ جبکہ میں تیری توحید کا اقرار کرچکا ہوں

وَ بَعْدَ مَا انْطَوٰی عَلَیْهِ قَلْبِیْ مِنْ مَّعْرِفَتِكَ،

اور جبکہ میرا دل تیری معرفت سے سرشار ہو چکا ہے

وَ لَهِجَ بِهٖ لِسَانِیْ مِنْ ذِكْرِكَ،

اور جبکہ میری زبان پر تیرا ذکر جاری ہے

وَ اعْتَقَدَهٗ ضَمِیْرِیْ مِنْ حُبِّكَ،

اور جبکہ میرا دل تری محبت سے لبریز ہو چکا ہے

وَ بَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِیْ وَ دُعَآئِیْ خَاضِعًا لِّرُبُوْبِیَّتِكَ،

اور سچے دل سے گناہوں کا اعتراف کر کے تیری ربوبیت کے سامنے خضوع وخشوع سے دست بہ دُعا ہوں

هَیْهَاتَ اَنْتَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ تُضَیِّعَ مَنْ رَّبَّیْتَهٗ،

نہیں! ایسا ہر گز ممکن نہیں کہ تو اس شخص کو بے سہارا چھوڑ دے جسے تو خود پالا ہے

اَوْ تُبَعِّدَ مَنْ اَدْنَیْتَهٗ،

یا اسے اپنی بارگاہ سے دور کر دے جسے تو نے خود اپنا قرب بخشا ہو

اَوْ تُشَرِّدَ مَنْ اٰوَیْتَهٗ،

یا اسے تو اپنے ہاں سے نکال دے جسے تو نے خود پناہ دی ہو

اَوْ تُسَلِّمَ اِلَى الْبَلَآءِ مَنْ كَفَيْتَهٗ وَ رَحِمْتَهٗ،

یا اسے مصیبتوں کے سپرد کردے جس کی نگہداشت کا تو نے خود ذمہ اُٹھایا ہو اور تیرا رحم اس کے شامل حال رہا ہو

وَ لَيْتَ شِعْرِىْ يَاسَيِّدِىْ وَ اِلٰهِىْ وَ مَوْلَاىَ

اے میرے مالک، اے میرے معبود، اے میرے مولا! کاش! میں جان سکتا کہ

اَتُسَلِّطُ النَّارَ

کیا تو آتش جہنم کو مسلط کرے گا

عَلٰى وُجُوْهٍ خَرَّتْ لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً،

ان چہروں پر جو تیری عظمت و جلالت کے سامنے سجدہ ریز رہے ہوں

وَ عَلٰٓى اَلْسُنٍ نَّطَقَتْ بِتَوْحِيْدِكَ صَادِقَةً،

اور ان زبانوں پر جو صدق دل سے تیری توحید کا اقرار اور شکر گزاری کے ساتھ تیری مدح سرائی کرتی رہی ہوں

وَ بِشُكْرِكَ مَادِحَةً، وَ عَلٰى قُلُوْبٍ اعْتَرَفَتْ

اور ان دلوں پر جو یقین کے ساتھ تیری معبود ہونے

بِاِلٰهِيَّتِكَ مُحَقِّقَةً، وَ عَلٰى ضَمَآئِرَ حَوَتْ

کا اعتراف کرچکے ہوں اور تیری معرفت سے سرشار ان دلوں پر

مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتّٰى صَارَتْ خَاشِعَةً

جن میں ان میں تیرا خضوع و خشوع جھلک رہا ہو

وَ عَلٰی جَوَارِحَ سَعَتْ اِلٰٓی اَوْطَانِ تَعَبُّدِكَ طَآئِعَةً،

اور ان اعضاء و جوارح پر جو تیری اطاعت و بندگی کے مقامات پر برضا و رغبت کوشاں رہے ہوں

وَ اَشَارَتْ بِاسْتِغْفَارِكَ مُذْعِنَةً،

اور گناہوں کے اعتراف کے ساتھ مغفرت طلب کرتے رہے ہوں

مَّا هٰكَذَا الظَّنُّ بِكَ، وَ لَآ اُخْبِرْنَا بِفَضْلِكَ عَنْكَ

نہیں! تیری نسبت ایسا گمان بھی نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی تیرے فضل کے بارے میں ہمیں ایسی خبر دی گئی ہے

يَا كَرِيْمُ يَا رَبِّ

اے کرم فرمانے والے! اے میرے پروردگار!

وَ اَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِیْ عَنْ قَلِيْلٍ مِّنْ بَلَآءِ الدُّنْيَا

تو بخوبی جانتا ہے کہ میں کتنا کمزور ہوں اس دنیا کی چھوٹی چھوٹی آزمائشوں اور تکلیفوں کے سامنے

وَ عُقُوْبَاتِهَا وَ مَا يَجْرِیْ فِيْهَا مِنَ الْمَكَارِهِ عَلٰٓی اَهْلِهَا

اور (کتنا ناتواں ہوں) ان سختیوں کے مقابلہ میں جو اہل دنیا پر گزرتی ہیں

عَلٰٓی اَنَّ ذٰلِكَ بَلَآءٌ وَّ مَكْرُوْهٌ

حالانکہ یہ محض دنیا کی چند روزہ مصیبتیں اور سختیاں ہیں

قَلِيْلٌ مَّكْثُهٗ، يَسِيْرٌ بَقَآئُهٗ، قَصِيْرٌ مُّدَّتُهٗ،

جن کا دورانیہ بہت تھوڑا، جن کی بقا بہت مختصر اور جن کی مدت بہت تھوڑی ہوتی ہے

فَكَيْفَ احْتِمَالِيْ لِبَلَآءِ الْاٰخِرَةِ،

پھر بھلا مجھ سے آخرت کی سختیاں کیونکر برداشت ہوں گی؟

وَ جَلِيْلِ وُقُوْعِ الْمَكَارِهِ فِيْهَا

اور اس کی بڑی بڑی مصیبتیں کیسے جھیل سکوں گا؟

وَ هُوَ بَلَآءٌ تَطُوْلُ مُدَّتُهٗ وَ يَدُوْمُ مَقَامُهٗ،

جبکہ وہاں کی مصیبت بے حد طولانی اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جاری رہنے والی ہو گی

وَ لَا يُخَفَّفُ عَنْ اَهْلِهٖ، لِاَنَّهٗ لَا يَكُوْنُ

اور اہل عذاب پر اس میں کوئی کمی بھی نہ کی جائے گی اس لئے کہ وہ تو

اِلَّا عَنْ غَضَبِكَ وَ انْتِقَامِكَ وَ سَخَطِكَ

تیرے غضب، انتقام اور غصے کے سبب سے ہو گی

وَهٰذَا مَا لَا تَقُوْمُ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ،

جس کو برداشت کرنے کی نہ آسمانوں میں تاب ہے اور نہ زمین میں

يَا سَيِّدِيْ فَكَيْفَ لِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيْفُ

اے میرے آقا! پھر اس صورت میں میری حالت کیا ہو گی؟، حالانکہ میں تیرا ایک کمزور،

الذَّلِيْلُ الْحَقِيْرُ الْمِسْكِيْنُ الْمُسْتَكِيْنُ

ذلیل، حقیر، مسکین اور عاجز بندہ ہوں

يَآ اِلٰهِيْ وَرَبِّيْ وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ

اے میرے معبود! اے میرے پروردگار! اے میرے مالک! اے میرے مولا!

لِاَيِّ الْاُمُوْرِ اِلَيْكَ اَشْكُوْ، وَلِمَا مِنْهَا اَضِجُّ وَاَبْكِيْ

میں کن کن امور کی تیری بارگاہ میں شکایت کروں؟ اور کن کن باتوں پر آہ و بکا کروں؟

لِاَلِيْمِ الْعَذَابِ وَشِدَّتِهٖ، اَمْ لِطُوْلِ الْبَلَآءِ وَمُدَّتِهٖ

دردناک عذاب اور اس کی سختی پر یا پھر طولانی سزا اس کی طویل مدت پر

فَلَئِنْ صَيَّرْتَنِيْ لِلْعُقُوْبَاتِ مَعَ اَعْدَآئِكَ،

پس اگر تو نے مجھے اپنے دشمنوں کے ساتھ عذاب اور سختیوں میں رکھا

وَ جَمَعْتَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اَهْلِ بَلَآئِكَ،

اور مجھے ان لوگوں کے ساتھ اکٹھا کر دیا جو تیری سزاؤں اور عذاب کے حقدار ہیں

وَفَرَّقْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحِبَّآئِكَ وَاَوْلِيَآئِكَ فَهَبْنِيْ،

اور مجھے اپنے محبوب بندوں اور اپنے پیاروں سے جدا کر دیا تو تجھے اس کا اختیار ہے

يَآ اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَرَبِّيْ

اے میرے معبود! اے میرے سردار! اے میرے مولا! اے میرے پروردگار!

صَبَرْتُ عَلٰى عَذَابِكَ، فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَلٰى فِرَاقِكَ

میں (کسی نہ کسی طرح) تیرے عذاب پر تو صبر کر لوں گا مگر تیرا فراق کیونکر برداشت کر پاؤں گا؟

وَ هَبْنِيْ صَبَرْتُ عَلٰى حَرِّ نَارِكَ،

اور کسی نہ کسی طرح سے تیری جہنم کی دہکتی آگ کو برداشت کر لوں

فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ اِلٰى كَرَامَتِكَ،

مگر تیری نگاہ کرم سے محرومی کو کیونکر سہ پاؤں گا؟

اَمْ كَيْفَ اَسْكُنُ فِي النَّارِ وَ رَجَآئِيْ عَفْوُكَ،

میں آتش جہنم میں کیسے پڑا رہوں گا؟ حالانکہ مجھے تیری عفو و بخشش کی (بے انتہا) اُمید ہے

فَبِعِزَّتِكَ يَا سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ

پس تیری عزت و بزرگواری کی قسم! اے میرے آقا! اور اے میرے مولا!

اُقْسِمُ صَادِقًا لَّئِنْ تَرَكْتَنِيْ نَاطِقًا،

میں صدق دل سے سچی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ: اگر تو نے مجھے بولنے کی اجازت دی

لَاَضِجَّنَّ اِلَيْكَ بَيْنَ اَهْلِهَا ضَجِيْجَ الْاٰمِلِيْنَ،

تو میں اہل جہنم کے درمیان بھی چیخ چیخ تجھے اس طرح پکاروں گا جیسے کرم کے اُمیدوار پکارا کرتے ہیں

وَ لَاَصْرُخَنَّ اِلَيْكَ صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ،

اور تیری بارگاہ میں اس طرح گریہ و زاری کروں گا جیسے فریادی آہ و بکا کیا کرتے ہیں

وَ لَاَبْكِيَنَّ عَلَيْكَ بُكَآءَ الْفَاقِدِيْنَ،

اور تیری جدائی اور فراق میں اس طرح گریہ کروں گا جیسے محبوب کو گم کرنے والے رویا کرتے ہیں

وَ لَاُنَادِيَنَّكَ اَيْنَ كُنْتَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ،

اور میں زور زور سے پکاروں گا کہ تو کہاں ہے؟ اے مومنین سے پیار کرنے والے!

يَا غَايَةَ اٰمَالِ الْعَارِفِيْنَ،

اے اہل معرفت کی امیدوں کے مرکز اور منتہائے مقصود!

يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ

اے فریاد کرنے والوں کے فریادرس!

يَا حَبِيْبَ قُلُوْبِ الصَّادِقِيْنَ وَ يَآ اِلٰهَ الْعٰلَمِيْنَ،

اے راست گفتاروں کے دلوں کے حبیب! اور اے تمام جہانوں کے معبود!

اَفْتُرَاكَ سُبْحَانَكَ يَآ اِلٰهِيْ وَ بِحَمْدِكَ

تیری ذات منزہ ہے اے معبود! اور تیری لئے ہی تعریف ہے کیا تیرے بارے میں یہ سوچا جا سکتا ہے کہ

تَسْمَعُ فِيْهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ سُجِنَ فِيْهَا بِمُخَالَفَتِهٖ

تو (جہنم) میں اپنے سر تسلیم خم بندے کی آواز کو سنے گا جو نافرمانی کی سزا میں دوزخ میں قید کر دیا گیا ہوگا

وَ ذَاقَ طَعْمَ عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهٖ،

اور اپنی نافرمانی کی سزا میں جہنم کی آگ کا مزہ چکھ رہا ہو گا

وَ حُبِسَ بَيْنَ اَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهٖ وَ جَرِيْرَتِهٖ،

اور اپنے جرم و خطا کے بدلے جہنم کے طبقات میں محبوس کیا گیا ہو گا

وَ هُوَ يَضِجُّ اِلَيْكَ ضَجِيْجَ مُؤَمِّلٍ لِّرَحْمَتِكَ،

اور وہ (اس حالت میں) تیری رحمت کے امیدوار کی طرح تیری بارگاہ میں فریاد کررہا ہو گا

وَ يُنَادِيْكَ بِلِسَانِ اَهْلِ تَوْحِيْدِكَ،

اور تجھے اہل توحید کی زبان میں پکار رہا ہو گا

وَ يَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِرُبُوْبِيَّتِكَ،

اور تیری بارگاہ میں تیری ربوبیت کا واسطہ دے رہا ہو گا

يَا مَوْلَایَ

اے میرے مولا!

فَكَيْفَ يَبْقٰى فِي الْعَذَابِ وَ هُوَ يَرْجُوْ مَاسَلَفَ

وہ کس طرح عذاب میں پڑا رہے گا؟ جبکہ اسے تیرے گزشتہ حلم و بردباری کی امید لگی ہو گی

مِنْ حِلْمِكَ، اَمْ كَيْفَ تُؤْلِمُهُ النَّارُ وَ هُوَ يَأْمُلُ

یا اسے آتش جہنم کس طرح تکلیف پہنچائے گی؟ جبکہ اسے تیرے فضل و رحمت

فَضْلَكَ وَ رَحْمَتَكَ، اَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهٗ لَهِيْبُهَا

کی امید ہو گی یا جہنم کے شعلے کس طرح اسے جلائیں گے؟

وَاَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهٗ وَ تَرٰى مَكَانَهٗ،

جبکہ تو اس کی فریاد کو سن رہا ہو گا اور اس کی کیفت کو دیکھ رہا ہو گا

اَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَفِيْرُهَا وَ اَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهٗ

یا جہنم کی چیخ و پکار کس طرح اسے اپنی لپیٹ میں لے لے گی؟ جبکہ تو اس کی ناتوانی سے بخوبی آگاہ ہوگا

اَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ بَيْنَ اَطْبَاقِهَا وَ اَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهٗ

یا وہ جہنم کے طبقوں میں کس طرح چکر کھا رہا ہوگا؟ جبکہ تو اس کی سچائی (وخلوص) سے مکمل واقف ہوگا

اَمْ كَيْفَ تَزْجُرُهٗ زَبَانِيَتُهَا وَ هُوَ يُنَادِيْكَ يَا رَبَّهٗ

یا دوزخ کے فرشتے کس طرح اسے پریشان کریں گے؟ جبکہ وہ تجھے "یا رب" کہہ کر پکار رہا ہوگا

اَمْ كَيْفَ يَرْجُوْ فَضْلَكَ فِيْ عِتْقِهٖ مِنْهَا فَتَتْرُكُهٗ فِيْهَا

یا کیسے ممکن ہے کہ اسے جہنم سے رہائی کی تجھ سے امید ہو؟ اور تو اسے اسی حالت میں ہی پڑا رہنے دے

هَيْهَاتَ مَا ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ، وَلَا الْمَعْرُوْفُ مِنْ فَضْلِكَ

نہیں! ایسا نہیں ہوسکتا! تیری نسبت ایسا گمان بھی نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی تیرے کرم کی ایسی روش رہی ہے

وَلَا مُشْبِهٌ لِّمَا عَامَلْتَ بِهِ الْمُوَحِّدِيْنَ

اور نہ ہی اپنی نیکی اور احسان کے باعث تو نے کبھی اہل توحید کے ساتھ اس طرح کا کوئی معاملہ کیا ہے

مِنْ بِرِّكَ وَاِحْسَانِكَ، فَبِالْيَقِيْنِ اَقْطَعُ

پس میں یقین کامل کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ

لَوْلَا مَا حَكَمْتَ بِهٖ مِنْ تَعْذِيْبِ جَاحِدِيْكَ،

اگر تو نے اپنے منکروں کو عذاب میں مبتلا کرنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا

وَ قَضَيْتَ بِهٖ مِنْ اِخْلَادِ مُعَانِدِيْكَ،

اور تو نے اپنے دشمنوں کو ہمیشہ آتش دوزخ میں رکھنے کا فرمان جاری نہ کیا ہوتا

لَجَعَلْتَ النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا وَّ سَلَامًا،

تو تُو لازمی طور پر جہنم کی آگ کو اس طرح ٹھنڈا کر دیتا کہ وہ سلامتی کا مقام بن جاتی

وَ مَا كَانَ لِاَحَدٍ فِيْهَا مَقَرًّا وَّ لَا مُقَامًا،

اور کوئی بھی شخص جہنم میں نہ رہتا اور نہ وہاں کسی کا ٹھکانہ ہوتا

لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآءُكَ اَقْسَمْتَ اَنْ تَمْلَاَهَا

مگر (اے مالک!) تیرے نام مقدس و پاکیزہ ہیں تو نے خود قسم کھائی ہے کہ تو جہنم کو بھر دے گا

مِنَ الْكَافِرِيْنَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

سب کے سب کافروں جو جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے

وَ اَنْ تُخَلِّدَ فِيْهَا الْمُعَانِدِيْنَ وَ اَنْتَ جَلَّ ثَنَآءُكَ

اور یہ کہ تو جہنم میں سرکشوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رکھے گا اور تیری ثنا بہت بلند ہے!

قُلْتَ مُبْتَدِئًا وَّ تَطَوَّلْتَ بِالْاِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا

تو نے فضل و کرم کرتے ہوئے پہلے ہی فرما دیا کہ:

﴿اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾﴾

”کیا وہ شخص جو مومن ہو اس شخص کے مانند ہوسکتا ہے جو فاسق ہو؟ یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے“

اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ

اے میرے معبود! اے میرے آقا!

فَاَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِیْ قَدَّرْتَهَا،

پس میں تجھ سے التجا کرتا ہوں تیری اس قدرت کا واسطہ دے کر جو تمام موجودات کی تقدیر بناتی ہے

وَ بِالْقَضِیَّةِ الَّتِیْ حَتَمْتَهَا وَ حَكَمْتَهَا،

اور تیرے ان حتمی فیصلوں کا واسطہ دے کر جنہیں تو نے اٹل اور ناقابل تسخیر قرار دیا ہے

وَ غَلَبْتَ مَنْ عَلَیْهِ اَجْرَیْتَهَا،

اور جن پر تو نے ان کا اجراء فرمایا ان پر اس کا نفاذ ہو گیا

اَنْ تَهَبَ لِیْ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ

کہ تو مجھے اسی رات اور اسی گھڑی میں بخش دے اور معاف کردے

كُلَّ جُرْمٍ اَجْرَمْتُهٗ وَ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ،

ہر وہ جرم کہ جس کا میں نے ارتکاب کیا ہے اور ہر وہ گناہ کہ جو مجھ سے سرزد ہوا ہے

وَ كُلَّ قَبِیْحٍ اَسْرَرْتُهٗ وَ كُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهٗ،

اور ہر وہ برائی جو میں نے چھپائی ہو اور ہر وہ نادانی کہ جو مجھ سے انجام پائی ہو

كَتَمْتُهٗ اَوْ اَعْلَنْتُهٗ اَخْفَیْتُهٗ اَوْ اَظْهَرْتُهٗ،

چاہے میں نے اسے چھپایا ہو یا آشکار کیا ہو، پوشیدہ اس کا ارتکاب کیا ہو یا ظاہر بظاہر

وَ كُلَّ سَيِّئَةٍ اَمَرْتَ بِاِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ

اور ان تمام برائیوں کو جنہیں ثبت و ضبط کرنے کا تو نے کراماً کاتبین (مقدس فرشتوں) کو حکم دیا ہے

الَّذِيْنَ وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُوْنُ مِنِّيْ،

(وہ فرشتے) جنہیں تو نے میرے اعمال کی نگرانی پر مامور فرمایا ہے

وَ جَعَلْتَهُمْ شُهُوْدًا عَلَيَّ مَعَ جَوَارِحِيْ،

اور انہیں میرے اعضاء و جوارح کے ساتھ میرے اعمال کا گواہ بنایا ہے

وَ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيَّ مِنْ وَّرَآئِهِمْ،

اور اس کے ساتھ تو خود بھی میرے اعمال پر نگران ہے

وَ الشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ عَنْهُمْ،

اور میرے ان اعمال سے بھی باخبر ہے کہ جو اِن (کراماً کاتبین اور اعضاء و جوارح) سے مخفی ہیں

وَ بِرَحْمَتِكَ اَخْفَيْتَهٗ وَ بِفَضْلِكَ سَتَرْتَهٗ،

اور یہ پردہ پوشی تیری رحمت اور یہ ستر پوشی تیرے فضل کا صدقہ ہے

وَ اَنْ تُوَفِّرَ حَظِّيْ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَنْزَلْتَهٗ،

اور یہ کہ تو مجھے زیادہ سے زیادہ حصہ نصیب فرما دے ہر اس خیر و بھلائی سے جو تو نازل فرمائے

اَوْ اِحْسَانٍ فَضَّلْتَهٗ، اَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهٗ، اَوْ رِزْقٍ بَسَطْتَّهٗ،

اور ہر اس نیکی سے جسے بخشے، ہر اس اچھائی سے جسے تو پھیلائے اور ہر اس رزق سے جسے تو وسیع فرمائے

اَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهٗ، اَوْ خَطَاٍ تَسْتُرُهٗ،

ہر اس گناہ کی بخشش سے جسے تو معاف فرمائے اور ہر خطا کی ستر پوشی سے جسے تو دوسروں سے مخفی فرمائے

يَارَبِّ، يَارَبِّ، يَارَبِّ

اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!

يَآ اِلٰهِيْ وَ سَيِّدِيْ وَ مَوْلَايَ وَ مَالِكَ رِقِّيْ

اے میرے معبود! اے میرے سردار! اے میرے مولا! اے میرے مالک!

يَا مَنْ بِيَدِهٖ نَاصِيَتِيْ، يَا عَلِيْمًا بِضُرِّيْ وَ مَسْكَنَتِيْ،

اے وہ ذات کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اے میری بدحالی اور بیچارگی کو خوب جاننے والے!

يَا خَبِيْرًا بِفَقْرِيْ وَ فَاقَتِيْ،

اے میری تنگدستی اور نیاز مندی سے آگاہی رکھنے والے!

يَارَبِّ، يَارَبِّ، يَارَبِّ

اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!

اَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ وَ قُدْسِكَ، وَ اَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَ

میں سوال کرتا ہوں تیرے حق، تیری قدوسیت، تیری عظیم صفات اور تیرے

اَسْمَآئِكَ، اَنْ تَجْعَلَ اَوْقَاتِيْ مِنَ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ

مبارک ناموں کا واسطہ دے کر کہ میرے دن و رات کے اوقات کو

بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً، وَ بِخِدْمَتِكَ مَوْصُوْلَةً،

اپنے ذکر سے معمور فرما دے اور مسلسل اپنی خدمت کی توفیق عطا فرما دے

وَ اَعْمَالِيْ عِنْدَكَ مَقْبُوْلَةً،

اور میرے اعمال کو اپنے حضور شرف قبولیت عطا فرما دے

حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْمَالِيْ وَ اَوْرَادِيْ كُلُّهَا وِرْدًا وَّاحِدًا،

اس طرح کہ میرے تمام اعمال اور اذکار ایک ہی ورد قرار پائیں

وَّ حَالِيْ فِيْ خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا،

اور مجھے تیری عبادت و بندگی میں لگے رہنے کی دائمی اور سرمدی کیفیت حاصل ہو جائے

يَا سَيِّدِيْ، يَا مَنْ عَلَيْهِ مُعَوَّلِيْ،

اے میرے آقا! اے وہ جو میرا آسرا ہے

يَا مَنْ اِلَيْهِ شَكَوْتُ اَحْوَالِيْ

اے وہ جس کے حضور میں اپنی پریشانیوں کی فریاد کرتا ہوں

يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، يَا رَبِّ

اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!

قَوِّ عَلٰى خِدْمَتِكَ جَوَارِحِيْ، وَاشْدُدْ عَلَى الْعَزِيْمَةِ جَوَانِحِيْ

میرے اعضاء کو اپنی اطاعت کیلئے قوی اور دل و دماغ کو فرائض کی بجا آوری کیلئے مضبوط بنا دے

وَ هَبْ لِيَ الْجِدَّ فِيْ خَشْيَتِكَ،

اور مجھے ہمت و طاقت عطا فرما کہ میں قرار واقعی تجھ سے ڈرتا رہوں

وَ الدَّوَامَ فِي الْاِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ،

اور ہمیشہ تیری اطاعت و بندگی میں مصروف رہوں

حَتّٰى اَسْرَحَ اِلَيْكَ فِيْ مَيَادِيْنِ السَّابِقِيْنَ،

یہاں تک کہ میں اطاعت و بندگی کے میدان میں تمام سابقہ لوگوں پر سبقت لے جاؤں

وَ اُسْرِعَ اِلَيْكَ فِي الْبَارِزِيْنَ،

اور تیری طرف دوڑنے والوں سے آگے بڑھ جاؤں

وَ اَشْتَاقَ اِلٰى قُرْبِكَ فِي الْمُشْتَاقِيْنَ،

اور تیرے قرب کے مشتاق بندوں جیسے والہانہ انداز میں تیرے قرب کی جانب بڑھوں

وَ اَدْنُوَ مِنْكَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِيْنَ،

اور تیرے مخلص بندوں کی طرح تیرا قرب حاصل کر لوں

وَ اَخَافَكَ مَخَافَةَ الْمُوْقِنِيْنَ،

اور تیرے اہل یقین بندوں کی طرح اپنے اندر تیرا خوف پیدا کر لوں

وَ اَجْتَمِعَ فِيْ جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ،

اور تیرے مومن بندوں کے ساتھ تیری بارگاہ میں حضور کا شرف پالوں

اَللّٰهُمَّ وَمَنْ اَرَادَنِیْ بِسُوْٓءٍ فَاَرِدْهُ، وَمَنْ كَادَنِیْ فَكِدْهُ

خدایا! جو شخص میری برائی چاہے تو اس سے ویسا ہی کر اور جو سازش کرے تو اسے اپنی گرفت میں جکڑ لے

وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَحْسَنِ عَبِیْدِكَ نَصِیْبًا عِنْدَكَ،

اور مجھے اپنے ان بہترین بندوں میں قرار دے جو تیرا وافر حصہ رکھتے ہیں

وَ اَقْرَبِهِمْ مَّنْزِلَةً مِّنْكَ، وَ اَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَّدَیْكَ

اور تیری بارگاہ میں سب سے زیادہ قرب و منزلت اور تیرے حضور سب سے بلند درجہ اور مقام رکھتے ہیں

فَاِنَّهٗ لَا یُنَالُ ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِكَ، وَ جُدْ لِیْ بِجُوْدِكَ،

یقیناً یہ رتبہ تیرے فضل و کرم کے بغیر میسر نہیں ہو سکتا پس تو اپنی شان کریمی کے صدقے مجھے یہ عطا فرما

وَ اعْطِفْ عَلَیَّ بِمَجْدِكَ، وَ احْفَظْنِیْ بِرَحْمَتِكَ،

اور اپنے لطف و احسان کے طفیل مجھ پر مہربانی فرما اور اپنی رحمت کے صدقے میری حفاظت فرما

وَاجْعَلْ لِّسَانِیْ بِذِكْرِكَ لَهِجًا، وَ قَلْبِیْ بِحُبِّكَ مُتَیَّمًا،

اور میری زبان کو اپنے ذکر سے گویا کر دے اور میرے دل کو اپنی محبت سے سرشار کر دے

وَ مُنَّ عَلَیَّ بِحُسْنِ اِجَابَتِكَ،

اور میری دُعاؤں کو قبول فرما کر مجھ پر احسان فرما،

وَ اَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ وَ اغْفِرْ زَلَّتِیْ،

میری خطاؤں سے درگزر اور میری لغزشوں کو معاف فرما

فَاِنَّكَ قَضَيْتَ عَلٰى عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ،

چونکہ تو نے اپنے بندوں پر عبادت کو واجب قرار دیا ہے

وَ اَمَرْتَهُمْ بِدُعَآئِكَ، وَ ضَمِنْتَ لَهُمُ الْاِجَابَةَ،

اور انہیں دُعا مانگنے کا حکم دیا ہے اور خود ان کی دُعائیں قبول کرنے کی ضمانت دی ہے

فَاِلَيْكَ يَارَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِيْ،

پس خدایا میں نے تیرے ہی آگے اپنا سر جھکایا

وَ اِلَيْكَ يَارَبِّ مَدَدْتُّ يَدِيْ،

اور میرے ربّ! میں نے تیرے ہی آگے اپنا ہاتھ پھیلایا ہے

فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لِيْ دُعَآئِيْ، وَ بَلِّغْنِيْ مُنَايَ،

تو اپنی عزت وعظمت کے صدقے میری دُعا قبول فرمالے اور مجھے میری منتہائے آرزو تک پہنچا دے

وَ لَا تَقْطَعْ مِنْ فَضْلِكَ رَجَآئِيْ،

اور اپنے فضل سے مجھے نا اُمید نہ کر

وَ اكْفِنِيْ شَرَّ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ مِنْ اَعْدَآئِيْ،

اور جنوں اور انسانوں میں سے جو بھی میرے دشمن ہیں مجھے ان کے شر سے محفوظ فرما دے

يَاسَرِيْعَ الرِّضَا

اے بہت جلد راضی ہوجانے والے!

اِغْفِرْ لِمَنْ لَّا يَمْلِكُ اِلَّا الدُّعَآءَ، فَاِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا

اپنے اس بندے کو بخش دے جس کے پاس دُعا کے سوا کچھ نہیں، یقیناً جو تو چاہتا ہے اسے

تَشَآءُ، يَا مَنِ اسْمُهٗ دَوَآءٌ، وَذِكْرُهٗ شِفَآءٌ، وَطَاعَتُهٗ

کر سکتا ہے اے وہ ذات! جس کا اسم دوا اور جس کا ذکر شفا ہے! اور جس کی اطاعت سب سے بے نیاز

غِنًى! اِرْحَمْ مَنْ رَّاْسُ مَالِهِ الرَّجَآءُ

کر دیتی ہے! اپنے اس بندے پر رحم فرما جس کی زندگی کا سرمایہ صرف اُمید ہے

وَ سِلَاحُهُ الْبُكَآءُ، يَا سَابِغَ النِّعَمِ،

اور جس کا اسلحہ صرف گریہ و زاری ہے اے نعمتوں کی بارش برسانے والے منعمِ کامل!

يَا دَافِعَ النِّقَمِ، يَا نُوْرَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ فِي الظُّلَمِ

اے دکھ درد کو دور کرنے والے! اے تاریکیوں میں گھرے وحشت زدہ بندوں کیلئے نور!

يَا عَالِمًا لَّا يُعَلَّمُ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے حقیقی عالم! جس کا علم ذاتی ہے تو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما

وَ افْعَلْ بِيْ مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

اور میرے ساتھ وہ سلوک فرما جو تیرے شایانِ شان ہے اور اللہ کی رحمت ہو اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَالْاَئِمَّةِ الْمَيَامِيْنَ مِنْ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا.

اور ان کی آلؑ سے بابرکت آئمہ طاہرین علیہم السلام پر اور ان (محمدؐ و آلِ محمدؐ) پر کثرت سے سلام بھیجے۔

حدیثِ کساء

حدیثِ کساء دراصل آیۂ تطہیر کے شانِ نزول کا بیان ہے۔ پوری دنیا کے شیعیان حیدرؑ کرار بالعموم اور برصغیر پاک و ہند کے مومنین بالخصوص ہر شبِ جمعہ کو اس حدیث پاک کی قرائت سے اپنی محافل کو معطّر کرتے رہتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ دختر رسول خدا ﷺ حضرت

عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے

قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبِيْ رَسُوْلُ

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو (یہ) فرماتے سنا کہ: ایک دن میرے بابا جانؐ

اللّٰهِ فِيْ بَعْضِ الْاَيَّامِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ،

میرے گھر تشریف لائے اور فرمانے لگے: فاطمہؑ! تم پر سلام ہو

فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ، قَالَ اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ بَدَنِيْ ضُعْفًا،

میں نے جواب دیا: بابا جان آپؐ پر بھی سلام ہو، فرمایا: میں اپنے جسم میں کمزوری سی محسوس کر رہا ہوں

فَقُلْتُ لَهٗ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَا اَبَتَاهُ مِنَ الضُّعْفِ، فَقَالَ

میں نے کہا: بابا جان! خدا آپؐ کو کمزوری سے محفوظ رکھے، فرمایا:

يَا فَاطِمَةُ اِيْتِيْنِيْ بِالْكِسَآءِ الْيَمَانِيِّ فَغَطِّيْنِيْ بِهٖ فَاَتَيْتُهٗ

فاطمہؑ! مجھے یمنی چادر لا کر اُڑھا دو، چنانچہ میں نے

بِالْكِسَآءِ الْيَمَانِيِّ فَغَطَّيْتُهٗ بِهٖ وَصِرْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَ

یمنی چادر لا کر انہیں اُڑھا دی، میں (اس دوران) مسلسل آپؐ کی جانب متوجہ تھی،

اِذَا وَجْهُهٗ يَتَلَأْلَؤُ كَاَنَّهُ الْبَدْرُ فِيْ لَيْلَةِ تَمَامِهٖ وَ كَمَالِهٖ

ایک دم کیا دیکھتی ہوں کہ آپؐ کا رخِ انور چودھویں کے چاند کی مانند چمکنے لگا ہے

فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَّ اِذَا بِوَلَدِيَ الْحَسَنِ قَدْ اَقْبَلَ

ابھی کوئی ایک ساعت ہی گزری ہو گی کہ میرے بیٹے حسنؑ آ گئے

وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ

اور بولے: اماں جان! آپؑ پر سلام ہو! میں نے جواب دیا: تم پر بھی سلام ہو

يَا قُرَّةَ عَيْنِيْ وَ ثَمَرَةَ فُؤَادِيْ، فَقَالَ يَا اُمَّاهُ اِنِّيْ اَشَمُّ

اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! اور میرے دل کے ٹکڑے! وہ کہنے لگے: اماں جان! میں (گھر میں)

عِنْدَكِ رَآئِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اپنے نانا جان کی سی دلکش خوشبو محسوس کر رہا ہوں،

فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ

میں نے کہا: ہاں تمہارے نانا جان اس چادر کے نیچے تشریف رکھتے ہیں، اس پر حسنؑ چادر کی طرف

نَحْوَ الْكِسَآءِ وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ يَا رَسُوْلَ

بڑھے اور کہنے لگے: نانا جان! یا رسول اللہؐ! آپؐ پر

اللّٰهِ، اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ

سلام ہو، کیا مجھے اجازت ہے کہ میں بھی آپؐ کے پاس چادر میں آ جاؤں؟

قَالَ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَ يَا صَاحِبَ حَوْضِيْ

آپؐ نے جواب دیا: میرے بیٹے! اے میرے حوض (کوثر) کے مالک! تم پر بھی سلام ہو،

قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهٗ تَحْتَ الْكِسَآءِ

ہاں! تمہیں اجازت ہے، پس حسنؑ آپؐ کے پاس اس چادر کے نیچے چلے گئے۔

فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَّ اِذَا بِوَلَدِيَ الْحُسَيْنِ قَدْ اَقْبَلَ

(پھر) تھوڑی دیر بعد میرے بیٹے حسینؑ آ گئے

وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ، فَقُلْتُ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ

اور کہا: اماں جان! آپؑ پر سلام ہو، میں نے جواب دیا: تم پر بھی سلام ہو

يَا وَلَدِیْ وَ يَا قُرَّةَ عَيْنِیْ وَ ثَمَرَةَ فُؤَادِیْ، فَقَالَ لِیْ

اے میرے بیٹے! میری آنکھوں کی ٹھنڈک! میرے لخت جگر! پھر انہوں نے کہا:

يَا اُمَّاهُ اِنِّیْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَآئِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ

اماں جان! میں (گھر میں) اپنے نانا جان کی سی دلکش خوشبو

جَدِّیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ وَ اَخَاكَ تَحْتَ

محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے کہا: ہاں! تمہارے نانا جان اور بھائی جان دونوں اس چادر

الْكِسَآءِ فَدَنَى الْحُسَيْنُ نَحْوَ الْكِسَآءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ

کے اندر تشریف رکھتے ہیں، اس پر حسینؑ چادر کے قریب گئے اور بولے: آپؐ پر سلام ہو

عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ

نانا جان! آپؐ پر سلام ہو اے اللہ کے برگزیدہ نبیؐ!

اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكُمَا تَحْتَ الْكِسَآءِ

کیا آپؐ مجھے اجازت مرحمت فرماتے ہیں کہ میں بھی آپ دونوں کے پاس اس چادر میں آجاؤں؟

فَقَالَ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِیْ وَ يَا شَافِعَ اُمَّتِیْ

آپؐ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو میرے بیٹے! میری اُمت کی شفاعت کرنے والے!

قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ الْكِسَآءِ

ہاں تمہیں اجازت ہے، پس حسینؑ بھی ان دونوں کے پاس اس چادر میں داخل ہو گئے

فَاَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّ

اسی اثنا میں ابو الحسن حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام تشریف لے آئے اور

قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، فَقُلْتُ

بولے: اے دختر رسول خداؐ! تم پر سلام ہو، میں نے جواب دیا:

وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَآ اَبَا الْحَسَنِ وَ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

آپؑ پر بھی سلام ہو اے ابو الحسنؑ! اے امیر المومنینؑ!

فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِنِّيْٓ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَآئِحَةً طَيِّبَةً

پھر انہوں نے فرمایا: اے فاطمہؑ! میں (گھر میں) اپنے اپنے بھائی اور ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ اَخِيْ وَابْنِ عَمِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ

کی سی دلکش خوشبو محسوس کر رہا ہوں، میں نے جواب دیا: جی ہاں!

هَا هُوَ مَعَ وَلَدَيْكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَاَقْبَلَ عَلِيٌّ

وہ آپؑ کے دونوں بیٹوں سمیت اس چادر کے نیچے تشریف رکھتے ہیں، اس پر علی علیہ السلام

نَحْوَ الْكِسَآءِ وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

چادر کے قریب تشریف لے گئے اور فرمایا: سلام ہو آپؐ پر یا رسولؐ اللہ!

اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَآءِ قَالَ لَهٗ

کیا مجھے اجازت ہے کہ میں بھی آپؐ کے ساتھ اس چادر کے نیچے آجاؤں؟ بابا جان نے فرمایا:

وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَآ اَخِيْ يَا وَصِيِّيْ وَ خَلِيْفَتِيْ وَ

تم پر بھی سلام ہو اے میرے بھائی! میرے وصی اور جانشین!

صَاحِبَ لِوَآئِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِيٌّ تَحْتَ الْكِسَآءِ

میرے علمبردار! ہاں تمہیں بھی اجازت ہے۔ چنانچہ علی علیہ السلام بھی اس چادر میں داخل ہو گئے

ثُمَّ اَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَآءِ وَ قُلْتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

پھر میں خود چادر کے قریب گئی اور میں نے کہا: بابا جان! آپؐ پر سلام ہو

يَآ اَبَتَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ

اے اللہ کے رسولؐ! کیا مجھے اجازت ہے کہ میں بھی آپؐ لوگوں کے ساتھ اس چادر میں

تَحْتَ الْكِسَآءِ قَالَ وَ عَلَيْكِ السَّلَامُ يَا بِنْتِيْ وَ

داخل ہو جاؤں؟ بابا جان نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو اے میری بیٹی!

يَا بِضْعَتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكِ فَدَخَلْتُ تَحْتَ الْكِسَآءِ

میری پارۂ جگر! ہاں، تمہیں بھی اجازت ہے، چنانچہ میں بھی اس چادر میں چلی گئی

فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيْعًا تَحْتَ الْكِسَآءِ اَخَذَ اَبِيْ رَسُوْلُ

اب جو ہم سب اس چادر میں اکٹھے ہو گئے تو بابا جان نے چادر کے دونوں کنارے

اللّٰهِ بِطَرَفَيِ الْكِسَآءِ وَ اَوْمَاَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اِلَى السَّمَآءِ

پکڑے اور اپنے دائیں ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَ خَآصَّتِيْ وَ حَآمَّتِيْ

فرمایا: یا اللہ! بے شک یہ ہیں میرے اہل بیتؑ، میرے خاص لوگ، میرے حامی

لَحْمُهُمْ لَحْمِيْ وَ دَمُهُمْ دَمِيْ يُؤْلِمُنِيْ مَا يُؤْلِمُهُمْ وَ

انہیں رنجیدہ کرنے والا مجھے رنج پہنچاتا ہے، ان سے لڑنے والے سے میری لڑائی ہے اور

يَحْزُنُنِيْ مَا يَحْزُنُهُمْ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ وَ

انہیں رنجیدہ کرنے والا مجھے رنج پہنچاتا ہے، ان سے لڑنے والے سے میری لڑائی ہے اور

سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ وَ عَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاهُمْ وَ

ان سے صلح رکھنے والے سے میری صلح ہے، میں دشمن ہوں اس کا جو ان کا دشمن ہے اور

مُحِبٌّ لِّمَنْ اَحَبَّهُمْ، اِنَّهُمْ مِّنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُمْ

دوست ہوں اس کا جو ان کا دوست ہے، کیونکہ یہ مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں

فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَغُفْرَانَكَ

پس (معبود!) تو اپنے تمام درود و سلام، برکتیں، رحمتیں، بخشش

وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ

اور رضا کو میرے اور ان کیلئے مخصوص فرما دے اور انہیں نجاست سے دور رکھ کر ایسا پاک و پاکیزہ

وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا مَلٰٓئِكَتِيْ

قرار دیدے جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہوتا ہے، (یہ سن کر) خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا: اے فرشتو!

وَ یَا سُکَّانَ سَمٰوَاتِیْ اِنِّیْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَّبْنِیَّةً وَّ

اے آسمان کے رہنے والو! (سنو کہ) میں نے یہ مضبوط آسمان،

لَآ اَرْضًا مَّدْحِیَّةً وَّ لَا قَمَرًا مُّنِیْرًا وَّ لَا شَمْسًا مُّضِیْٓئَةً

یہ وسیع و عریض زمین، یہ دمکتا ماہتاب، یہ چمکتا آفتاب،

وَّ لَا فَلَکًا یَّدُوْرُ وَ لَا بَحْرًا یَّجْرِیْ وَ لَا فُلْکًا یَّسْرِیْ اِلَّا

یہ گھومتے سیارے، یہ موجزن سمندر، یہ تیرتی کشتی، (یہ سب کائنات) انہی

فِیْ مَحَبَّةِ هٰٓؤُلَآءِ الْخَمْسَةِ الَّذِیْنَ هُمْ تَحْتَ الْکِسَآءِ

پانچ ہستیوں کی خاطر اور انہی کی محبت میں خلق کی ہے جو اس چادر کے نیچے موجود ہیں

فَقَالَ الْاَمِیْنُ جِبْرِیْلُ یَا رَبِّ وَ مَنْ تَحْتَ الْکِسَآءِ

اس پر جبرئیل امینؑ نے عرض کی: پروردگار! اس چادر کے نیچے کونسی ہستیاں تشریف فرما ہیں؟

فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ هُمْ اَهْلُ بَیْتِ النُّبُوَّةِ وَ مَعْدِنُ

تو ذات بزرگ و برتر نے فرمایا: یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیتؑ اور رسالت کا خزینہ ہیں

الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ وَاَبُوْهَا وَ بَعْلُهَا وَ بَنُوْهَا فَقَالَ

یہ فاطمہؑ ہیں، ان کے والد بزرگوارؐ، ان کے شوہر نامدارؑ اور ان کے فرزندانؑ، حضرت جبرئیلؑ

جِبْرِیْلُ یَا رَبِّ اَ تَاْذَنُ لِیْٓ اَنْ اَهْبِطَ اِلَی الْاَرْضِ

نے عرض کی: پروردگار! کیا مجھے اجازت ہے کہ میں زمین پر جا کر اُن میں شامل ہو کر

لِاَكُوْنَ مَعَهُمْ سَادِسًا، فَقَالَ اللّٰهُ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ

چھٹا فرد بن جاؤں؟ خدا نے فرمایا: ہاں! تمہیں اجازت ہے

لَكَ فَهَبَطَ الْاَمِيْنُ جِبْرِيْلُ وَ قَالَ اَلسَّلَامُ

پس حضرت جبرئیل امین ؑ (زمین پر اترے) اور کہنے لگے: سلام ہو آپؐ پر

عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَلِيُّ الْاَعْلٰى يُقْرِئُكَ السَّلَامُ

اے رسول خدا ﷺ! خدائے بزرگ و برتر آپؐ کو سلام کہا ہے

وَ يَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ وَالْاِكْرَامِ وَ يَقُوْلُ لَكَ

اور آپؐ کو اپنے خاص درود اور تحیات سے سرفراز فرمایا ہے اور آپؐ کیلئے اس نے فرمایا ہے کہ:

وَ عِزَّتِيْ وَ جَلَالِيْ اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَّبْنِيَّةً وَّ

مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں نے یہ مضبوط آسمان،

لَآ اَرْضًا مَّدْحِيَّةً وَّ لَا قَمَرًا مُّنِيْرًا وَّ لَا شَمْسًا مُّضِيْئَةً

یہ وسیع و عریض زمین، یہ چمکتا آفتاب، یہ دمکتا ماہتاب،

وَّ لَا فَلَكًا يَّدُوْرُ وَ لَا بَحْرًا يَّجْرِيْ وَ لَا فُلْكًا يَّسْرِيْ

یہ گھومتے سیارے، یہ تیرتی کشتی، یہ موجزن سمندر، (غرض کل کائنات)

اِلَّا لِاَجْلِكُمْ وَ مَحَبَّتِكُمْ وَ قَدْ اَذِنَ لِيْ اَنْ اَدْخُلَ

صرف آپؑ (پانچ ہستیوں) کی محبت اور صدقے میں میں پیدا کی ہے اور خدا نے مجھے اجازت مرحمت

مَعَكُمْ فَهَلْ تَأْذَنُ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

فرمائی ہے کہ میں بھی اس چادر کے نیچے آپؐ کے پاس آ جاؤں، یا رسول اللہؐ! کیا آپ بھی اجازت ہے؟

وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا آمِيْنَ وَحْيِ اللّٰهِ اِنَّهٗ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور تم پر بھی سلام ہو خدا کی وحی کے امین! ہاں تمہیں اس کی اجازت دی

لَكَ فَدَخَلَ جِبْرِيْلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَآءِ فَقَالَ لِاَبِيْ

جاتی ہے، پھر جبرائیلؑ بھی ہمارے ساتھ چادر میں آ گئے، تب جبرئیلؑ میرے بابا سے کہا:

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْحٰى اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی طرف وحی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ: {اے اہلبیتؑ! اللہ سبحانہ کا صرف یہی

لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ

ارادہ ہے کہ وہ ہر قسم کی نجاست کو آپؑ سے دور رکھے اور آپؑ کو ایسا پاک و طاہر رکھے

تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾﴾ فَقَالَ عَلِيٌّ لِاَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ

جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہوتا ہے} تب حضرت علیؑ نے بابا جان سے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے بتایئے کہ

مَا لِجُلُوْسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْكِسَآءِ مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَ اللّٰهِ

اس چادر کے نیچے ہمارے آ جانے کی خدا کے نزدیک کیا فضلیت ہے؟

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَ الَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَّ اصْطَفَانِيْ

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق نبی بنایا اور (لوگوں) کی نجات

بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَّا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ مَحْفِلٍ مِّنْ

کیلئے مجھے رسالت عطا فرمائی! اہل زمین کی جس محفل میں بھی

مَّحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَفِيْهِ جَمْعٌ مِّنْ شِيْعَتِنَا وَ

ہمارے شیعہ اور چاہنے والے اکٹھے ہوں گے اور ہماری یہ حدیث

مُحِبِّيْنَا اِلَّا وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَ حَفَّتْ بِهِمُ

بیان کریں گے، ان پر خدا کی رحمت نازل ہو گی، فرشتے انہیں اپنے حصار میں لے لیں گے

الْمَلٰٓئِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ اِلٰى اَنْ يَّتَفَرَّقُوْا فَقَالَ عَلِيٌّ

اور جب تک وہ لوگ اس محفل سے رخصت نہیں ہو جائیں گے وہ ان کیلئے استغفار کرتے رہیں گے

اِذًا وَّ اللّٰهِ فُزْنَا وَ فَازَ شِيْعَتُنَا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ

اس پر حضرت علیؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! پھر تو ہم بھی کامیاب ہو گئے اور رب کعبہ کی قسم! ہمارے شیعہ بھی

النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَا عَلِيُّ وَ الَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَّ اصْطَفَانِيْ

پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق نبی بنایا اور

بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَّا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ مَحْفِلٍ مِّنْ

(لوگوں) کی نجات کیلئے مجھے رسالت عطا فرمائی! اہل زمین کی جس محفل میں بھی

مَّحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَفِيْهِ جَمْعٌ مِّنْ شِيْعَتِنا وَ

ہمارے شیعہ اکٹھے ہو کر ہماری یہ حدیث بیان کریں گے تو

مُحِبِّيْنَا وَ فِيْهِمْ مَهْمُوْمٌ اِلَّا وَ فَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهٗ،

خدا اس محفل میں موجود ہر دکھی کے دکھ کو دور فرما دے گا،

وَ لَا مَغْمُوْمٌ اِلَّا وَ كَشَفَ اللّٰهُ غَمَّهٗ، وَ لَا طَالِبُ

ہر غمزدہ کو غم سے رہائی نصیب فرما دے گا اور ہر حاجتمند کی

حَاجَةٍ اِلَّا وَ قَضَى اللّٰهُ حَاجَتَهٗ، فَقَالَ عَلِيٌّ اِذًا وَّ اللّٰهِ

حاجت روائی فرما دے گا (یہ سن کر) حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: بخدا!

فُزْنَا وَ سُعِدْنَا وَ كَذٰلِكَ شِيْعَتُنَا فَازُوْا وَ سُعِدُوْا

تو پھر ہم بھی کامیاب و کامران ہو گئے اور رب کعبہ کی قسم! ہمارے شیعہ بھی کامیاب ہو گئے

فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

اور دنیا و آخرت میں خوش نصیب ٹھہرے۔

☆☆☆☆☆

حدیث نبویؐ کی روشنی میں نماز کی خصوصیات

نماز

★ رضائے خداوندی ہے
★ فرشتوں کی پسندیدہ ہے
★ انبیاء کی روش وسنت ہے
★ نورِ معرفت ہے
★ ایمان کی بنیاد ہے
★ دُعا کی قبولیت کا سامان ہے
★ اعمال کی مقبولیت کا ذریعہ ہے
★ رزق میں برکت کا باعث ہے
★ بدن کو سکون دیتی ہے
★ دشمن کے خلاف ہتھیار ہے
★ شیطان کی ناپسندیدہ ہے
★ نمازی اور ملک الموت کے درمیان شفیع ہے
★ قبر کا نور ہے
★ قبر میں فرش راحت ہے
★ منکر ونکیر کا جواب ہے
★ آسانی وسختی میں مونس وہمدم ہے
★ قیامت تک قبر میں انسان کی ساتھی ہے

(جامع الاخبار، ص ۷۲)